Marfat.com

رحمۃ اللہ وبرکاتہ علیکم اہل البیت

۱۹۹۶ء

جامع شریعت وطریقت مرکز عقیدت ومحبت شیخ المشائخ حضرت علامہ مولانا

سید محمد مختار اشرف اشرفی جیلانی رحمۃ اللہ تعالی

سرکار کلاں کچھوچھہ مقدسہ کا

مختصر

تذکرہ حیات

تحریر وترتیب

مبلغ اسلام حضرت الحاج علامہ مولانا محمد ایوب اشرفی شمسی سنبھلی خطیب نور الاسلام بولٹن یو۔کے

ناشر

اشرفی برادران اشرفی جامع مسجد اشرفی چوک مریدکے، شیخوپورہ پاکستان

Marfat.com

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

86656

نام کتاب: حضرت سرکار کلاں کا مختصر تذکرۂ حیات

مصنف: مبلغ اسلام حضرت علامہ محمد ایوب اشرفی شمسی مدظلہ

نظرثانی: حضرت مولانا الحاج محمد منشاء تابش قصوری

باراوّل: ذوالقعدہ مبارکہ ۱۴۲۳ھ جنوری ۲۰۰۳ء

ناشر: اشرفی برادران مرید کے (پاکستان)

ھدیہ: دعائے خیر بحق مصنف، ناظر، ناشر

ملنے کا پتہ: جامع مسجد نور اسلام بولٹن (یو۔ کے)

مکتبہ اشرفیہ مرید کے ضلع شیخوپورہ (پاکستان)

Marfat.com

آئینہ مضامین

کلام اشرفؒ	مخدوم العالم حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمہ اللہ تعالیٰ	۵
کلام اشرفی	اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمہ اللہ تعالیٰ	۶
اشرفی ترانہ	حضرت محدث اعظم ہند علیہ الرحمۃ	۷
منقبت اشرفی	محمد منشا تابش قصوری	۸
نشانِ منزل	محمد منشا تابش قصوری	۹
حضرت مخدوم سمنانی کی سو سالہ حیاتِ مقدسہ پر ایک نظر:		۱۷
لفظ اشرفی کا تاریخی پس منظر	محدث اعظم ہند علیہ الرحمۃ	۱۹
محبوب ربانی اشرفی میاں علیہ الرحمۃ		۲۰
محدث اعظم ہند علیہ الرحمۃ		۲۲
سرکار کلاں پر ایک نظر	آغاز کتاب از مصنف و مرتب	۳۱
مشہور خلفاء		۳۲
وہ سرکار کلاں		۳۳
سرکارِ کلاں کے طرزِ حیات کی کچھ جھلکیاں		۳۹
نمونہء حیات		۴۲
سرکارِ کلاں کی وصف خوردہ نوازی		۵۱
سرکار کی برطانیہ آمد		۵۷
سرکارِ کلاں کا خطبہء صدارت' آل انڈیا تعلیمی کونشن کچھوچھہ شریف		۶۵
چہلم' سرکار کلاں: آنکھوں دیکھا حال: بدر اشرفیت ڈاکٹر سید محمد مظاہر اشرف الاشرفی الجیلانی مدظلہ'		۷۴
آہ آفتاب اشرفیت' سرکار کلاں	۶ : بدر اشرفیت ڈاکٹر سید محمد مظاہر اشرف الاشرفی الجیلانی مدظلہ'	۸۶
آہ آفتاب اشرفیت بھی وصال فرما گئے	اداریہ ماہنامہ نور الحبیب بصیر پور	۱۰۱
موت العالمٗ موت العالم	جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں تعزیتی جلسہ	۱۰۵
تعزیت نامہ	شیخ الحدیث جامعہ علامہ شرف قادری صاحب مدظلہ'	۱۰۶
چہلم شریف پر	شیخ الاسلام حضرت مدنی میاں مدظلہ' کی ایک جامع تقریر	۱۰۷
اولیائے اشرفیہ سمنانیہ کا ایک عاشق صادق'	الحاج محمد منظور احمد اشرفی علیہ الرحمۃ	۱۲۶
منقبت بحضورِ سرکارِ کلاں	محمد منشا تابش قصوری	

Marfat.com

منقبت

بحضور سرکارِ کلاں سید محمد مختار اشرف الاشرفی جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ

ہیں حبیب احمد مختار سرکارِ کلاں
اہل حق کے قافلہ سالار سرکارِ کلاں
اعلیٰ حضرت اشرفی کے فیض کا بحرِ عظیم
سیدِ عالی نسب ' سردار سرکارِ کلاں
عارفِ حق ' عالمِ دیں ' نازش اہل یقین
خوب صورت اور خوش گفتار سرکارِ کلاں
آپ کے در پر ہزاروں حاضری دیتے رہے
وقت کے ابرار اور اخیار سرکارِ کلاں
ہے جہانِ معرفت میں آپ کا سکہ رواں
مَرَجَ البحرین ہیں سرکار ' سرکارِ کلاں
آپ کے فضل و کمال و شانِ استقلال کا
کر نہیں سکتا کوئی انکار سرکارِ کلاں
ملتِ اسلامیہ کی رہنمائی کے لیے
کارگر ہیں آپ کے افکار سرکارِ کلاں
حضرت مدنی میاں اور ہاشمی شہزادگاں
بانٹتے ہیں آپ کے انوار سرکارِ کلاں
قطبِ ربانی ' پیارے شاہِ سمنانی کی یاد
ہیں مظاہر اشرفی دلدار سرکارِ کلاں
حضرت ایوب شمسی کی سعادت دیکھیے
لائے ہیں زیرِ قلم اسرار ' سرکارِ کلاں
حضرت مختار اشرف کا یہ تذکارِ جمیل
اہلِ حق کے حاصل افکار ' سرکارِ کلاں
ہیں قسیم بادۂ عرفان تابشؔ اُن کے بعد
شیخِ اعظم حضرتِ اظہار ' سرکارِ کلاں

رشحات عقیدت: محمد منشا تابش قصوری

Marfat.com

کلام الاشرفُ اشرفُ الکلام

ذیل میں حضرت محبوب یزدانی مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ المتوفی ۸۰۸ھ کا عارفانہ کلام جو حضرت مخدوم کے ملفوظات ''لطائف اشرفی سے ماخوذ ہے، پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جاتی ہے۔ عام سہولت کے خیال سے حضرت کے فارسی کلام کے ساتھ اس کا اردو منظوم ترجمہ بھی نذر ناظرین ہے جسے علامہ حکیم سید نذر اشرف فاضل علیہ الرحمۃ نے ۱۳۴۲ھ میں زیب قرطاس فرمایا تھا ترجمہ کی شمولیت سے امید ہے کہ کلام مخدومی کی شعری حلاوت خیال کی تازگی، نظر کی پاکیزگی، بحر کی نغمگی اور دفورِ جذبات کے ساتھ بصیرت افروزیاں دلدادگان شعروادب کو متوجہ کریں گی۔

وصل تو چوں دست داد، ملکِ جہان گو مباش — لعل تو چوں حاصل است، گوہر جاں گو مباش
(وصل تیرا جب ہوا ملکِ جہاں گو نہ ہو — لعل لب ہے رونما گوہر جاں گو نہ ہو)

آیتِ حسن ترا، حاجت تفسیر نیست — صورت خورشید را شرح وبیاں گو مباش
(مصحف رخ کو نہیں حاجت تفسیر ہے — صورت خورشید کی شرح و بیاں گو نہ ہو)

صف شکنِ عاشقاں، فتنۂ آخر زماں — غمزۂ ابروئے تست، تیرو کماں گو مباش
صف شکنِ عاشقاں، فتنۂ آخر زماں — غمزۂ ابرو ترا تیر کماں گو نہ ہو)

عاشق روئے تو نیست ،طالب دنیا و دیں — آرزوئے جاں. توئی کون مکاں گو مباش
(ہاں ترا عاشق نہیں ،طالب دنیا ودیں — آرزوئے جاں ہے تو کون و مکاں گو نہ ہو)

گردش گردوں اگر ، قطع شود گو بشو — حاصل فطرت توئی دور زماں گو مباش
(گردش گردوں اگر ختم ہو تو کہہ دے ہو — حاصل فطرت ہے تو دورِ زماں گو نہ ہو)

آتش عشق از بسوخت خرمن ما گو بسوز — اشرف شوریدہ را ،نام ونشاں گو مباش
آتش عشق گر جلائے مجھ کو تو کہہ دے جلا — اشرف شوریدہ کا نام و نشاں گو نہ ہو

Marfat.com

کلام اعلیٰ حضرت اشرفی میاں

مثالِ مصطفیٰ کوئی پیمبر ہو نہیں سکتا
ستارہ لاکھ چمکے مہر انور ہو نہیں سکتا

عرب میں سب سے پہلے کس نے تصدیق رسالت کی
صداقت میں کوئی صدیق اکبر ہو نہیں سکتا

حبیبِ کبریا کے جانشیں فاروق و عثماں ہیں
کوئی ان خواجگان حق کا ہمسر ہو نہیں سکتا

نبی کے یار اور انصار سب افضل ہیں عالم میں
مگر مثلِ علی کوئی برادر ہو نہیں سکتا

چڑھایا ان کو کاندھے پر رسول اللہ نے اکثر
کوئی ہم مرتبہ شبیر و شبّر ہو نہیں سکتا

کوئی ہو متقی اور عالم و زاھد زمانے میں
مگر آلِ محمد ﷺ کے برابر ہو نہیں سکتا

ہوا تو اشرفی مداحِ سلطانِ دو عالم کا
نصیبے کا کوئی ایسا سکندر ہو نہیں سکتا

Marfat.com

اشرفی ترانہ

حضور محدّث اعظم ہند

اس عرضِ حال کو حضور محدثِ اعظم ہند علیہ الرحمۃ نے بارگاہ مخدوم سمنانی میں نذرانۂ عقیدت کے طور پر پیش کیا ہے۔ جسے آل انڈیا الجمیعۃ الاشرفیہ کچھوچھہ شریف نے اشرفی ترانہ کا نام دے کر اپنا سرکاری ترانہ تسلیم کیا ہے۔

(۱)

سرورا شاہا کریما دستگیرا اشرفا
اے شہِ سمنان و غوثِ عالم و پیر ہدیٰ
صاحبِ فضل وعطا سرچشمۂ جود و سخا
تیرے در پہ تیرا منگتا ہے کھڑا
لاج رکھ لے میرے داتا میرے خالی ہاتھ کا
سرورا شاہا کریما دستگیرا اشرفا

(۲)

حُرمتِ رُوحِ پیمبر یک نظر کن سوئے ما
قُبہ ء بیضا فلک رفعت ہے اور محراب ماہ
دیکھتے ہیں تو بیاں تھامے اسے محتاج و شاہ
آستانہ قصرِ جنت سے فزوں رکھتا ہے جاہ
ہاں دکھا دے جلوہ، زیبا بھی اب بہر اللہ
سرورا شاہا کریما دستگیرا اشرفا

(۳)

شہر یار اولیاء اے صاحب عزو وقار
اے گلِ باغ ولایت دونوں عالم کی بہار
ہوں خزاں غم کے ہاتھوں آج کل زار نزار
تیری چوکھٹ پر کھڑا ہوں ہاتھ باندھے اشکبار
سرورا شاہا کریما دستگیرا اشرفا

(۴)

اک طریقے پر نہیں رہتا کبھی دنیا کا حال
ہر کمالے را زوالے ہر زوالے را کمال
کٹ گئیں فرقت کی راتیں اب تو ہو روز وصال
ہاں نکل اے آفتاب حُسن اے مہر جمال
سرورا شاہا کریما دستگیرا اشرفا

(۵)

آگئے ہیں اب عداوت پر بہت اہل زمن
ایک میں ہوں ناتواں اور لاکھوں ہیں رنج و محن
سیدا محتاج کی سن لے برائے پنجتن!
بول بالا ہو تیرا آباد تیری انجمن
سرورہ شاہا کریما دستگیرا اشرفی
حُرمت روحِ پیمبر یک نظر کن سوئے ما

Marfat.com

منقبت اشرفی

بحضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ

جمالِ اشرفی ظلِ جمالِ شاہ سمنانی — سراپا مظہر شانِ کمال شاہ سمنانی
کچھوچھا کو بنایا آپ نے فیضان کا مرکز — مثالِ نیّر و بدر و ہلال شاہ سمنانی
وجود باکرامت غوثِ جیلانی کی صورت تھا — رُخ پر نور سے ظاہر جلال شاہ سمنانی
خدا نے یوں نوازا خلعت ارفع و اعلیٰ سے — کہ فطرت نے رکھے ان میں خصالِ شاہ سمنانی
مرقعِ دین حق کے وہ، کلامِ حق، بیان ان کا — مترجم گویا وہ، قیل و مقالِ شاہ سمنانی
ولائیت میں یگانہ وہ، زمانہ ان کا طالب تھا — رہین منت جودو نوال شاہ سمنانی
میرے پیشِ نظر ہر دم ہے صورت اعلیٰ حضرت کی — عکس دل کش، جبین وخدوخال شاہ سمنانی
بچشم سر مشرف ہوں نبی کی وہ زیارت سے — تھی شانِ مظہر اوج خیال شاہ سمنانی
نہیں محتاج کوئی اشرفی دینارودرہم کا — ہمارے جب ہیں تابش اشرفی ٹکسال شاہ سمنانی

نذر گزار

محمد منشاء تابش قصوری اشرفی چشتی سیالوی (پاکستان)

Marfat.com

نشانِ منزل

محمد منشا تابش قصوری (لاہور، پاکستان)

اکابرِ اسلام کا مظہر جمیل

علامہ محمد ایوب اشرفی مدظلہ

حضرت رب العزت علام الغیوب جل وعلیٰ کا بے حد شکر ہے جس کی ذات اقدس نے اپنے حبیب کریم، رؤف رحیم جناب احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم کے صدقے میرے قلم کو قبولیت کا ثمرہ مرحمت فرمایا۔ قرآن وحدیث، سیر و تاریخ، اصلاح وتعمیر اور خدمتِ دین حنیف کے لیے خاص کیا اور دنیائے سنیت کے معروف اہلِ علم وقلم میں میرے مقالات کو خوب پذیرائی بخشی۔

میرے مضامین نظم ونثر پاک وہند کے اکثر سنی رسائل وجرائد کی زینت بنے، مشائخ عظام وعلمائے کرام نے گرانقدر آراء اور مکتوبات دلربا سے حوصلہ افزائی فرمائی، مصنفین ومؤلفین نے اپنی تصانیف وتالیفات کی تائید وتوثیق کے لیے آواز دی، بلا مبالغہ دوصد سے زائد کتب ورسائل پر نشانِ منزل لکھنے کی سعادت حاصل کر چکا ہوں۔ یہ فضلِ ربی نہیں تو اور کیا ہے۔ نیز اس پر طرہ یہ کہ بیشتر علمائے کرام سے میرے غائبانہ مراسم قائم ہوئے اور پھر ربط وتعلق کا یہ سلسلہ مستحکم ہوتا چلا گیا راقم اگر ان بلند مرتبت شخصیات کے صرف اسمائے گرامی ہی ضبطِ تحریر میں لائے تو ایک اچھی خاصی فہرست تیار ہو جائے۔

اس غائبانہ سلسلہ کی ایک جاذبِ روح وقلب کڑی اکابرِ اسلام کا نقشِ جمیل،

Marfat.com

فاضل جلیل، عالم نبیل، مبلغ اسلام، رفیع الشام، محترم المقام حضرت علامہ مولانا الحاج محمد ایوب اشرفی شمسی سنبھلی دامت برکاتہم العالیہ کی ذات حمیدہ بھی ہے۔ جن سے حال ہی میں غائبانہ تعلقات پیدا ہوئے۔ خط و کتابت سے بات بڑھتی بڑھتی یہاں تک پہنچی کہ آج میرے قلم نے اپنی پیاس بجھانے کے لیے اس چشمۂ صافی سے سیراب ہونے کی طرح ڈالی ہے اللہ کرے سنیت کا یہ صاف وشفاف چشمہ ہمیشہ جاری وساری رہے اور مسلک حق اہل سنت وجماعت کی خشک کھیتی پر ابر بہاری کی طرح برق رفتاری سے آبیاری کرتا رہے۔ امید ہے عنقریب وہ روز سعید آئے گا جب آپ کی بالمشافہ زیارت وملاقات کا شرف حاصل ہوگا انشاء اللہ العزیز

ذیل میں رسمی طور پر مختصر سا تعارفی خاکہ پیش کرنے کی جسارت کرتا ہوں حالانکہ آپ کی مبارک اور نازک طبع اس کی متحمل نہیں فون پر جب آپ اپنی نہایت عمدہ اور روح پرور آواز سے نوازتے ہیں تو جملوں میں سمندر ایسا سکوت اور برف جیسی ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے جب کہ جواباً راقم ہوا کی طرح آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے۔ آپ دھیمے دھیمے گفتگو فرماتے ہیں، ٹھہر ٹھہر کر باتوں کا لطف ہی کچھ اور ہوتا ہے۔ حالانکہ میرا دل چاہتا ہے کا ذرا تیزی کا مظاہرہ فرمائیں تاکہ میرے پاس آپ کے ایمان افروز نکات اور پرنور باتوں کا کچھ تو ذخیرہ بنے، تاہم کئی بار فون پر قدرے وقت خاصا عنائیت فرماتے ہیں، مگر وقت کو ضائع نہیں ہونے دیتے وقت کی بے حد قدر کرتے ہیں۔ بات دراصل یہ ہے کہ آپ ملت اسلامیہ کی عظیم المرتبت اور عدیم المثال شخصیت امام العلوم والعلماء استاذ الاساتذہ، سید المحدثین، رأس المدرسین، شیخ المحققین صدر العلماء حضرت علامہ مولانا سیدنا غلام جیلانی اشرفی میرٹھی رحمہ اللہ تعالیٰ صاحب بشیر القاری شرح اصح البخاری، شارح علوم صرفیہ ونحویہ کی ضخیم ترین سوانح حیات شائع کیا چاہتے ہیں، جن کے تلامذہ میں اس دور کی، بلند مرتبت اور عظیم ہستیوں کا نام آتا ہے، مگر ہماری روایتی کمزوری یا فطری تسامح سمجھیئے کہ حضرت صدر العلماء کو قلم سے دور رکھا گیا، کیوں؟ اس کا جواب خود تلاش کیجیے۔

Marfat.com

حضرت مولانا علامہ الحاج محمد ایوب اشرفی مدظلہ نے حضرت سید میرٹھی علیہ الرحمۃ کے حالات زندگی جلد سے جلد قوم کی خدمت میں پیش کرنے کی طرح ڈالی ہے آپ دیکھیں گے کہ اس گئے گزرے دور میں بھی صاحبانِ دردو سوز پائے جاتے جو چلو تم ادھر کو ہوا ہو جدھر کی پر عمل پیرا نہیں بلکہ ہوا کا رخ موڑنے کی صلاحیتوں سے بہرہ مند ہیں' میری فیروز بختی کہ اس تاریخی کارنامے کو سرانجام دیتے ہوئے موصوف نے مجھے بھی اپنے ہمراہ شامل فرمایا۔ آپ کا تفصیلی تعارف تو حیاتِ صدر العلماء علیہ الرحمۃ کی تقدیم میں ملاحظہ فرمائیں گے' یہاں صرف ہلکا سا خاکہ پیش کر دیتا ہوں' ملاحظہ ہو۔

آپ کے سوانح نگار جناب خالد اطہر صاحب یوں رقم طراز ہیں

''علامہ مفتی محمد ایوب اشرفی شمشی کا شماران مقتدر و مستند علماء کرام میں ہوتا ہے جنھوں نے اپنی زندگی علم دین کے حصول اور اسلام کی تبلیغ و تدریس کے لیے وقف کر رکھی ہے۔ طویل عرصے تک انڈیا کے مختلف شہروں میں بلند پایہ دینی اداروں سے وابستگی کے ساتھ ساتھ اسلامی تعلیمات اور مسلک اہل سنت کے فروغ و ترویج کے لیے کوششیں کرنے کے بعد آپ چند سال قبل برطانیہ تشریف لائے اور ان دنوں مسجد نور الاسلام بولٹن سے وابستہ ہیں' وہ علامہ مفتی محمد معین الدین صاحب اشرفی کے شاگرد اور سرکار کلاں سید محمد مختار اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مرید و خلیفہ ہیں''

حضرت علامہ مفتی محمد ایوب خان اشرفی ابن جناب عبد الحفیظ خان اشرفی ابن الحاج جناب عبد الرشید خان اشرفی اپنے علاقے کے ایک بڑے زمیندار گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ یکم اگست 1966ء کو بھارت کے مشہور شہر سنبھل ضلع مراد آباد (یو۔ پی) کے معروف علاقے کوٹ ورمیں پیدا ہوئے' یہ علاقہ دینی و دنیوی علوم وفنون کے ماہر افراد کے باعث خاصی شہرت کا حامل ہے۔

Marfat.com

حضرت علامہ الحاج محمد ایوب اشرفی مدظلہ نے نویں کلاس کے بعد سکول کو خیر آباد کہہ کر علوم دینیہ کی طرف رجوع کیا' جو والد ماجد کی دینی فطرت کا تقاضا تھا۔ استاذ گرامی حضرت مولانا پیر محمد صاحب' داغستانی کے ارشاد پر آپ نے مدرسہ اشرفیہ شمس العلوم سنبھل' داخلہ لیا اور حضرت مولانا علامہ مفتی حافظ قاری محمد معین الدین اشرفی (تلمیذ رشید حضرت علامہ قاضی شمس الدین جونپوری مصنف قانون شریعت (علیہ الرحمۃ) و مرید و خلیفہ شیخ الاسلام مولانا علامہ مفتی سید محمد مدنی میاں اشرفی جیلانی کچھوچھوی ابن محدث اعظم ہند علیہ الرحمۃ) سے جملہ علوم عقلیہ ونقلیہ کی تحصیل میں مشغول ہوئے اور کئی سال تک ان کے خدمت میں رہ کر برکات علمیہ سمیٹے رہے۔ یہاں تک کہ انہیں کے زیر ظل عاطفت 5 مئی 1985ء کو دار العلوم اہل سنت جبل پور سے پہلی سند فراغت اور دستار فضیلت کی نعمت عظمیٰ سے شاد کام ہوئے۔

آپ نے جبل پور سے دوبارہ مدرسہ اشرفیہ شمس العلوم سنبھل میں مراجعت فرمائی اور یہاں علوم شرقیہ وفاضل درسیات کی اسناد حاصل کیں یہی پر آپ افتاء کی مشق بھی کرتے رہے۔ حتی کہ تیس سال کی عمر تھی کہ آپ نے 1990ء میں ساٹھ' ستر ہزار کے عظیم اجتماع میں جہاں ملک بھر کے مقتدر علماء ومشائخ کا جم غفیر تھا' فاضل درسیات اور افتاء کی دستار عظمت سے نوازے گئے۔

عوام وخواص اور علمائے کرام مشائخ عظام کے اس کثیر مجمع میں بطور ہدیہ تشکر وخیر مقدم آپ نے فصیح وبلیغ عربی میں نصف گھنٹے تک تقریر فرمائی' جس سے جملہ اہل علم وزبان بے حد متاثر ہوئے۔ علمائے ومشائخ عظام نے خوب خوب تحسین فرمائی۔ اس تقریر کی پذیرائی کا یہ عالم تھا کہ حضرت سید تنویر میاں مہتمم دار العلوم اہل سنت جبل پور نے اپنے مدرسہ کے لیے آپ کی خدمات حاصل کیں چنانچہ آپ نے حضرت شیخ الاسلام مدنی میاں اور استاذ گرامی مولانا مفتی معین الدین اشرفی کے ارشاد پر وہاں جانا قبول کیا 6 جولائی 1991ء کو آپ کی دار العلوم اہل سنت جبل پور میں نائب شیخ الحدیث کے منصب پر تقرری عمل میں آئی۔ حضرت مولانا محمد ایوب اشرفی شمسی سنبھل مدظلہ کی عمر اس وقت پچیس سال تھی کہ اس عہدۂ جلیلہ پر فائز ہوئے۔ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو

Marfat.com

الفضل العظیم ۔ چنانچہ چھ سال تک وہاں باحسن وجوہ مسند حدیث کو شرف بخشا آج بھی زمانہ انہیں یاد کرتا ہے۔ دو سال تک آپ نے دار العلوم نورِ محمد گجرات میں صدر المدرسین کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیں۔

ازدواجی زندگی

حضرت مولانا محمد ایوب اشرفی مدظلہ کی شادی صدر العلماء امام النحو حضرت علامہ مولانا سید شاہ غلام جیلانی میرٹھی رحمہ اللہ تعالیٰ کی صاحبزادی سے 26 اپریل 1995ء کو ہوئی۔ تقریب عقد و نکاح میں غازی ملت حضرت علامہ مولانا الحاج سید محمد ہاشمی میاں اشرفی کچھوچھوی اور حضرت علامہ سید محبوب میاں اشرفی کچھوچھوی ایسی شہرہ آفاق شخصیات موجود تھیں۔ الحمد للہ علی منہ وکرمہ اب صاحب اولاد ہیں۔

شرف بیعت وخلافت

یوں تو حضرت علامہ محمد ایوب اشرفی شمسی مدظلہ کو حضرت شیخ المشائخ علامہ مولانا مفتی الحاج پیر سید ابو المسعود محمد مختار اشرف الاشرفی الجیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ المعروف سرکار کلاں سے بیعت کا شرف بچپن میں ہی حاصل ہو گیا تھا' اس پر طرہ یہ کہ یکم اپریل 1993ء کو حضرت سرکاں علیہ الرحمۃ نے اپنے گھرانے کی وہ خاص سند حدیث بھی مرحمت فرمائی جسے صدر الافاضل فخر الاماثل مولانا علامہ الحاج الحافظ القاری المفتی سید محمد نعیم الدین مراد آبادی اشرفی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سرکار کلاں کو عطا فرمائی تھی چنانچہ اس نعمت عظمیٰ کے حصول کے لیے حضرت علامہ شمسی صاحب خصوصی طور پر آپ کے کاشانۂ اقدس کچھوچھہ شریف حاضر ہوئے اور اس تاریخی سند مبارک کو وصول کیا خیال رہے' آپ کو سرکار کلاں علیہ الرحمۃ کے ساتھ ساتھ حضرت شیخ الاسلام مدنی میاں دامت برکاتہم سے بھی خلافت واجازت حاصل ہے۔ جبکہ حضرت شیخ الاسلام از خود بھی حضرت سرکار کلاں کے مرید وخلیفہ اور مجاز ہیں۔ میری خوش بختی کہ مجھے حضرت محدث اعظم ہند علیہ الرحمۃ کے مذکور بالا دونوں شہزادوں سے زیارت وملاقات کا شرف حاصل ہے۔

Marfat.com

اوراب برطانیہ میں

حضرت علامہ شمسی صاحب' کا بیان ہے کہ یہ میرے برادر نسبتی حضرت مولانا علامہ الحاج الحافظ القاری المفتی السید محمد عرفان میاں مدظلہ شہزادۂ امام النحو صدر العلماء حضرت علامہ مولانا سید غلام جیلانی میرٹھی کے ایماء پر 17 دسمبر 1997ء کو برطانیہ آنے کا موقعہ ملا' انتظامیہ مسجد نورالاسلام بولٹن میری اصلاح وفلاح پر مبنی تبلیغی وتعمیری خدمات سے اتنی متاثر ہوئی کہ پہلے سے موجود امام وخطیب کے مجھے بھی بصد اصرار مقرر کرلیا۔ اور اس وقت سے یہاں اپنی دینی وتعلیمی وتدریسی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو رہا ہوں۔ اللہ تعالی جل وعلا نے علامہ شمسی صاحب کو ان گنت خوبیوں سے مرصع فرمانے کے ساتھ ساتھ اولاد امجاد کی نعمت سے بھی نوازا ہے۔ خدمت خلق آپ کا شیوہ ہے جو طریقت کی معراج ہے۔

طریقت بجز خدمت خلق نیست
بہ تسبیح وسجادہ ودلق نیست

(سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ)

آپ کے تفصیلی حالات دیکھئے: برطانیہ کے علمائے اہل سنت ومشائخ
ازقلم جناب خالد اطہر صاحب

مختصر تذکرۂ حیات سرکار کلاں

اہل علم نے قلم کو بڑی اہمیت دی ہے اور ایک ثقہ عالم کی خوبیوں میں یہ تین وصف بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔ مدرس ہو مصنف اور مقرر ہو' بعض کو تینوں پر ملکہ حاصل ہوتا ہے اور بعض ایک یا دو پر اکتفاء کرلیتے ہیں بحمدہ تعالی علامہ شمشی صاحب' میں یہ تینوں اوصاف بدرجۂ اتم پائے جاتے ہیں' تدریسی جھلک تو آپ پڑھ چکے ہیں کہ تیس سال کی عمر میں نائب شیخ الحدیث کے منصب سے سرفراز ہوئے تقریر کی کیفیت بھی ملاحظہ کر چکے ہیں کہ علماء ومشائخ کے عظیم اجتماع میں فصاحت وبلاغت سے بھرپور عربی میں خطاب فرمایا' رہا تصنیف کا معاملہ تو اس میں بھی آپ قدم بڑھا چکے ہیں انشاء اللہ العزیز عنقریب اچھی سے اچھی کتابیں آپ کے قلم کا شاہکار ثابت ہوں گی۔

Marfat.com

زیرِ نظر تصنیف ''شیخ المشائخ حضرت سرکار کلاں علیہ الرحمۃ'' پر ایک جامع مقالہ کی صورت میں اہل علم وقلم اور صاحبانِ عقیدت وارادت کی خدمت میں پیش کی جارہی ہے جس میں آپ نے شیخ طریقت کے احوال وآثار کو نہایت عمدہ پیرائے میں جمع کیا ہے۔ اولیائے اشرفیہ خصوصاً سرکار کلاں رحمہ اللہ تعالیٰ سے نسبت رکھنے والوں سے آپ کی گزارش ہے کہ آیئے میرے ساتھ قدم بڑھایئے اور جو کچھ بھی اس سلسلہ میں آپ لوگوں کے پاس ہے عنایت فرمایئے تاکہ کچھوچھہ مقدسہ کی دورِ جدید کے تقاضوں کے مطابق نہایت مفصل تاریخ شائع کی جائے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ حضرت شمسی صاحب مدظلہ کے قلم کو برق رفتار جولانیاں مرحمت فرمائے اور آپ حسبِ معمول بیش از بیش دینی، ملی، تعلیمی، تدریسی، تبلیغی، اصلاحی فلاحی، اسلامی قلمی خدمات سرانجام دیتے رہیں۔

سرکار کلاں کی مرید کے تشریف آوری

دنیائے اسلام خصوصاً پاک و ہند میں اولیائے اشرفیہ کے دینی وروحانی فیوض وبرکات مسلمہ ہیں سیاحی ان کی فطرت ثانیہ رہی حضرت اشرفی میاں، حضرت محدث اعظم ہند علیہما الرحمۃ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے حضرت سرکار کلاں سید محمد مختار اشرف الاشرفی الجیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی روحانیت کی آبیاری کے لیے مختلف ممالک کا سفر اختیار کیا۔ پاکستان کو بھی قدوم میمنت لزوم سے سرفراز فرمایا 1994ء میں جب آپ سرزمین پاک پر تشریف لائے تو حضرت الحاج منظور احمد اشرفی بانی جامعہ مسجد اشرفیہ غوثیہ کی دعوت پر مرید کے میں بھی قدم رنجہ فرمایا۔

راقم الحروف پہلی بار آپ کی فیض بار شخصیت کی زیارت وملاقات سے مستفیض ہوا، آپ نے حاجی صاحب مرحوم کی گزارش پر جامع مسجد اشرفیہ میں ''السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'' پر ایک گھنٹہ ایمان افروز، روح پرور خطاب فرمایا، نکات کا ایک سیل

Marfat.com

رواں تھا رحمتوں کی پھوہار تھی کلمات کیا روحانیت کے پھول برسائے جا رہے تھے الحاج منظور احمد اشرفی مرحوم کا سارا خاندان اسی آستانہ اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ سے شرف بیعت سے بہرہ مند ہے خصوصاً آپ کے چاروں صاحبزادے جناب ناصر منظور اشرفی، حسن منظور اشرفی، امیر منظور اشرفی، غالب منظور اشرفی، زید مجدہم سرکار کلاں سے بیعت ہیں۔ ان کی عقیدت وارادت کا یہ عالم ہے کہ ماہ رمضان المبارک ۱۴۲۳ھ میں علامہ شمسی صاحب کی اس تصنیف کے متعلق بتایا تو صاحبزادگان نے اپنی گرہ سے اشاعت وطباعت کی خواہش کا اظہار فرمایا چنانچہ اس کتاب کی اولین طباعت کا شرف اشرفی برادر مرید کے کو حاصل ہو رہا ہے۔ ہاں سرکار کلاں نے جب مرید کے سے لاہور مراجعت فرمائی تو احقر کو اپنی معیت میں رکھا حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ کے مزار شریف پر حاضری کے بعد اجازت طلب کی تو آپ نے خصوصی دعا سے نوازا بندہ حقیر سا نذرانہ پیش کرتے ہوئے جامعہ نظامیہ رضویہ پہنچا آپ کے جلو میں میرا یہ مختصر سا سفر یادگار بن گیا۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے اولیائے اشرفیہ چشتیہ قادریہ کے فیوض وبرکات کو ہمیشہ ہمیشہ اسلام وسنیت کے لیے جاری رکھے۔ آمین ثم آمین، بجاہ طٰہٰ ویٰس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم۔

طالب دعا

محمد منشا تابش قصوری

مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور (پاکستان)

Marfat.com

حضرت مخدوم سمنانی علیہ الرحمۃ

کی سو سالہ حیات مقدسہ پر ایک نظر

(حضرت سید مثنیٰ انور نے سرکار مخدوم سمنانی کی سو سالہ زندگی کا اجمالی خاکہ مرتب کیا ہے جس میں حضرت کے انقلابی روحانی مشن کی اجمالی نشاندہی ہو جاتی ہے۔ انور صاحب کے شکریہ کے ساتھ ہم اس خاکہ کو قارئین کیلئے شائع کر رہے ہیں۔) (ماہنامہ المیزان تعلیمی کنونشن نمبر دسمبر ۱۹۷۸ء)

پیدائش (شہر سمنان) جو ایران کے دارالسلطنت تہران کے قریب واقع ہے (۷۰۸ھ)

تکمیل علوم وفنون ۷۲۲ھ (۱۴ سال کی عمر میں)

تخت نشینی ۷۲۳ھ (بعد وفات پدر بزرگوار)

ترکِ سلطنت ۷۳۳ھ (مدت خلافت دس سال)

بیعت وخلافت ۷۳۵ھ (سمنان سے پنڈوہ کا فاصلہ دو ۲ سال میں طے ہوا)

پہلا قیام پنڈوہ شریف ۷۳۵ھ تا ۷۴۱ھ (۶ سال)

روانگی از پنڈوہ شریف ۷۴۲ھ

جونپور میں پہلی آمد ۷۴۳، ۷۴۲ھ

یہاں سے حضرت غوث العالم نے عتبۂ عالیہ کی سیاحت کا پرگرام بنایا اور ایک عرصہ تک بلادِ شرقیہ ممالک اسلامیہ کی سیر فرماتے رہے۔ جزیرۃ العرب کے علاوہ مصر، روم، عراق اور ترکستان کے مختلف علاقوں اور شہروں میں بھی آپ کا گذر ہوا اور اس وقت کے جملہ مشائخ عظام اور اولیاء کبار سے آپ نے فیوض وبرکات حاصل کئے۔

Marfat.com

۷۵۰ھ میں حضرت حاجی نظام یمنی مولف لطائف اشرفی حضرت غوث العالم کی ارادت میں داخل ہوئے۔ جو حضرت کے سفر و حضر میں آخر دم ساتھ رہے۔

ہندوستان کو واپسی: ۷۵۸ھ (ممالک شرقیہ کی پہلی سیاحت کا زمانہ پندرہ سال قیاس کیا گیا ہے۔ بلاد شرقیہ کی واپسی کے بعد حضرت غوث العالم نے دوسری بار سفر پنڈوہ شریف اختیار فرمایا اور چار سال تک اپنے مرشد کے فیوض و برکات حاصل فرما کر حرمین شریف کی دوبارہ زیارت کا قصد کیا۔ اس سفر میں آپ اپنی خالہ زاد بہن کی ملاقات کیلئے گیلان پہنچے اور بھانجے سید عبدالرزاق نورالعین کو اپنی فرزندی میں قبول فرمایا۔ یہ ۷۶۵-۷۶۴ھ کا واقعہ ہے۔

ہندوستان کو واپسی (دوبارہ) ۷۶۸ھ ممالک شرقیہ کی دوسری سیاحت منصب غوثیت پر فائز ہوئے۔ غالباً دس سال پر مشتمل ہے

منصب غوثیت پر فائز ہوئے ۷۷۰ھ (بمقام گلبرگہ شریف)

محبوب یزدانی کا خطاب ملا۔ ۷۷۲ھ (بمقام روح آباد، کچھوچھہ شریف)

اسی سن میں حضرت غوث العالم نے تیسری بار اپنے مرشد کا نیاز حاصل کرنے کی غرض سے پنڈوہ شریف کا سفر کیا جب آپ قصبہ بہار شریف پہنچے تو حضرت شیخ شرف الدین یحیٰی کا انتقال ہو چکا تھا۔ آپ نے حضرت شیخ کی وصیت کے مطابق نماز پڑھائی اور حضرت شیخ کے فیوض سے مالا مال ہو کر پنڈوہ شریف کی طرف تیز گام ہوئے۔

تعمیر آستانہ عالیہ اشرفیہ۔ ۷۹۳ھ (ماہ و تاریخ عرش اکبر ہے)

پنڈوہ شریف میں آخری بار حاضری اور قیام ۷۹۹ھ تا ۸۰۳ھ

بعد وفات پیر و مرشد اور بوقت جانشینی، پیر زادہ حضرت نور قطب عالم کی پنڈوہ جونپور میں آمد ۸۰۴-۸۰۵ھ (درعہد سلطان ابراہیم شرقی)

مستقل قیام روح آباد (کچھوچھہ شریف) وفات شریف ۸۰۵-۸۰۸ھ

Marfat.com

لفظ ''اشرفی'' کا تاریخی پس منظر

اگر ایام ماضیہ میں لفظ ''اشرفی'' کی بنیادی تاریخ معلوم کرنا چاہیں اور ہر دن صرف ایک ورق کام دے تو ہم کو دو (۲) لاکھ سے زائد اوراق پلٹنے پڑیں گے۔اور ہجرت کی ساتویں صدی کے واقعات پیش نظر ہو جائیں گے۔

کیا آنکھ والے نہیں دیکھتے سمنان کے مطلع سے وہ آفتاب غوثیت طلوع ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کی نورانی کرنوں اور شعاعوں سے عرب وعجم چمک اٹھا اور جس سعادت مند نے اس روشنی سے نفع حاصل کیا اس کے سر پر زریں تاج رکھ دیا گیا۔جس پر جلی حرفوں سے لفظ ''اشرفی'' لکھا ہوا ہے۔

تاریخی صفحات ہم کو بتاتے ہیں کہ اس صدی میں ایشیاء اور افریقہ کے گوشہ گوشہ میں اشرفی پرچم بلند ہو گیا تھا اور صرف ملک چین میں تیس (۳۰) اشرفی خانقاہیں آباد ہو چکی تھیں شہزادگان روم اور علمائے حجاز و یمن سے لیکر فقراء اور درویشان عجم محتاجان ہند تک اشرفی جھنڈے کے نیچے جوق در جوق آگئے تھے اور لوائے اشرفی کا سایہ ان کی تربیت فرما رہا تھا۔ان کا ناز تھا کہ وہ تصوف کے ٹکسال میں ڈھل کر ''اشرفی'' کا لقب پاتے تھے جو تمام سکوں میں قیمتی ہوتا ہے۔وہ محسوس کرتے تھے ایک ''اشرفی'' بگڑ کر بھی سونا اور قیمتی رہتا ہے۔ان کے اشرفی سکہ کے دائمی رواج پر وثوق تھا اور ان کے اطمینان کا آج ہم خود مشاہدہ کر رہے ہیں

تبرکات: مخدوم ملت حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمۃ

مطبوعہ ماہنامہ اشرفی بابت ماہ جنوری ۱۹۲۴ء (ماخوذ ماہنامہ المیزان کچھوچھہ شریف بابت ماہ اکتوبر ۱۹۷۲ء

Marfat.com

محبوبِ ربانی حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمۃ

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق

ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

حضرت سیّد الشاہ ابو احمد المدعو شبیہہ غوث الثقلین محمد علی حسین الاشرفی الجیلانی

کچھوچھوی قدس سرہ العزیز

المعروف اشرفی میاں

نے ۲۲ ربیع الثانی ۱۲۶۶ھ بروز پیر بوقت صبح صادق سرزمین کچھوچھہ کو زینت بخشی۔ دن اور وقت حضور سرورِ کونین ﷺ کا۔ شبیہہ مبارک اور مہینہ حضور غوث الثقلین کا رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا۔

۱۶ سال کی عمر میں تمام علوم ظاہری کی تکمیل کر کے اپنے برادر معظم الحاج الحرمین حضرت مولینا شاہ سیّد ابو محمد اشرف حسین صاحب سے بیعت کر کے خلافت و اجازت حاصل کی آپ نے کامل ایک سال آستانہ عالیہ اشرفیہ پر حسب ارشاد مشائخ کرام تارک الدنیا ہو کر چلہ کشی فرمائی، اور تمام منازل عرفان اس طرح طے فرمائے کہ آپ کی ذات بابرکات سے آثارِ جہانگیری نمودار ہونے لگے۔ محبوب یزدانی مخدوم سلطان سیّد اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہٗ العزیز کی دعا اور نظرِ کرم سے اس خاندان میں بڑے بڑے جلیل القدر بزرگ پیدا ہوئے۔ لیکن ایسا آفتاب رشد و ہدایت طلوع نہیں ہوا۔ جس نے سلسلہ اشرفیہ کا نام اتنا روشن کیا ہو، اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کو بلاشبہ سلسلہ عالیہ اشرفیہ کا مجدد اعظم کہا جا سکتا ہے۔ پاکستان و ہندوستان میں ہی نہیں، بلاد اسلامیہ (عرب، شام، عراق، مصر، حلب وغیرہ) کے طویل سفر طے فرما کر سلسلہ عالیہ اشرفیہ کی اشاعت فرمائی بے شمار افراد سلسلہ ارادت میں منسلک ہوئے۔

آپ سے کوئی شرعی لغزش نہیں ہوئی، اربابِ حاجت کی حاجت رفع کرنا آپ کا جبلی شعار تھا، کوئی سائل آپ کے در سے محروم نہیں گیا۔ آپ کا دستر خوان ہمیشہ وسیع رہا، آپ نے کبھی

Marfat.com

کسی کے دل کو آزار نہیں پہنچایا۔اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کی ہر بات کرامت تھی۔آپ ہم شکل محبوب سبحانی تھے۔ برکات باطنیہ کے علاوہ جمالِ صورت کو دیکھ کر مخالف بھی معتقد ہو جاتے تھے۔ آپ نے چار حج کیے،۹۰ سال عمر پائی۔

۱۱رجب المرجب ۱۳۵۵ھ کو ہزاروں حاضرین آپ کے ساتھ ذکرِ جہر میں شریک تھے کہ آپ نے کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے جان جانِ آفریں کے حوالے کر دی۔وصال کے وقت آپ کے ۲۳ لاکھ مریدین اور ساڑھے تیرہ سو خلفاً تھے۔مزار مبارک کچھوچھہ ضلع فیض آباد میں ہے۔

اشرفی اے رخت آئینۂ حسنِ خوباں
اے نظر کردۂ و پروردۂ سہ محبوباں

''امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ

آپ کے نامزد سجادہ نشین حضرت ابوالمسعود شاہ سیّد محمد مختار اشرف الاشرفی الجیلانی مسندِ سجادگی پر متمکن ہوئے

Marfat.com

حضرت مولانا سیّد محمّد المعروف محدث اعظم کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ

غالباً ۱۹۵۵ء کی رات تھی۔ لاہور میں بعد نمازِ عشاء حضرت محدثِ اعظم کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ نے تقریر کرنی تھی۔ میرے لڑکپن کا زمانہ تھا۔ لیکن حضرت محدثِ اعظم کا نام نامی میرے لئے نیا نہیں تھا۔ تحریکِ پاکستان کے حوالے سے ہم ان کا نام اکثر سنتے رہتے تھے۔ حضرت کی زیارت اور ان کی تقریر سننے کا شوق ہمیں کشاں کشاں جلسہ گاہ لے گیا۔ حضرت تشریف لائے تو مولانا غلام محمد ترنم مرحوم نے اپنی افتتاحی تقریر میں بطور خاص تحریکِ پاکستان کے حوالے سے حضرت کی عظیم الشان خدمات کا ذکر کیا۔ حضرت کی تقریر کے بارے میں تو اب کچھ زیادہ یاد نہیں ہاں اتنا یاد ہے کہ شبِ برات کے بارے میں ان کی انتہائی موثر اور دل میں اتر جانے والی باتیں سن کر ہم سب دوست رات بھر جاگے تھے۔ یا پھر تصور میں یہ محفوظ ہے کہ ہم نے اس رات ایک بے حد خوبصورت اور انتہائی قیمتی اور دلکش لباس والے بزرگ کی زیارت کی تھی۔

تقریب کے اختتام پر ہم حضرت صاحب سے مصافحہ کے لئے سٹیج کی طرف بڑھے وہاں بے پناہ رش تھا۔ خدا خدا کر کے ہماری باری آئی۔ مصافحہ کے ساتھ ہی میں نے دست بوسی کا شرف بھی حاصل کیا۔ میں نے اپنی زندگی میں بڑے بڑے بزرگوں اور لیڈروں کو دیکھا ہے لیکن بہت کم بزرگ ایسے ہوں گے کہ میں نے مصافحہ کے وقت ان کی دست بوسی بھی کی ہو۔ لیکن حضرت کی صورت ایسی موہنی تھی کہ ان کو دیکھ کر مصافحہ کرنے کو جی چاہا اور جب یہ کافی معلوم نہ ہوا تو جی دست بوسی کیلئے چاہا۔ الحمد اللہ اس شرف پر آج بھی فخر محسوس ہوتا ہے۔

تحریکِ پاکستان کا ذکر آئے۔ تو ذہن میں بنارس سنی کانفرنس کی یاد تازہ ہونے لگتی ہے جس کا ذکر ہم بچپن میں اکثر سنتے تھے۔ اس کانفرنس میں جن علمائے کرام نے تحریکِ پاکستان کی کھل کر حمایت کی تھی ان میں حضرت محدثِ اعظم کا اسم گرامی بہت نمایاں ہے۔ اِس زمانے میں آپ نے تحریکِ پاکستان کے سلسلے میں متحدہ ہندوستان کے طوفانی دورے کئے تھے۔ اور جگہ جگہ

86656

Marfat.com

جا کر لوگوں کو پاکستان کے قیام کا مقصد سمجھایا تھا۔ نیز مسلمانوں کو تلقین کی کہ وہ ہندوؤں سے نبرد آزمائی کیلئے (جس کا مستقبل میں بہت امکاں تھا) خود کو تیار کریں یہ تلقین حضرت نے بنارس سنی کانفرنس (منعقدہ ۲۷ تا ۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء) میں بھی کی تھی۔ آپ نے اپنے خطاب میں فرمایا:۔

''حضرات! ہم کو مدارس اور خانقاہوں کے ساتھ اکھاڑوں کی شدید ضرورت ہے ہمارے پہلے بزرگوں نے اکھاڑوں کو جوانوں کی عبادت گاہ فرمایا ہے۔ جسمانی صحت وتندرستی کیلئے تو یہ بہت ہی ضروری ہیں۔ کبھی یہ چیز صرف مسلمانوں کیلئے مخصوص تھی۔ غواصی، تیراکی، شہسواری، اور لکڑی چلانا، داؤ پیچ سیکھنا ہمارا مشغلہ تھا۔ جس میں ہمارا کوئی ثانی نہیں تھا ہماری تندرستی ضرب المثل تھی۔ ہمارے جوانوں کو ضیغم نر اور صف شکن کہا جاتا تھا۔ مگر آج تندرستی کھو دینے سے بزدلی، تن آسانی، کاہلی چہروں پر بے رونقی آگئی ہے۔ تعلیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اکھاڑہ ایک مستقل ادارہ ہے۔ جس کو زیادہ سے زیادہ ملک میں پھیلایا جائے اور ایک نظام میں ''بنیان مرصوص'' کی طرح قومی حفاظت کا قلعہ بنانا ہے۔ ورنہ کمزور افراد کی نسل اور بھی کمزور ہوگی اور کمزوری وہ بلا ہے کہ جس کے بعد چاروں طرف سے بلائیں آنے لگتی ہیں۔

اب تو اکھاڑوں کا رواج ختم ہوگیا۔ لیکن اس زمانے میں اکھاڑہ اس جگہ کو کہا جاتا ہے جہاں تلوار چلانے کی تربیت دی جاتی تھی۔ تلوار چلانے کے ماہرین مسلمان نوجوانون کو مشق کراتے اور تلوار چلانے کی تربیت دیتے تھے۔ ۱۹۴۶ء میں حضرت محدث اعظم کا مسلمانوں کو بطور خاص اکھاڑے قائم کرنے کا مشورہ دینا یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ آئندہ پیش آنے والے ہندو مسلم فسادات کو اپنی چشم بصیرت سے صاف دیکھ رہے تھے، جب اگست ۱۹۴۷ء ہندوؤں اور سکھوں نے پنجاب اور یوپی کے دیہات میں لاکھوں نہتے مسلمانوں کو نہایت بے دردی اور سفاکی کے ساتھ شہید کر دیا تھا۔

اس زمانے میں پاکستان کے بارے میں سب مسلمانوں کے ذہن میں ایک ہی تصور تھا کہ ایک ایسی سرزمین کا حصول جہاں قرآن وسنت کا نظام نافذ ہوگا۔ بنارس سنی کانفرنس میں تصور

Marfat.com

پاکستان کی وضاحت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

''ہم کیسا پاکستان بنائیں گے،اس بارے میں کسی بحث کی گنجائش نہیں۔عہدِ صدیقی کو دیکھ لیا جائے دور، فاروقی کی سیر کرلی جائے۔شوکتِ عثمانی کو نظر میں لایا جائے۔خلافتِ مرتضوی کا دیدار کرلیا جائے،ہم اسی قسم کا پاکستان بنائیں گے''۔

لیکن افسوس صد افسوس پاکستان بننے کے بعد قائد اعظم مرحوم کی زندگی نے وفا نہ کی اور ان آنکھیں بند ہوتے ہی جاگیردار طبقہ جونک کی طرح اقتدار سے چمٹ گیا۔نتیجہ پاکستان کا اصل مقصد غتر بود ہو گیا،اور آج جو حال اپنا ہم دیکھ رہے ہیں وہ سب انہی کی بدولت ہے۔

حضرت کچھوچھوی اپنی چشم بصیرت سے ان بدلتے ہوئے حالات کو بڑے دکھے دل کے ساتھ دیکھ رہے تھے۔۱۹۵۵ء میں جب وہ آخری مرتبہ پاکستان آئے،تو ایک شخص نے ان سے کہا،حضرت! آپ ہجرت کر کے پاکستان کیوں نہیں آجاتے۔تو انہوں نے آبدیدہ ہو کر فرمایا:مولوی صاحب!ہندوستان میں مجھے اپنی جان کا خطرہ ہے،لیکن پاکستان کے حالات بتا رہے ہیں کہ یہاں ایمان کو خطرہ ہے۔

ذرا دل پر ہاتھ رکھ کر بتایئے۔کیا بعد کے حالات نے ان کے اندیشے کو صحیح ثابت نہیں کیا؟اسلام کے نام پر قائم ہونے والے اس ملک کے ساتھ ہم نے کیا سلوک روا رکھا ہے!

قیام پاکستان کے لئے شب و روز انتھک محنت کرنے والے یہ بے بدل و بنظیر عالم ربانی حضرت مولانا سید محمد ۱۵ ذیقعد ۱۳۱۱ھ مطابق ۲۰ مئی ۱۸۹۴ء کو متحدہ ہندوستان کے شہر جائس (ضلع رائے بریلی۔یوپی) میں پیدا ہوئے۔

والد گرامی حکیم سید نذر اشرف رحمۃ اللہ علیہ نے ''محمد'' نام رکھا۔آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔سید محمد بن نذر اشرف بن فضل حسین بن منصب علی بن قلندر بخش بن تراب اشرف بن محمد نواز بن محمد غوث بن جمال الدین بن عزیز الرحمان بن محمد عثمان بن ابوالفتح بن سید محمد بن اشرف بن حسن بن عبدالرزاق نور العین بن عبدالغفور حسن بن احمد بن بدر الدین حسن بن علاء الدین علی

Marfat.com

بخش شمس الدین بن سید الدین بن یحیٰی حموی بن ابالفرح محمد بن ابو صالح عمادالدین بن تاج الدین ابو بکر عبدالرزاق بن میراں محی الدین شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ بن سید ابو صالح موسیٰ بن عبداللہ بن یحیٰی زاہد بن سید محمد بن سید داؤد بن موسیٰ ثانی بن سید عبداللہ ثانی بن موسیٰ جون بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بن سید نا امیر المومنین حضرت امام حسن بن مولائے کائنات امیر المومنین سیدنا علی کرم اللہ وجہہ۔

چار سال چار ماہ اور چار دن کے ہوئے آپ کی رسم تسمیہ خوانی ادا کی گئی۔ قائدہ بغدادی اور پارہ عم والدہ محترمہ سے پڑھے۔ اس کے بعد آپ نے ۲۹ دن میں بقیہ ۲۹ پارے ختم کیے۔ یعنی ۵ سال کی عمر میں آپ نے ناظرہ قرآن پاک ختم کر لیا۔ پھر اپنے والد ماجد حکیم سید نذر اشرفؒ سے فارسی کی کتابیں، آمد نامہ، مصدر فیوض، دستور الصبیان، بہار عجم، گلستان، بوستان، انور سہیلی، قصید عرفی اور سہ نثر ظہوری وغیرہ اور عربی کتب میزان، شعب، پنج گنج زبدہ دستور المبتدی، صرف کبیر، علم الصیغہ، نحو میر شرح مایۃ عامل، ہدایت النحو اور کافیہ وغیرہ پڑھے۔

پھر مدرسہ نظامیہ فرنگی محل لکھنوء میں داخل ہوئے اور سند فضیلت حاصل کی پھر پیلی بھیت میں مولانا وصی احمد محدث صورتی کے حلقہء درس میں شامل ہوئے اور صحاح ستہ کے علاوہ موطا اور معانی الآثار وغیرہ کتابیں سبقاً سبقاً پڑھیں اور سند حاصل کی۔ اس کے بعد آپ فتاویٰ نویسی کے سلسلے میں بریلی تشریف لے گئے۔ اور حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت اختیار فرمائی اور فتاویٰ نویسی کا شغل جاری رکھا۔ فتاویٰ نویسی میں کمال حاصل کرنے بعد آپ بدایوں میں مولانا مطیع الرسول قادریؒ کے حلقہ درس میں شامل ہوئے اور سند حدیث حاصل کی۔ مولانا مطیع الرسول نے سند کے ساتھ آپ کو محدث اعظم کا لقب بھی عطا فرمایا۔ اس وقت آپ کی عمر ۱۷ برس کی تھی۔

فارغ التحصیل ہونے کے بعد آپ دہلی تشریف لائے اور سید محمد میر کے مدرسہ میں حدیث کا درس دینا شروع کیا۔ اس کے ساتھ ہی تصنیف و تالیف اور مناظروں کا سلسلہ بھی شروع کیا اور کئی مفید

Marfat.com

رسائل مرتب فرمائے۔

اسی زمانے میں باطنی جذبات نے منازل عرفاں طے کرنے کی طرف ابھارا اور کچھوچھہ شریف میں حضرت سید شاہ احمد اشرف اشرفی الجیلانیؒ سے بیعت ہوئے اور مرشد کامل کے ایما پر چلہ کشی میں مشغول ہوئے۔ تین سال اس راہ میں سخت ریاضت و محنت کی اور اس بقول حضرت مولانا سید مظاہر اشرف مدظلہ العالی اسم ذات اور اسم صفات کے ورد سے آپ میں آثار جہانگیری نمایاں ہوگئے، بعدازاں مرشد کامل نے خلافت کے ساتھ دعائے سیفی کی اجازت سے بھی نوازا۔

ایک دہریہ سے مناظرہ:۔

حضرت زبردست مناظر تھے۔ ایک مرتبہ بنگال کے تبلیغی دورے پر تھے۔ مالوہ کے قریب ایک گاؤں میں ایک دہریہ سے آپ کا مناظرہ ہوا۔ دوران مناظرہ دہریہ نے سوال کیا کہ اللہ خالق ہے یا مخلوق؟ اس سلسلے میں اس نے قرآن وحدیث سننے اور ماننے سے انکار کر دیا۔ یہ دہریہ اس سے قبل ۲۵ علمائے دین سے مناظرہ کر چکا تھا گاؤں کے دیہاتیوں نے کہا کہ اگر آپ ہمارے مہنت صاحب کو قائل کرلیں تو ہم سب اسلام قبول کرلیں گے۔ یہ سن کر حضرت محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو قائل کرنے کیلئے ایک بڑے کاغذ پر ایک لکیر کھینچی اور دہریہ سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ تو جانتا ہے کہ لکیر بہت سے لفظوں کا مجموعہ ہے۔ یعنی برابر برابر نقطے لگاؤ اور سب کو جوڑ دو تو لکیر بن جاتی ہے۔ وہ بولا۔ ہاں، یہ سب تو ٹھیک ہے۔ یہ سن کر حضرت نے اس لکیر کو تقسیم کرنا شروع کیا، تمام نقطے بٹ گئے اور آخر میں صرف ایک نقطہ باقی رہ گیا، آپ نے فرمایا اب اس کو بھی تقسیم کرو۔ وہ بولا: یہ نقطہ ناقابل تقسیم ہے۔ اس میں اضافہ ہوسکتا ہے۔ اس کی تقسیم ممکن نہیں، دہریہ کا یہ جواب سن کر آپ نے فرمایا: بالکل اسی طرح جیسے نقطہ اضافے کا باعث ہے یعنی تمام نقاط کا خالق ہے۔ مگر یہ خود مخلوق نہیں۔ کیونکہ اگر یہ نقطہ ہی نہ ہو تو اضافہ کیسے ہوگا، لکیر کیسے

Marfat.com

بنے گی۔بس یہی دلیل ہے کہ اللہ خالق ہے،ایک ہے،واحد ہے،اور سب اسی کے نور سے پیدا ہوئے۔وہ کسی کے نور سے پیدا نہیں ہوا۔وہ مہنت ریاضی دان بھی تھا۔یہ دلیل اس کی سمجھ میں آ گئی۔فوراً کلمہ شہادت پڑھ کر مسلمان ہوگیا اور اس کے ساتھ ہی گاؤں کے تمام لوگ (جنکی تعداد ۵۰۰ خاندان پر مشتمل تھی) مسلمان ہوگئے۔

حضرت محدث اعظم کی تمام عمر تبلیغ اسلام میں گذری۔آپ کے تبلیغی دوروں کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ سال میں صرف ایک ماہ رمضان المبارک میں اپنے گھر میں قیام فرماتے تھے۔مصروفیات کا یہ حال تھا کہ تصنیف وتالیف میں مشغول رہتے فتاوٰی تحریر فرماتے۔مناظرے کرتے۔تعویذات لکھ کر دیتے۔بیعت فرماتے اور روزانہ سینکڑوں کی تعداد میں ملنے والے خطوط کا جواب لکھتے۔

معلومات:

تہجد سے اشراق تک عبادت میں مشغول رہتے بعد نماز اشراق آرام فرماتے دن کو بارہ بجے کے بعد اکثر لوگوں کے ہاں مدعو ہوتے۔جہاں تشریف لیجاتے حاضرین کو روحانی فیوض وبرکات سے نوازتے۔نماز ظہر کے بعد خطوط کے جواب لکھتے یا لکھواتے۔بعد عصر فتاوٰی تحریر فرماتے۔مغرب کے بعد دعائے سیفی کا وظیفہ پڑھتے جو عشاء تک جاری رہتا۔عشاء کے بعد کھانا تناول کرتے اور پھر لوگوں سے عام ملاقات کا سلسلہ شروع ہوتا۔رات ساڑھے دس گیارہ بجے جلسہ گاہ میں تشریف لیجاتے تقریباً بارہ بجے آپ کی تقریر شروع ہوتی جو عام طور پر دو گھنٹے جاری رہتی۔خطاب کے بعد سینکڑوں لوگ آپ سے بیعت کا شرف حاصل کرتے۔

ذوق ولباس اور حلیہ:

حضرت محبوب سبحانی سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی کے حالات طیبات میں ہے کہ آپ

Marfat.com

وقت کا بہترین لباس زیب تن فرماتے تھے، حضرت محدث اعظم بھی انہی کی اولادِ پاک سے تھے۔ ان کے لباس کو دیکھ کر بھی حضرت غوثِ کی یاد تازہ ہوتی تھی بہترین کپڑے کی عبا، قیمتی کپڑے کی صدری جس میں خوبصورت عمدہ قسم کے بٹن ہوتے زیب تن فرماتے ہاتھ میں نقرئی دستہ کا عصا اور سر پر چودہ گز کا زرد یا سرخ صندلی رنگ کا عمامہ ہوتا۔ رعب اس قدر کہ کسی دنیا دار کو آپ کے سامنے بات کرنے کی ہمت نہ ہوتی۔

آپ کا رنگ گندمی، چہرہ گول اور آنکھیں بڑی بڑی اور سرخی مائل تھیں۔ جسم فربہ۔ اور قد تقریباً پانچ فٹ دس انچ داڑھی مبارک سفید تھی۔

حضرت کو شعر گوئی کا بھی شوق تھا۔ آپ کے دیوان "فرش پر عرش" کی یہ نعت مجھے بہت پسند ہے۔ اور کبھی نہیں بھولتی۔

نسیم پر، نہ صبا پر، نہ بادصرصر پر
میں اڑ رہا ہوں تو زور ہوئے دلبر پر
نہ بیگناہی، نہ کچھ نیکیوں کے دفتر پر
ہمارا تکیہ ہے اپنے شفیعِ محشر پر
نہ سلسبیل، نہ تسنیم پر، نہ کوثر پر
میری نگاہ ہے خمار پرور پر
وہ اقتدار کہ بیٹھ آئے عرش اکبر پر
یہ شان فقر کہ لیٹے نہ نرم بستر پر
کسی کو چیر دیا تو کسی کو پھیر دیا ہے
یہ دبدبہ ہے ترا ماہ ومہرِ خاور پر
ہر ایک زخم جگر کہہ رہا ہے یہ سید
میں ان کے تیر کے صدقے، نثار خنجر پر

Marfat.com

میں نے مضمون کے آغاز میں تحریک پاکستان کے حوالے سے محدثِ اعظم کی خدمات کا ذکر کیا تھا ،جی چاہتا ہے کہ اختتام پر بنارس سنی کانفرنس میں آپ کا ارشاد فرمودہ ایک آدھ جملہ مزید سنا دوں، فرمایا:

ہم جس یقین پر (پاکستان کے) اس مسئلے میں مسلم لیگ کی تائید کرتے ہیں، وہ صرف اس قدر ہے کہ ہندوستان کے ایک حصہ پر اسلام کی، قرآن کی آزاد حکومت ہو جس میں غیر مسلم ذمیوں کی جان ومال، عزت وآبرو کو حسب حکم شرع امان دی گئی ہو۔۔۔۔اگر ہماری اس سمجھی تعریف کے علاوہ مسلم لیگ نے کوئی دوسرا راستہ اختیار کیا، تو کوئی سنی قبول نہیں کرے گا۔

میں نے اوپر لکھا ہے کہ حضرت قائداعظم کی وفات کے بعد حضرت محدث اعظمؒ نے محسوس کر لیا تھا کہ پاکستان میں نفاذ اسلامی کی بجائے جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کا تسلط قائم ہو رہا ہے، تو آپ کے ایماء پر یہاں جمعیۃ علمائے پاکستان قائم کی گئی، جس کا مقصد وحید صرف اور صرف پاکستان میں نظامِ مصطفیٰ کا قیام تھا۔ اپنے قیام پاکستان کے دنوں میں آپ نے جلسوں میں عوام اور حکمرانوں کو قیام پاکستان کا مقصد یاد دلایا تو آپ کو ایک سرکاری حکم کے ذریعے ''سیاسی تقریریں'' کرنے سے روک دیا گیا افسوس یہ سلوک اس عظیم ہستی کے ساتھ روا رکھا گیا، جس کے شب وروز قیام پاکستان کیلئے وقف تھے اور جنہیں ہم پاکستان کے بانیوں میں شمار کر سکتے ہیں کاش مقصد پاکستان کے سلسلے میں حضرت محدث اعظم کی آرزو جلد پوری ہو۔ اور ہم سب پاکستان میں ثمرات اسلام سے بیش از بیش بہرہ ور ہوں کہ پاکستان کا مطلب ہے

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

محترم المقام حضرت خواجہ عابد نظامی مدظلہ مدیر ماہنامہ ''درویش'' لاہور کی شاندار کتاب ''اولیا اللہ'' سے اقتباس۔ (۱۲ منہ غفرلہ)

Marfat.com

جامع شریعت و طریقت مرکز عقیدت و محبت شیخ المشائخ حضرت علامہ مولانا

سید محمد مختار اشرف اشرفی جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ

سرکار کلاں کچھوچھہ مقدسہ

کا مختصر

تذکرہ حیات

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت سرکارِ کلاں ایک نظر میں

تاریخی نام: محمد مختار ۱۳۱۳ھ محمد مختار اشرف ۱۹۱۴ء

لقب: سرکارِ کلاں

والدِ گرامی: سراج المحققین، سلطان الواعظین حضرت علامہ مولانا ابو محمود سید شاہ احمد اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمۃ

جدِ امجد: قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین، اشرف المشائخ اعلیحضرت سید شاہ علی حسین اشرفی میاں اشرفی جیلانی علیہ الرحمۃ

پیر و مرشد: قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین، اشرف المشائخ اعلیحضرت سید شاہ علی حسین اشرفی میاں اشرفی جیلانی

ارادت و خلافت: جمادی الاولیٰ ۱۳۴۷ھ

اساتذہ کرام: ۱۔ حضرت مولنا عماد الدین صاحب اشرفی سنبھلی (برادرِ گرامی حضرت مفتی اجمل شاہ صاحب سنبھلی)

۲۔ حضرت علامہ مولنا مفتی عبد الرشید خانصاحب اشرفی فتحپوری ثم ناگ پوری علیہ الرحمۃ

۳۔ امام المفسرین حضرت علامہ حضرت علامہ مولانا صدر الافاضل سید محمد نعیم مرادآبادی اشرفی علیہ الرحمۃ

اولادِ امجاد: پہلی اہلیہ سے

۱۔ حضرت علامہ مولنا پیر سید محمد اظہار میاں صاحب قبلہ اشرفی جیلانی (بانی و مہتمم جامعہ اشرف کچھوچھہ مقدسہ)

۲۔ حضرت مولنا پیر سید محمد احمد میاں صاحب اشرفی جیلانی

۳۔ حضرت اعلیٰ مرتبت والا درجات سید محمد علی میاں صاحب اشرفی جیلانی

دوسری اہلیہ محترمہ سے

۱۔ حضرت مولنا پیر سید محمد انوار میاں صاحب اشرفی جیلانی

۲۔ حضرت عزت مآب عالی جناب سید محمد حسن میاں صاحب اشرفی جیلانی

(اور تین بیٹیاں)

تبلیغی دورے: ھندوستان کے اکثر مشہور صوبہ جات مثلاً یو پی، ایم پی، کرناٹک، مہاراسٹر، گجرات، بنگال، بہار، راجستھان وغیرہ۔ نیز مملکتِ پاکستان، نیپال، سری لنکا، دبئ، مارشیش، ہالینڈ انگلینڈ۔

Marfat.com

مشہور خلفاء

(۱) رئیس المحققین، شیخ الکاملین، حضرت علامہ مولٰنا شیخ الاسلام سید محمد مدنی میاں صاحب اشرفی جیلانی مدظلہ العالی شہزادہ و جانشین حضور مخدوم الملت محدثِ اعظم ہند (علیہ الرحمۃ)

(۲) مفکر، ملت ماہر شعر و سخن حضرت پیرِ طریقت سید محمد حسن مثنیٰ انور اشرفی جیلانی مدظلہ العالی شہزادہ حضور محدثِ اعظم ہند۔

(۳) غازیء ملت شہنشاہِ خطابت حضرت علامہ مولٰنا سید محمد ہاشمی میاں صاحب اشرفی جیلانی مدظلہ العالی شہزادہء حضور محدثِ اعظم۔

(دیگر سادات خاندان)

(۴) فقیہ ملت حضرت علامہ مولٰنا مفتی سید شمس الضحیٰ صاحب قبلہ اشرفی جیلانی (بلیکبرن۔یو۔کے۔)

(۵) فخر الاماثل حضرت علامہ مولٰنا مفتی حافظ و قاری محمد معین الدین صاحب اشرفی شمسی سنبھلی مدظلہ العالی۔

(۶) رئیس العلماء حضرت علامہ مولٰنا مفتی غلام مجتبیٰ صاحب اشرفی ؁ علیہ الرحمۃ شیخ الحدیث والتفسیر دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف۔

(۷) استاذ العلماء حضرت علامہ مولٰنا مفتی عبد الجلیل صاحب اشرفی شیخ الحدیث والتفسیر دار العلوم اہلسنت جبل پور ایم۔پی۔ **حضرت الحاج الحافظ علامہ ڈاکٹر پیر سید محمد مظاہر اشرف الاشرفی الجیلانی**

ان کے علاوہ بہت سے علماء کرام اور پیران عظام کو حضرت سے خلافت حاصل ہے۔مگر یقینی علم نہ ہونے کی وجہ سے ان کے اندراج کو موقوف رکھا جاتا ہے۔

؁ ابھی حضرت کا نام لکھے ہوئے صرف دو دن ہوئے تھے کہ حضرت علامہ پیر سید محمد ابو الحسن میاں صاحب اشرفی جیلانی نے فون پر حضرت مفتی صاحب کے وصال کی خبر دی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ موصوف افضل العلماء حضرت علامہ مفتی سید افضل حسین صاحب علیہ الرحمۃ والرضوان کے نامور شاگردوں میں سے تھے گذشتہ سال فقیر خدمت میں حاضر ہوا تو بڑی شفقت فرمائی اور اپنی تصنیف لطیف ''شرح بخاری شریف'' جو اس وقت نامکمل تھی کا جستہ جستہ پڑھ کر اس کی گہرائی کو بتاتے رہے۔ جس سے آپکی تعمق نظر اور ندرت فکر و نظر کا اندازہ ہوتا تھا سنا ہے کہ وصال سے پہلے اس کو مکمل فرما دیا ہے۔ منظر اسلام بریلی شریف سے بغرض علاج دہلی تشریف لائے اور وہیں داعیء اجل کو لبیک کہا جس طرح سے مشاہیر اساتذہ کے شاگرد تھے، اسی طرح مشہور زمانہ حضرات کے استاد بھی تھے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(سرکارکلاں)

مرنے سے اپنے پہلے مر کر ہوا جو واصل حاصل ہوا اسی کو پیارے وصال تیرا (عارف اشرفی کچھوچھوی)

موت کے ہاتھوں سے اگر مٹ سکتا نقشِ حیات عام یوں اس کو نہ کر دیتا نظامِ کائنات (اقبال)

۲۱ نومبر ۱۹۹۶ء کی رات کا وہ تصور شاید میں کبھی فراموش نہ کر سکوں جب کہ میں دارالعلوم اہلِ سنت جبل پور سے ایک ضروری کام کے پیشِ نظر آلہ آباد (یو۔پی) آیا ہوا تھا رات کے تقریباً ساڑھے دس بجے تھے ایک کمرہ اور اس میں چند بے تکلف رفقاء وہمنوا کہ مدت دراز کے بعد جن سے ملاقاتیں ہوئی تھیں، ماضی کی کچھ یادیں تھیں اور حال کی بھی کچھ باتیں اور پھر ان پر تبصرے اور کچھ مسکراہٹیں مستقبل کے بارے میں خوش کن عزائم اور اس پر مسرتیں اور فرحتیں کبھی کسی کی شوخی کا ذکر تو کسی کی سنجیدگی کا تذکرہ کسی کے جہدِ مسلسل پر رشک تو کسی کے کسل پر تبصرہ۔ باہر کے حالات سے بالکل بے خبر بس یونہی محفل جمی ہوئی تھی۔ کہ اچانک ایک شناسا سانس پھولا اداس سا چہرہ لئے کمرے مین داخل ہوا اور بمشکل یہ جملہ ادا کر پایا

''حضرت سرکارِ کلاں'' کا وصال ہوگیا۔ یہ خبر تھی کہ بجلی جو خرمن فرح وسرور کو یکلخت خاکستر کر گئی محفل کی تبسم ریزیاں یک دم سرد پڑ گئیں فرحتیں مسرتیں رنج والم میں تبدیل ہوگئیں۔ دم بخود، لب خاموش اور آنکھیں پھٹی کی پھٹی لمحہ بھر آنے والے کا منہ تکتی رہیں۔ گویا ابتدا یقین سا نہ آیا آنے والے سے خبر کی تصدیق چاہی کچھ دیر بعد تصدیق بھی ہوگئی۔ اس خبر کا اثر کچھ دیر کیلئے کیا ہوا اس کے بیان کا نہ اس قلم میں دم نہ الفاظ میں یارا کہ منظر کشی کر سکیں۔ پھر کیا تھا بس اپنے اس کام کو ادھورا چھوڑا اور کچھوچھہ مقدسہ کی طرف اسی وقت رختِ سفر باندھا۔ راستے بھر انکی یادیں اور انکی باتیں ذہن وفکر پر جلوہ گر رہیں۔ دل کو افسوس تھا تو اس بات کا کہ آہ! وہ سرکارِ کلاں اب اس دنیا سے رخصت ہوئے، جن کے پُر وقار و پُر نور یاسمین ونسترن کی طرح کھلتے چہرہ نے نہ جانے کتنے پژمردہ رُخوں کو تازگی بخشی تھی یعنی وہ سرکارِ کلاں کہ۔

شب زندہ داری کے نور سے منور جن کا رخِ زیبا بے شمار لوگوں کو اطاعتِ الٰہی کا شعور دیتا۔

Marfat.com

وہ سرکارِ کلاں کہ جو ایسے ظلِ الٰہی ثابت ہوئے کہ جس کے سائے میں آکر اورتو اور خود خاندانِ اشرفیہ کی مایہ ناز ہستیاں بھی سکون و اطیمنان کا سانس لیا کرتیں تھیں۔

وہ سرکارِ کلاں جو نہ صرف مرجع عوام تھے بلکہ علمائے اعلام اور مشائخ عُظام بھی اپنی انتہائے نظر انہی کو سمجھا کرتے تھے۔

وہ سرکارِ کلاں جن کے بے مثال حُسن کردار، اخلاق وایثار کا اقرار خود اغیار بھی کیا کرتے

وہ سرکارِ کلاں کہ یادِ حق، تذکرہ ءاسلاف، خشیتِ الٰہی کا ذکر، واقعات صالحین اور پھر ان پر مسکراتے مسکراتے عالمانہ اور تصوفانہ نکات اور پند ونصائح نیز پاس انفاس کا احساس جنکی مجالس ومحافل کا طرہ ءامتیاز تھا۔

وہ سرکارِ کلاں کہ جنکی زندگی پر صداقت، صدیقی کی چھاپ اور عدالتِ فاروقی کا اثر تھا۔

وہ سرکارِ کلاں کہ جن کا نمونہ ءحیات گویا حیائے عثمانی کا پیکر اور قلب اطہر فیض باب العلم سے منور تھا۔ سرکارِ کلاں یعنی قبلہ ؑامال وآمانی، موردالطاف محبوب یزدانی، مظہر شوکت سلیمانی، مجمع علومِ روحانی، حضرت ظلِ سُبحانی، طریقت شعار، حقیقت آثار مرے مرشد برحق کہ جن کی بارگاہ میں جا کر ایمان کو تازگی اور روح کو بالیدگی ملی وہ آج ہم سے رخصت ہوئے۔

غلغلوں سے جس کے لذت گیراب تک گوش ہے
کیا وہ تکبیر اب ہمیشہ کیلئے خاموش ہے

وہ جواُن کی باتیں سنی تھیں یاد آنے لگیں۔ جامعہ نعیمیہ مراد آباد (یوپی) ہے اور حضور صدر الافاضل حضرت سید نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ والرضوان کا حجرہ خاص۔ علماء موجود ہیں اور ان کے بیچ مسند پر جلوہ گر حضرت سرکارِ کلاں! منظر ایسا ہے کہ جیسے چمکتے ستاروں کے درمیان چمکتا چاند۔ اپنے خادم سے فرمارہے ہیں کہ لاؤان سارے علماء کرام کو چائے پیش کرو

Marfat.com

دیکھو علماء کرام کا خاص خیال رکھا کرو یہ سب ہمارے دست و بازو ہیں۔

اکثر لوگ تشریف لے جا چکے ہیں مگر استاذِ مکرم فخر الاماثل حضرت علامہ مولٰنا مفتی محمد معین الدین صاحب قبلہ اشرفی شمسی سنبھلی مدظلہ العالی ابھی تشریف فرما ہیں۔ مسکرا کر حضرت قبلہ سے دریافت فرماتے ہیں ''بتایئے ''قم باذنی بڑا یا قم باذن اللہ بڑا اور حضرت مفتی صاحب قبلہ کی عادتِ کریمہ ہے کہ علوم و عرفان کا بحرِ عمیق[۱] ہونے کے باوجود بھی اپنے مشائخ کی بارگاہوں میں خاموش رہ کر سنتے ہی رہنے کو ترجیح دیتے ہیں چنانچہ سکوت اختیار فرمایا۔ تو پھر خود ہی اپنے انداز میں ارشاد فرمایا[۲] کہ قم باذنی بڑا ہے۔ یہی زیادہ طاقتور و با اثر ہے کیونکہ کبھی ایسا ہوا ہے کہ ''قم باذن اللہ '' کا ظہور خدا کے کسی نیک بندے کی زبان سے ہوا اور مردہ نہ اُٹھا اور جب 'قم باذنی کہا وہ اُٹھ کھڑا ہوا۔ بات یہ ہے کہ جب تک قم باذن اللہ کا ظہور تھا وہ زبان بھی

---

[۱] ''بحرِ عمیق'' کہنا یہ فقط ایک شاگرد کی عقیدت اپنے استاذ کیلئے نہیں بلکہ اس بات کا اعتراف تو خورد و کلاں اپنے اور دوسرے سبھی کرتے ہیں۔ حضرت مفکر ملت، پیر طریقت سید محمد حسن مثنیٰ انور اشرفی جیلانی شہزادہ حضور محدثِ اعظم ہند کچھوچھوی کو میں نے بہت ہی کم دیکھا کہ علماء معاصرین میں سے کسی کے علم و فضل تقویٰ و طہارت سے متاثر ہو کر اپنی مجالس میں اس کا ذکر بھی کرتے ہوں مگر حضرت مفتی صاحب قبلہ کے لئے بارہا فرماتے ہوئے سنا ''ہمارے مفتی صاحب کی مثال تو اس زمانہ میں کوئی چراغ لیکر ڈھونڈے تو وہ نہ ملے وہ تقویٰ، وہ طہارت، وہ توکل وہ قناعت، وہ صبر و رضا، وہ علم و فضل، تحقیق و تدقیق اور پھر ایسی سادگی۔ اللہ اللہ! خاموش بیٹھے ہوں تو اجنبی سمجھ نہ سکے کہ کوئی عظیم مفتی بیٹھا ہے۔ مگر ذرا سا کوئی مسئلہ چھیڑ دیجئے یا کبھی تھوڑا سا کریدڈالئے تو بھلا پھر بِل ہے کسی کی کہ بول سکے۔ بس ایک سمندر ہے جو جوش کھا رہا ہے اور موتی لُٹا رہا ہے۔ مزید فرمایا کہ حضرت سرکارِ کلاں علیہ الرحمۃ الرضوان تو ہمارے مفتی صاحب کو بہت چاہتے تھے۔ جہاں گھر میں کوئی نئی چیز تیار ہوئی بس مفتی صاحب کو یاد فرمایا۔ عموماً فرمایا کرتے ہمارے مفتی صاحب اسلاف کے نمونہ ہیں۔ حضرت مفتی صاحب قبلہ کو شمس العلماء بدر الفضلاء حضرت علامہ مفتی قاضی شمس الدین جونپوری علیہ الرحمۃ (مصنف قانون شریعت وغیرہ) سے خصوصی شرف تلمذ حاصل ہے بلا شک آپ حضور شمس العلماء کے علمی فیضان کے کامل مظہر ہیں اور حضور ہی کی طرف نسبت سے آپ اپنے کو شمسی لکھتے ہیں۔ اس وقت آستانہ عالیہ حضور محدث اعظم ہند میں دار الافتاء و القضاء کی مسندِ

Marfat.com

بندے کی تھی اور قول بھی بندے کا اور جب بندہ کی زبان سے معرفت وحقیقت کے سمندر میں ڈوب کر اور فنافی اللہ وبقاباللہ کی منزلوں سے ہمکنار ہو کر قم باذنی کا ظہور ہوا تو گویا وہ شجر موسیٰ کی اعلیٰ مثال بن گیا یعنی زبان اس کی تھی اور قول خدا کا۔ چنانچہ مردہ اُٹھ کھڑا ہوا کہ ظاہر ہے قولِ خدا قولِ عبد سے اعلیٰ تر اور قوی تر ہے۔

راقم الحروف جب یکم اپریل ۱۹۹۳ء مطابق ۷ شوال المکرم ۱۴۱۳ھ کو اپنے استاذِ مکرم کے ساتھ آپکے درِ اقدس پر اس غرض سے حاضر ہوا کہ شرفِ ارادت تو پہلے ہی حاصل ہے لاؤ شرفِ تلمذ بھی حاصل کر کے اپنے کو اس سندِ حصول سے بھی مشرف کر لیا جائے کہ جس کی اجازت حضرت سرکارِ کلاں کو انکے استاذِ مکرم حضور صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ نے فرمائی تھی۔ اور آپ مجاز تھے اپنے استاذِ گرامی امام العلماء سند الکبراء حجۃ الاسلام، شیخ الکل حضرت علامہ

صدارت پر رونق افروز ہیں۔ اور عوام وخاص سب کو اپنے فیضانِ علم سے بہرہ ور فرما رہے ہیں۔ (تفصیلی حالات انشاءاللہ تعالیٰ بعد میں)

:۔ حضرت کے فرمان کو فقیر راقم الحروف نے اپنے الفاظ میں تحریر کیا ہے۔ اچھا خاصا وقت گذر گیا اس لئے بعینہ وہی الفاظ مستحضر نہ رہ سکے۔ (اشرفی غفرلہ)

نمبر ا:۔ یہ فقیر اشرفی ربہ القوی دار العلوم اہلسنت جبل پور مدھیہ پردیش میں خدمتِ تدریس پر مامور تھا۔ حضرت علامہ مفتی محمد قمر عالم صاحب قبلہ رفاقتی اشرفی شیخ الحدیث کے عہدہ پر جلوہ گر تھے اور یہ حقیر نیابت میں رہ کر خدمتِ درس انجام دیا کرتا تھا۔ (۱۲ منہ غفرلہ)

نمبر ۲:۔ حضرت صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ والرضوان یعنی صاحبِ تفسیر ''خزائن العرفان'' برحاشیہ کنز الایمان اور مصنف اطیب البیان فی ردِ تقویۃ الایمان وغیرھما کی ولادت باسعادت ۲۱ صفر اور بقول دیگر ۱۲ صفر ۱۳۰۰ھ مطابق ۲۴ دسمبر ۱۸۸۲ء بروز یکشنبہ یو۔ پی (انڈیا) کے مشہور شہر مراد آباد میں ہوئی۔ (مقدمہ اطیب البیان صفحہ ۱۲۳۔۱۲۷) ۴ سال کی عمر میں رسمِ بسم اللہ خوانی ادا کی گئی۔ ۸ سال کی مختصری عمر میں حفظ قرآن پاک فرمایا اور بیس سال کی عمر مبارک میں جملہ علوم عقلیہ ونقلیہ کی تکمیل اور فتویٰ نویسی کی مشق فرمائی ۱۳۲۰ھ میں دستارِ فضیلت سے نوازا گیا اس مبارک موقع پر آپکے والدِ گرامی حضرت علامہ معین الدین نزہت مراد آبادی علیہ الرحمۃ نے یہ تاریخی قطعہ ارشاد فرمایا۔

Marfat.com

گل محمد خاں افغانی ثم مراد آبادی کی طرف سے اور آپ مجاز تھے اپنے استاذِ گرامی خاتم المحققین، رئاس المتقین صدر الشریعہ حضرت علامہ سید محمد مکی خلواتی خطیب و مدرس مسجد حرام (مکہ مکرمہ زادھا اللہ شرفا) کی طرف سے اور آپ مجاز تھے والدِ گرامی صدر المحققین، تاج الشریعہ حضرت علامہ سید محمد کتبی خطیب و امام و مدرس مسجد حرام (مکہ مکرمہ زادھا اللہ شرفا) کی طرف سے۔

اور وہ مجاز تھے اپنے والد گرامی رءاس الافقہاء العلماء سند الاتقیاء حضرت علامہ سید محمد بن حسین کتبی مفتیءاحناف مکہ مکرمہ کی طرف سے اور وہ مجاز تھے اپنے استاذ گرامی امام الفقہاء خاتم المحققین حضرت امام سید احمد طحطاوی محشی درمختار و مراقی الفلاح کی طرف سے رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور حضرت امام طحطاوی کی سند کتب جلیلہ رفیعہ میں مرقوم و مذکور ہے۔

چنانچہ یہ فقیر اشرفی بارگاہ پیرو مرشد میں حاضر ہوا حضرت سرکار کلاں نے پہلے تو بخاری شریف کی پہلی حدیث کا درس دیا جس میں تسمیہ اور حدیث انما الاعمال بالنیات سے متعلق وہ عالمانہ اور صوفیانہ نکات بیان فرمائے کہ جن سے ''العلم فی الصدور لافی السطور'' کی تصدیق ہو رہی تھی اور پھر آخری حدیث کو اپنے ساتھ ساتھ پڑھوا کر اس پر سیر حاصل گفتگو فرمائی بعد ازیں فاتحہ ہوئی اور شیرینی تقسیم کی گئی اور پھر حضرت مفتی صاحب قبلہ کی وساطت سے سندِ حدیث عطا فرمائی۔

ہے میرے پسر کو طلباء پر وہی تفضیل ستاروں میں رکھتا ہے جو مریخ فضیلت
نزہت نعیم الدین کو یہ کہہ کے سنا دے دستارِ فضیلت کی ہے تاریخ فضیلت

بیعت و ارادت اور مثالی خلافت حضرت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین اشرف المشائخ اعلحضرت سید علی حسین کچھوچھوی اشرفی جیلانی سے حاصل تھی۔ نیز تمام اہلسنت مجدد دین وملت اعلحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی سے بھی شرف خلافت حاصل تھا۔ ۱۸ ذی الحجہ ۱۳۶۷ھ یعنی سڑسٹھ ۶۷ سال کی عمر شریف میں داعی اجل کو لبیک کہا آفاقی شہرتوں کا حامل آج کا جامعہ نعیمیہ جو کبھی اس دور میں مدرسہ انجمن اہلسنت کہا جاتا تھا آپ کی یاد کو روز تازہ کرتا رہتا ہے۔ صحن مدرسہ ہی کی ایک جانب کو آپ کا مزار پُر انوار فیض رساں خاص و عام ہے۔ حکیم الامت مفتی احمد یار خان صاحب محدث اعظم پاکستان سردار احمد خان صاحب، صدر العلماء سید غلام جیلانی میرٹھی، مجاہد ملت حضرت حبیب الرحمان صاحب، ضیاء الامت پیر کرم شاہ الازہری صاحب جیسے نامور شاگردوں کی ایک ہی فہرست ہے۔ خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

Marfat.com

وہ سارے تصورات ذہن وفکر پر تازہ ہوگئے۔ وہ مسکرا کر کبھی پوچھنا یاد آنے لگا کہ بتایئے کہ بسم اللہ کی ''با'' کو کھینچ کر کیوں لکھتے ہیں جبکہ بزید وغیرہ کی ''با'' کو اس طرح نہیں لکھا جاتا؟ اور جواب میں کچھ یوں ارشاد فرمانا کہ ''بسم اللہ'' کی ''با'' گویا زبان حال سے کہہ رہی ہے کہ دیکھا میں تو پست قد ہی تھی مگر ''اسم اللہ'' کے دامن سے لپٹنے کا یہ صلہ ملا کہ پستی بلندی سے تبدیل ہوگئی۔ بھلا میں بلند تھی کہاں؟ یہ تو ''اسم اللہ'' سے وابستگی کا صدقہ ہے کہ سربلندی ملی۔ تو اس دنیا کے پست مرتبہ اور بے قدر و بے وقار لوگو اگر تم بھی سرنامی اور رفعت و بلندی چاہتے ہو تو اسی سے وابستہ ہو جاؤ کہ جس سے میں ہوئی پھر نتیجہ میں جو فیضان مجھے ملا تمہیں بھی ملے گا۔ وغیرہ، وغیرہ۔

اس طرح کی کتنی یاداشتیں تھیں جو اس وقت ذہن وفکر پر چھائی تھیں۔ یہ بات نہیں کہ پیرومرشد کے وصال کا اثر صرف فقیر ہی کے قلب وجگر پر تھا۔ نہیں بلکہ جتنے بھی شرکائے سفر تھے سب کے چہروں پر کچھ ایسا ہی اثر نظر آرہا تھا نہیں نہیں! ایک میں کیا؟ میرے رفقاء سفر کیا نہ معلوم کتنے باعظمت دل ہونگے جو ان کی یاد میں مغموم۔ نہ معلوم کتنی آنکھیں ہوں گی جو ان کیلئے اشکبار اور بالخصوص لاکھوں وہ اہلِ ارادت واہلِ عقیدت کہ جو ان کے دامنِ کرم سے وابستہ تھے ان کو تو یہ ضرور آہ! بھر کے یہ کہنے کا حق حاصل ہے

دردوغم حیات کا درماں چلا گیا
وہ خضر عصر عارف دوراں چلا گیا

Marfat.com

حضرت سرکارِ کلاں کے طرزِ حیات کی کچھ جھلکیاں

مت سہل انہیں جانو پھرتا ہے فلک برسوں ۔۔۔ تب خاک کے پردے سے انسان نکلتے ہیں

ہو اگر خودنگر وخودگر وخود گیر خودی ۔۔۔ یہ بھی ممکن ہے کہ تو موت سے بھی مر نہ سکے

عام ہیں اس کے تو الطاف شہیدی سب پر ۔۔۔ تجھ سے کیا ضد تھی اگر کسی قابل ہوتا

اللہ رب العزت اپنے مبارک کلام بلاغت نظام میں ارشاد فرماتا ہے۔ اِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ج اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ج سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ. (ال عمران نمبر ۱۹۱)

ترجمہ: بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کی باہم بدلیوں میں نشانیاں ہیں عقلمندوں کیلئے جو اللہ کی یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور آسمان اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں۔ اے رب ہمارے تو نے یہ بیکار نہ بنایا۔ پاکی ہے تجھے تو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔ (کنز الایمان)

قبل اس کے کہ اپنے مطلب وموضوع کی طرف آئے ذرا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آیتِ کریمہ کے تعلق سے کچھ عرض کر دیا جائے اسی ایتِ کریمہ کے تحت حضرت شیخ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ والرضوان نے اپنی کتاب تفسیر روح البیان جلد نمبر ۴ صفحہ نمبر ۱۴۵ پر جو بیان فرمایا ہے۔ اس کے مفہوم کو اپنے الفاظ میں بیان کیا جاتا ہے۔ حضرت عطاء ابنِ ابی رباح کا فرمانا ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبیداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ہمراہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی بارگاہ میں حاضر ہوا اسلام اِذن پیش کیا فرمایا کون لوگ ہیں؟ عرض کیا عبیداللہ بن عمر! فرمایا خوش آمدید! خوش آمدید! عبیداللہ کیا بات ہے آنا جانا کم کر دیا ہے؟ عرض کیا "زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا" (یہ حدیثِ رسول ﷺ بھی ہے مطلب یہ تھا کہ اے ام المومنین ناغہ کر کے

Marfat.com

آنے میں محبت زیادہ ہو جاتی ہے۔) ابھی یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ہم لوگ فی الحال کوئی اور بات پوچھنے آئے ہیں۔ اے حضرت ام المومنینؓ رسول اللہ ﷺ کی جو بات آپ کو عجیب تر لگی ہو برائے مہربانی وہ ہم سے بیان فرما دیجئے۔ ''فَبَکَتْ بُکَاءً شَدِیدًا'' یہ سنکر بہت روئیں۔ پھر فرمایا اے ابنِ عمر! تو اپنے آقا ﷺ کے دو ایک کام کو ہی تعجب خیز شمار کرتا ہے ارے ''کُلُّ امرہٖ عجیب'' ان کی تو ہر ادا نرالی اور ہر بات انوکھی تھی۔ سنو! ایک شب میرے ہاں جلوہ افروز تھے کہ اچانک فرمانے لگے ''یا عائشة ائذنی لی ان اتعبّد لربی'' عائشہ! کیا تمہاری اجازت ہے کہ میں اپنے رب کے حضور عبادت کرلوں؟ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! قسم اللہ کی دل تو یہی چاہتا ہے کہ بس آپ کا قرب رہے مگر جو آپ کی پسند وہی ہماری پسند ہے۔ بطیب خاطر آپ کو میری طرف سے اجازت ہے یہ سن کر پانی کی ایک مشک کے پاس تشریف لے گئے وضو فرمایا پھر قیام فرمایا اور کھڑے کھڑے رونے لگے اتنا روئے اتنا روئے کہ اشک مبارک سینہ تک جا پہنچے حتی کہ آپ نے داہنی کروٹ پر ٹیک لگائی اور اپنے داہنے دست مبارک کو اپنے رخسار مبارک کے نیچے رکھا پھر رو دیئے یہاں تک کہ اشک مبارک کی لڑیاں زمین پر گرنے لگیں رات یونہی گذری حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذانِ فجر کہنے کے بعد بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے آپ کو اشک بہاتے دیکھا عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ کیوں آنسو بہاتے ہیں؟ جبکہ آپ کے اللہ نے تو آپکے سبب آپکے اگلے پچھلوں کے گناہوں کو معاف فرما دیا ہے ارشاد فرمایا ''یا بلال افلا اکون عبداً شکوراً ومالی لا ابکی وقد انزلت عَلَیَّ اللیلة ان فی خلق السمٰوات والارض.......... فقنا عذاب النار ویل لمن قرأها ولم یتفکر فیها.''

بلال! کیا میں شکر گذار بندہ نہ بنوں؟ اور میں (اس شکرانہ میں) کیوں نہ روؤں جبکہ مجھ پر آج کی رات یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ہے اور پھر آپ نے آیت کریمہ کو آخر تک تلاوت کر کے فرمایا ہلاکت ہے اس کیلئے کہ جو اس کو پڑھے اور اس میں غور نہ کرے ۱۲۔

Marfat.com

اشکباری ءمژگاں پہ برسے درود　　سلک دُرِ شفاعت پہ لاکھوں سلام
خندہء صبح عشرت پہ نوری درود　　گریہ ءابرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیتِ کریمہ کے اندر ''یذکرون'' کے ضمن میں جو ''ذکر'' کا تذکرہ ہے اس سے مراد کیا ہے؟ آیا ذکرِ خاص یا ذکرِ عام اس کے متعلق سید المفسرین حضرت ابنِ عباس کی بیان کردہ تفسیر سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کے نزدیک اس سے مراد ذکرِ خاص یعنی ''نماز'' ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ترتیب مذکور کے اعتبار سے نماز ادا کریں جب تک حالت قیام پر قدرت و طاقت رہے تو کھڑے ہو کر ورنہ بیٹھ کر اور اگر بیٹھ کر بھی نہ پڑھ سکیں تو لیٹ کر اور یہاں ان تین حالتوں کا ذکر فقط انسان کے غالب احوال کے پیشِ نظر ہے ورنہ مراد یہ ہے کہ ہر حالت میں جیسے اس مرادِ کی طرف اشارہ حضرت علامہ جلال الدین سیوطی نے ''ای فی کل حال'' سے تفسیر فرما کر کیا ہے۔ بہر حال نماز مردِ مسلم عاقل بالغ سے کسی بھی حالت میں کبھی بھی ساقط نہیں۔

یا پھر آیتِ کریمہ میں ''ذکر'' سے مراد ذکرِ عام ہے خواہ وہ تلاوت، قرآن کی شکل میں ہو یا دیگر اوراد و وظائف کی صورت میں۔ نیز پھر وہ ذکر ۱ باللسان ہو ذکر ۲ بالجنان یا ذکر بالارکان یعنی زبان سے ہو یا دل سے یا دیگر اعضائے جسمانیہ سے۔ خواہ اعلانیہ ہو یا خفیہ، بر سر مجلس ہو یا گوشہء تنہائی میں سب کو شامل ہے۔ ہاں ہمارے اسلاف نے ان اقسام میں سے ہر قسم پر عمل کر کے دکھایا ہے۔

ہر جگہ ذکر ہے اے واحد و یکتا تیرا　　کون سی بزم میں روشن نہیں اکا تیرا
ہر سحر نغمہء مرغانِ نو اسنج کا شور　　گونجتا ہے ترے اوصاف سے صحرا تیرا
سچ ہے انسان کو کچھ کھو کے ملا کرتا ہے　　آپ کو کھو کے تجھے پائے گا جویا تیرا
ہیں تیرے نام سے آبادی و صحرا آباد　　شہر میں ذکر تیرا دشت میں چرچا تیرا

(حضرت حسن بریلوی)

Marfat.com

نمونہءحیات

اب ہم ذکر کریں گے کہ اس آیتِ کریمہ کے فیضِ نور سے کس طرح حضرت سرکارِ کلاں کی حیاتِ مبارکہ نے فیض پایا تھا اور اس ضمن میں ان کی زندگی کے چشم دیدہ اور شنیدہ صرف دو ایک گوشوں کا ہی ذکر کیا جائے گا تا کہ ان کی حیاتِ مبارکہ کا ایک نمونہ بھی سامنے آجائے اور بات زیادہ لمبی بھی نہ ہونے پائے۔ یہ خیال رہے کہ ذکرِ خدا اور رسول ﷺ بصدقِ دل کسی بھی نہج کا ہو بہر حال دنیاوی مصائب و آلام، جملہ تکالیف سے نجات دلانے کا اثر رکھتا ہے اور سکونِ قلب میسر کرنے کی صلاحیت بھی چاہے ذکر کرنے والے کا دل بالکلیہ دنیوی آلائشوں سے ابھی پاک بھی نہ ہوا مگر وہ عظیم المرتبت حضرات کہ جنکی عقلیں دنیا کی تمام تر غفلتوں اور کدورتوں سے پاک اور خیالات فاسدہ اور تصورات بیہودہ سے بالکل صاف شفاف ہوا کرتی ہیں اور جن کے قلوب خشیتِ الٰہی سے پُر اور عرفانِ الٰہی سے معمور ہوا کرتے ہیں تو پھر اس ذکر میں مزا اور اس عبادت کی لذت کیا ہوتی ہے؟ اس کو تو حقیقتاً وہی بتا سکتے ہے جو خود مقرب بارگاہِ پروردگار پُر وقار مگر دشوار گزار ان راہوں کے مسافر ہوں ہم جیسے دنیا کے پھندوں میں پھنسے ہوئے لوگوں کی رسائی تو اس راہ کے غبار کے کسی ذرہ تک بھی متصور نہیں۔ ہاں مگر انہیں کے واقعات اور انہیں کی حکایات سے اس لذت کا اندازہ ضرور لگایا جا سکتا ہے۔ وہ ایسی ہی لذت عبادت کی اثر آفرینی تو تھی کہ شیرِ خدا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ران میں پیوست تیر جھٹکے سے نکال دیا گیا۔ اور آپ نے جنبش تک نہ کی ۔اس سرمستی ووارفتگی کو بھلا لذتِ عبادت کی عنائت نہ کہیں تو کیا کہیں؟ کہ صحابی رسول ﷺ میدانِ جنگ میں بوقت شب نماز پڑھتے پڑھتے کسی دشمن کی طرف سے سنسناتے تیروں کو پے در پے برداشت تو کرتے رہے مگر نماز کو توڑنا پسند نہ فرمایا۔ اور حضرت رابعہ بصریہ کے آنکھ کے ڈھیلے میں بحالت نماز ایک خطرناک کانٹا چبھا اور اسے سخت زخمی کر دیا مگر آپ کو اس وقت ذرہ برابر احساس تک نہ ہوا۔ آخر وہ عبادت کی لذتوں کی شراب طہور ہی کا تو اثر تھا کہ جس سے سرشار ہو کر حضورِ

Marfat.com

غوثِ اعظم دستگیر اور حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما پوری پوری راتیں بحالت قیام ذکرِ خدا میں گزار دیتے اور دن کو بھی نہ کوئی تھکن اور نہ اکتاہٹ نہ سستی نہ ہی کساہٹ۔

ہاں مگر اتنی بات تو یہ بھی تسلیم کرنی پڑے گی کہ لذتِ عبادت اور خشوع وخضوع کے بھی مراتب ہیں۔جس کا عرفان خداوندی جس منزل کا اس کا خضوع خشوع بھی اسی اعتبار سے۔جو قربِ خداوندی کے جن درجات پر متمکن لذات عبادات بھی اسی اعتبار سے۔بس اس طرح فرق مراتب کا بھرپور لحاظ وپاس کرتے ہوئے فقیر عرض یہ کرنا چاہتا ہے حضرت سرکار کلاں کے حالات سے بھی پتہ چلتا ہے کہ وہ بھی ذوقِ اطاعت وعبادت اور لذت ذکر وفکر کے آشنا تھے۔

ذرا خیال تو کیجئے لکھنوء کی سرزمین ہے اور حضرت وہاں کسی ہسپتال میں زیرِ علاج، نقاہت کا عالم، ڈاکٹر کی طرف سے ہلنے جلنے کی بالکل ممانعت مگر قربان جایئے اس ذوقِ عبادت پہ کہ اللہ کے اس نیک بندے نے نماز باطریقہء احسن وہاں بھی ادا فرمائی۔وہ ڈاکٹر کا حق تھا جو اس نے ادا کر دیا اور یہ حضرت کے اعتماد ویقین کی قوت تھی ایسی نازک حالت میں بھی یہ ثابت کر دکھایا کہ صحت یاب کرنا نہ کرنا یہ تو رب قادر وقیوم کے دستِ قدرت میں ہے مگر خدائے بزرگ وبرتر کے فرض کردہ اس اہم فریضہ کو تو ہرگز نہ ترک کیا جائے گا۔یہی نہیں بلکہ دیکھنے والوں نے بتایا کہ حتی المقدور اوراد ووظائف بھی بجالائے۔

اور یہ تو اس فقیر غفرۂ القدیر کا چشم دیدہ ہے کہ جب یہ حقیر ماہِ رمضان ۱۴۱۶ھ کی تعطیلات میں اپنے استاذِ مکرم،فقیہ ملت،یادگارِ سلف،فخر الاماثل حضرت علامہ مولٰنا حافظ وقاری مفتی معین الدین صاحب قبلہ اشرفی سنبھلی مدظلہ العالی کی خدمت بابرکت میں بغرض استفادہء مزید ۲۰۔۲۲ دن حاضر رہا تو اس موقع پر سب سے زیادہ حضرت سرکارِ کلاں کی مجالسِ مقدسہ میں بیٹھنے کا موقع ملا اور کبھی کبھی حضرت کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کا بھی شرف حاصل ہوا اس وقت حضرت کو گھٹنے کے درد کی سخت تکلیف تھی اوپر سے جسمانی کمزوری جیسا کہ اس عمر کا تقاضا ہوتا ہے۔بالکل صاف ظاہر تھی طبیب کے علاوہ اہلِ خاندان کے مشورے گھر ہی رہ کر یا پھر مسجد جا کر یا

Marfat.com

پھر بیٹھ کر نماز پڑھنے سے متعلق تھے۔مگر جب تک یہ فقیر رہا اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ اس ناسازگیءطبیعت اور اس جسمانی نقاہت اور درد کی حالت شدت میں بھی نماز کو مسجد میں آکر بجماعت ادا فرمایا اور حالتِ قیام کو ترک بھی نہیں فرمایا۔ نیز اورادووظائف ومعمولات میں سرمو فرق بھی نہ آیا۔گویا کہ انکا ''انجذاب الی اللہ اور عشقِ رسول ﷺ سے بھرپور وجود سرور کیف ومستی میں یوں گنگناتا نظر آتا ہے۔

درد سے جو بھری نہ ہو زندگی زندگی نہیں — حرص بلاخصوص کی بندگی بندگی نہیں

جسم اگرچہ تھک گیا روح کا زور بڑھ گیا — راہِ تلاش یار کی ماندگی ماندگی نہیں

وہ بھی کیا پرکیف منظر تھا اور کیسا روحانی سماں! آج بھی جب خیال آتا ہے تو روح جھوم اٹھتی ہے اور اس حسین نظارہ کی خوشبوئے تصور مشامِ جاں کو معطر کر جاتی ہے۔اس منظر کو تصور نے لاکر اتنا قریب کر دیا ہے کہ گویا وہ سب ابھی ہو رہا ہے۔اسے دیکھ رہا ہوں اور اس طرح لکھ رہا ہوں کہ اسی رمضان ۱۴۱۶ھ کی ایک رات ہے عشاء کا وقت ہے اور مسجد کچھوچھہ مقدسہ یعنی ''مختار المساجد'' نمازیوں سے بھری ہے۔صفِ اول میں یہ بالکل امام کے پیچھے گویا اس کی پشت پناہی کرتے ہوئے تشریف فرما ہیں حضور سرکار کلاں۔اور آپ کے بالکل برابر میں آپ ہی کے اشارہ پر فرض عشاء پڑھا کر کھڑے ہو چکے ہیں۔حضرت مفتی صاحب قبلہ اشرف سنبھلی سنت ونفل سے فراغت کے بعد اب نمازِ تراویح میں قرآن مجید سنانے کو آگے بڑھے ہیں شہزادہءغازیءملت یعنی حافظ وقاری مولنٰا سید محمد نورانی میاں۔جن کا سامع بھی کوئی ایسا ویسا نہیں بلکہ اپنے دور کا مشہور فقیہ حضرت مفتی صاحب قبلہ سنبھلی ہیں اور ان کے علاوہ مسجد میں موجود دیگر مقتدیان؟ ان کے بارے میں تو بس پوچھتا رہے کوئی! لگتا ہے کہ جیسے اسلام کے بحرِ ذخار نے جوش مارا ہے اور اپنے سینے میں چھپے کچھ لعل طرحدار اور گوہر ابرار نکال کر سفینہءمسجد میں بکھیر دیے ہیں اور پھر گویا مسجد کی اولین دوصفوں کی دولڑیوں میں بڑی خوبصورتی سے پرو دیے گئے ہیں۔یہ دو صفیں کیا ہیں؟ کیا کہوں! گویا رشکِ ثریا اور فخر ثوابت، جسن درمختار جن سے ہویدا اور رونق اقمار جن سے

Marfat.com

آشکار۔ اور کیوں نہ ہو کہ باغِ رسالت کے ارغوانی پھولوں پر مشتمل یہ انجمن جس کو رشک چمن کہوں تو کم، فخرِ جنّن کہوں تو کم۔ اور ان میں بعض کی مہک تو اتنی پر اثر کہ ھموم وغمن ہوں تو کافور۔ محن و فتن ہوں تو پرے کے پرے دور۔ انہیں میں سے ایک وہ بالکل سامنے تشریف فرمائیں رئیس المحققین شیخ الاسلام والمسلمین حضرت سید محمد مدنی میں صاحب قبلہ اشرفی جیلانی جانشین حضور محدث اعظم ھند علیہ الرحمۃ والرضوان۔ اور اسی صف میں تشریف فرمائیں یہ خلف اکبر حضور سرکارِ کلاں شیخ طریقت وشریعت حضرت علامہ سید محمد اظہار میاں صاحب قبلہ اشرفی جیلانی اور ادھر بالکل صف کے آخر میں تشریف فمائیں مفکرِ ملت ماہر شعر وسخن حضرت پیرِ طریقت سید محمد حسن مثنّی انور قبلہ اشرفی جیلانی۔ اگر چہ حضرت کو بھی کچھ گھٹنے کے درد کی شکایت ہے مگر پھر اپنی ہمت سے جماعت میں شامل ہیں اور یہ بالکل ان کے قریب حضرت پیر طریقت حکیم سید قطب میاں صاحب قبلہ اشرفی جیلانی اور وہیں کہیں غازیٔ ملت شہنشاہِ خطابت حضرت ہاشمی میاں صاحب قبلہ اشرفی جیلانی اور اس فقیر کاتب حروف کی داہنی طرف تشریف فرمائیں سحبان الھند فاضل جلیل حضرت علامہ سید محمد راشد میاں صاحب قبلہ اشرفی جیلانی نبیرۂ حضور محدث اعظم ھند اور بس کچھ ہی دوری پر یہ پیر طریقت حضرت علامہ مولانا سید محمد انوار میں صاحب قبلہ اشرفی جیلانی فرزند دلبند حضور سرکارِ کلاں اور ان کے کچھ ہی بعد یہ تشریف فرمائیں سرکارِ کلاں کے ایک اور چہیتے فرزند حضرت پیر طریقت سید محمد احمد میں صاحب قبلہ اشرفی جیلانی (والدِ گرامی حضرت علامہ سید محمد احسن میں صاحب قبلہ بلیکبرن یو۔ کے) حضرت پیر طریقت سید محمد محمود میاں صاحب قبلہ اشرفی جیلانی نبیرۂ حضور سرکارِ سرکارِ کلاں ہوں یا ان کے اور برادران یا خاندان کے دیگر سادات کرام سب کے تو نام بھی یاد نہیں مگر اور بہت ہیں جو تشریف فرمائیں۔

تراویح شروع ہوئیں اور ختم بھی ہوگئیں مگر پتہ بھی نہ چلا۔ اب ختم تراویح کے بعد اگر سرکارِ کلاں سب حاضرین سے یہ فرمادیں کہ تھکان بہت زیادہ ہوگئی ہے اب آپ لوگ کل ملاقات کیجئے گا تو بات کوئی بیجا نہیں بلکہ حالت کے بالکل مطابق ہو جاتی مگر نہیں چہرے پر وہی بشاشت کہ

Marfat.com

تھکان کا ذرہ برابر احساس نہیں ہوتا'' بلکہ اپنی نشست گاہ پر جا کر بعض مخصوص حضرات کی چائے سے ضیافت خود اپنے ہی دستِ مبارک سے فرمائیں گے۔ یہ سب ہو جانے کے بعد ماہِ رمضان مبارک کے کچھ مخصوص اوراد و وظائف ہیں ان کا ورد ابھی باقی ہے۔ اور ورد کے بعد بھی بستر استراحت پر تشریف لیجانے میں ایک نیت یہ ہے کہ کچھ نیند آ جائے تو نمازِ تہجد کا جواز پیدا ہو جائے وہی نمازِ تہجد کہ جو سید المرسلین و اولیائے کاملین کا معمول رہی اور جو رب کی طرف قربت کا ذریعہ بھی ہے گناہوں کو مٹانے والی بھی نیز آئندہ گناہوں سے بچانے والی بھی۔ اللہ کے رسول ﷺ نے اسی نماز پر ابھارتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا۔

عَلَیکُم بِقِیَامِ اللَّیلِ فَاِنَّہ دَاءِبُ الصَّالِحِینَ قَبلَکُم وَھُوَ قُربَۃٌ لَکُم اِلٰی رَبِّکُم وَمُکَفِّرَۃٌ لِلسیاٰت وَ مُنھَاۃٌ عَنِ الاِثمِ۔

ترجمہ: قیام اللیل کو اپنے اوپر لازم کرلو کہ یہ اگلے نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور تمہارے رب کی طرف قربت کا ذریعہ اور سیأت کا مٹانے والا اور گناہوں سے روکنے والا (مشکوٰۃ)

قرآن کریم میں نوافل و تہجد پڑھنے والوں کا تذکرہ فرمایا گیا ہے اکیسویں پارہ میں صورت سجدہ کے دوسرے رکوع میں اس طرح ذکر فرمایا

تَتَجَافیٰ جُنُوبُھم عن المَضَاجِعِ یدعون رَبَّھُم خَوفاً وَّ طَمعاً

ترجمہ: یعنی شب میں ان کے پہلو بستروں سے علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ ناراضگی کے خوف اور رحمت کی طمع میں اپنے رب کی عبادت کرتے ہیں (نظامِ شریعت صفحہ ۲۳)

اور ایک جگہ یوں ارشاد ہے۔ وَالَّذِینَ یَبِیتُونَ لِرَبِّھِم سُجَّداً وَّ قِیَاماً

یعنی اور جو راتیں گذاریں اپنے پروردگار کیلئے سجدہ کرتے قیام کرتے (معارف القرآن)

اسی نمازِ تہجد کے فضائل بیان کرنے کے بعد اس کے پانے کی شرطوں کا ذکر فرماتے آقائی و مولائی امام النحو صدر العلماء علامہ سید محمد غلام جیلانی میرٹھی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب نظام

Marfat.com

شریعت میں رقم فرماتے ہیں شب میں بیدار ہو کر عبادت میں مشغول ہونا بہت دشوار ہے مگر جو لوگو مندرجہ ذیل شرائط کے پابند ہوتے ہیں۔ انکو ہر شب یہ دولت حاصل ہوتی ہے اس کے اصول کے واسطے چار شرطیں ظاہری ہیں اور چار باطنی۔ ظاہری یہ ہیں (۱) کم کھانا کہ زیادہ کھانے سے پانی زیادہ پیا جائے گا جس سے نیند غالب ہو جائے گی اور شب میں اٹھنا گراں ہوگا (۲) دن میں اس قدر شاق کام نہ کرے جس سے اعضاء میں ماندگی اور اعصاب میں کمزوری پیدا ہو جائے اس لئے کہ اس سے بھی نیند کا غلبہ ہوتا ہے (۳) دن میں قیلولہ ترک نہ کرے کہ قیام شب میں مدد پہنچانے کے واسطے مسنون ہے (۴) تمام شرطوں سے اہم شرط یہ ہے کہ گناہوں کا ارتکاب نہ کرے کہ اس سے قلب میں قساوت پیدا ہوتی ہے جو بندے اور اسباب رحمت کے درمیان حائل ہو جاتی ہے امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں ایک گناہ کے باعث پانچ مہینے تک قیام شب سے محروم رہا لوگوں نے دریافت کیا کہ وہ گناہ کیا ہے؟ فرمایا کہ میں نے ایک شخص کو روتے دیکھکر اپنے دل میں کہا کہ یہ ریا کار ہے، باطنی شرطیں یہ ہیں (۱) قلب کو کینۂ مسلم سے پاک اور فضول افکار دنیوی سے صاف رکھے ورنہ بیداری نصیب ہوئی تو بحالت نماز یہی خیالات قلب میں آئیں گے (۲) قلب میں خوف الٰہی کے ساتھ آرزوں کی کمی ہو (۳) آیات قرآنی واحادیث نبوی اور اسلاف کے مقالات سے قیام شب کی فضیلت معلوم کرے تاکہ رغبت مستحکم ہو جائے، حب الٰہی اور یہ اعتقاد رکھے کہ میں اپنے رب سے مناجات کر رہا ہوں اور وہ میرے احوال پر مطلع ہے یہ باطنی شرطوں میں سے سب سے اہم شرط ہے (نظام شریعت صفحہ ۴۹)

مندرجہ بالا شرائط میں سے جو ظاہری شرطیں ہیں ان کے بارے میں یہ فقیر اپنی محدود معلومات کی روشنی میں عرض کرتا ہے کہ بلاشک حضرت سرکار کلاں مذکورہ بالا تمام تر شرائط ظاہری کے جامع تو تھے ہی اب رہی بات صنف ثانی یعنی شرائط باطنی کی تو ظاہر ہے کہ ظاہر باطن کا آئینہ دار ہوتا ہے،، الاِنَاءُ یَترَشَّحُ بِمَا فِیہِ کی روشنی میں احوالِ ظاہری سے بھی احوال باطنی کا پتہ اچھی طرح لگایا جاسکتا ہے۔ چنانچہ فقیر کو جن مجالس ومحافل دینیہ میں بیٹھنے کا موقع ملا ان میں سے

Marfat.com

حضرت سرکارِ کلاں کی محفل ایک امتیازی شان کی حامل ہو کر اب تک نظروں میں سماتی ہے۔جب جایئے اور جب تک رہیئے بس یا تو واقعات صالحین سنتے رہیئے کہ جن سے خوفِ خدا، توجہ الی اللہ کا سبق ملتا یا پھر مسکراتے مسکراتے علمی لطائف کبھی بھی کسی مردِ مسلم کی غیبت و برائی تو کیا اسکی طرف اشارہ بھی دیکھنے یا سننے میں نہیں آیا جس سے پتہ چلتا تھا کہ قلب کینہء مسلم سے پاک ہے۔محفل میں۔۔۔کوئی ایسا تذکرہ کہ فلاں نے ایسا گھر تعمیر کیا ہے، ہم کو بھی کرانا ہے فلاں نے اتنی زمین خرید لی ہے ہمکو بھی خریدنی ہے کبھی بھی سماعت میں نہیں آیا جس سے پتہ چلتا تھا کہ فضول افکار دنیویہ سے دل صاف ہے وغیرہ وغیرہ چنانچہ حضور صدر العلماء میرٹھی علیہ الرحمۃ والرضوان کے بیان کی روشنی میں یہ بات بڑے وثوق سے کہی جاسکتی ہے کہ حضرت سرکار کلاں نہ صرف رات کو بیدار ہی ہوتے بلکہ شب بیداری کی لذتوں سے لطف اندوز بھی ہوا کرتے تھے۔اسکا ایک ظاہری ثبوت انکا روشن و منور چہرہ بھی تھا۔

برسبیل تذکرہ: یہاں یہ بات ذکر کرنے کو بھی دل چاھتا ہے کہ نظام شریعت کے مندرجہ بالا بیان کو پڑھ کر اس فقیر راقم الحروف کے دل میں یہ جستجو پیدا ہوئی کہ صاحب تصنیف حضور صدر العلماء میرٹھی علیہ الرحمۃ والرضوان کی تدریسی، تصنیفی، تنظیمی اہم ذمہ داریوں کے علاوہ آپکے اوراد و وظائف نیز دیگر مشاغل کے تعلق سے کچھ تو علم ہے کہ لیل ونھار کی اکثر ساعات اسی میں صرف ہو جاتی بایں ہمہ آپکی نماز تہجد کے بارے میں بھی قدرے معلومات حاصل کر لی جائے ۔بات چونکہ گھر والوں سے متعلق تھی اسی لئے ان کے بیان کو معتبر جان کر سب سے پہلے ان کی صاحبزادی اور اپنی شریک حیات صانھا اللہ تبارک وتعالیٰ عن جمیع الآفات والبلیات سے دریافت کیا تو کہا! کہ ہاں !! اتنا تو ہمیں اچھی طرح یاد ہے کہ اکثر رات میں کسی کے رونے اور گڑگڑانے سے اچانک آنکھ کھل جاتی ذرا سی توجہ دینے سے پتہ چل جاتا کی آواز ابا جان کی ہے۔اپنے کچھ قریب ہی آرام فرما والدہ ماجدہ کو ہلا کر پوچھتے کہ ابا جان کیوں رو رہے ہیں؟ وہ اس کے

Marfat.com

جواب میں خاموش رہ کر سو جانے کو آہستہ سے فرماتیں اور اکثر ایسا ہوا کرتا بلکہ کبھی کبھی تو ان کی زیادہ گڑگڑاہٹ سے ڈر سا بھی لگنے لگتا۔ فقیر نے اس کی تصدیق انکے اور اپنے برادرِ اکبر حضرت مفکرِ ملت علامہ و مولنا حافظ و قاری سید محمد یزدانی میاں صاحب قبلہ مقیم حال امریکہ سے چاہی تو فرمایا کہ بات صحیح ہے۔ مگر اس بارے میں میرے پاس بھی جو علم ہے وہ والدہ ماجدہ ہی کا بیان کردہ ہے کیونکہ ہم جملہ برادران سوائے سید محمد عرفان میاں سلّمہ کے ابا حضور کے وصال مبارک تک نیچے مدرسہ ہی میں رات کو سویا کرتے تھے۔ لہٰذا اس آہِ سحر گاہی اور آوازہءِ شب زندہ داری کو سننے سے محرومی رہی۔ اگر آپ اس کی تصدیق خود والدہ ماجدہ ہی سے کرلیں تو انسب واولیٰ رہے گا۔ مگر اتنا تو میں بالیقین کہوں گا کہ ابا حضور علیہ الرحمۃ نماز تہجد کو کبھی سفر میں بھی ترک نہ فرماتے۔ میں کیونکہ اکثر حالاتِ سفر میں حضرت کی معیت میں رہتا میں نے بارہا دیکھا کہ قیام گاہ تو قیام گاہ آپ نے کبھی نمازِ تہجد کو ٹرین کے اندر بھی ترک نہیں فرمایا۔ دیکھا گیا کہ ٹرین چل رہی ہے لوگ سو رہے ہیں اور حضرت نمازِ تہجد چلتی ٹرین ۱ میں ادا فرما رہے ہیں۔ تو ظاہر ہے جب وہ بحالتِ سفر جس میں بعض فرائض کو بھی قصر کر کے پڑھنے کا حکم ہے۔ نمازِ تہجد کا اتنا اہتمام فرمایا کرتے تو جب وہ حالتِ حضر ہوتے ہونگے تو کیسی دل جمعی خشوع وخضوع اور تضرع کے ساتھ ادا فرماتے ہونگے۔

ابتدأ ذکر کردہ بیان کی تائید وتوثیق کرتے ہوئے انکی والدہ ماجدہ مخدومہ معظمہ افاضنا اللہ تبارک وتعالیٰ بطول حیاتھا نے ارشاد فرمایا کہ موسم سرما میں کیونکہ انکے ابا جان دالان کے قریب ہی چھوٹے کمرہ میں آرام فرمایا کرتے تھے اس۔ لیے بوقت تہجد خدا کی بارگاہ میں ان کے رونے کی

نمبر ۱: خیال رہے کہ سنت فجر کے علاوہ جملہ سنن ونوافل کو چلتی ٹرین میں ادا کرنا جائز ودرست ہے۔ مگر فرض وواجب اور سنتِ فجر کو چلتی ٹرین میں ادا کرنا بعض اکابرین علمائے اہلسنت کے نزدیک درست نہیں۔ جبکہ بعض مفتیانِ اہلِ سنت ہی نے اس کے جواز کا بھی فتویٰ دیا ہے ان مجوزین میں ایک نام فقیہ اسلام مفتیءِ اعظم پاکستان حضرت علامہ و مولنا مفتی ابوالخیر محمد نوراللہ صاحب نعیمی قادری اشرفی بصیر پوری علیہ الرحمۃ والرضوان کا بھی ہے۔ تفصیلی تحقیق کیلئے دیکھئے فتاویٰ نوریہ (۱۲ منہ غفرلہٗ)

Marfat.com

آواز سے کبھی کبھی یہ بچے اٹھ جایا کرتے تھے مگر موسمِ گرما میں آرام کیلئے رات کو چھت پر تشریف لے جاتے اسی لئے ان ایام میں تہجد کے وقت کی کیفیت کا علم ہم میں سے کسی کو نہیں ہاں! اتنا ضرور ہے کہ جانے سے پہلے پانی سے بھری ہوئی ایک بالٹی اور پانی سے بھرا ہوا ایک بڑا سا لوٹا چھت پر رکھ دیا جاتا جو استنجے اور وضو کے کام آتا۔ صبح کو یہ برتن خالی ملتے۔ فجر کی اذان سے پہلے نیچے تشریف لاتے نیز اہلِ خانہ اور جملہ طلبائے مدرسہ کو اپنی کڑک دار آواز اور بوقت ضرورت اپنی بینت (چھڑی) کی گھن گرج سے اٹھایا کرتے۔

قارئین کرام! حضور صدر العلماء میرٹھی علیہ الرحمۃ والرضوان کی پاکیزہ زندگی کے پاکیزہ حالت یوں تو بے شمار ہیں جن کو انشاء اللہ المولیٰ القدیر آپ حضرات ان کے گوشہائے حیات پر مشتمل ایک ضخیم کتاب ''**حضور صدر العلماء میرٹھی علیہ الرحمۃ حقائق و معارف کی روشنی میں**'' کے اندر عنقریب ملاحظہ فرمائیں گے۔

یہ تو ایک ضمنی تذکرہ تھا جو بیانِ تہجد کے تحت اس غرض سے بیان کر دیا کہ دیگر افادات کے علاوہ کم از کم یہ اشارہ بھی اس سے مل جائے کہ ہمارے اسلاف متقدمین کی طرح ہمارے اکابرین متاخرین بھی قیام الیل کا پابندی سے اہتمام فرمایا کرتے تھے۔ اللہ رب العزت ہم مسکینوں کو بھی اپنے پسندیدہ بندوں کے طریقۂ کار پر چلنے کی توفیق رفیق اور اس دولتِ بے بہا سے بہرہ مند ہونے کی سعادت ابدی نصیب فرمائے (امین بجاہ سید المرسلین ﷺ)

اپنا کیا حال۔ ہے اسلاف کی حالت کیا تھی
اپنی توقیر ہے کیا ان کی وجاہت کیا تھی

Marfat.com

سرکارکلاں اور وصف خوردہ نوازی

خوردہ نوازی بھی ایک بڑا عجیب وغریب وصف ہے۔ جو تالیفِ قلب کی صورت میں تسخیرِ قلب گرویدگی ولگاؤ، الفت ومحبت کا سبب بننے کے علاوہ راءفت وعطوت، شفقت ورحمت، صلہ رحمی اور وسعتِ قلبی جیسی دسیوں خوبیوں کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے۔ بلاشک متمم مکارم اخلاق، معلمِ کائنات، فخرِ موجودات یعنی نبی اکرم احمدِ مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے اسوہ حسنہ میں اس وصفِ حسن کی جھلکیاں جابجا دکھائی دیتی ہیں۔ سیرتِ نبوی کے مطالعہ سے اپنے دردِ دل کا مداوا کرنے والے حضرات مذکورہ بات کی تصدیق اچھی طرح کرسکتے ہیں۔

علماء ومشائخ کی بارگاہ کا یہ ادنیٰ خادم اپنے ناقص خیال سے عرض کرتا ہے کہ خوردہ نوازی نہ صرف یہ کہ اصاغر کے اندر آگے بڑھنے کا ہی عزم وحوصلہ پیدا کرتی ہے بلکہ ان کے وجود میں یہ قوی تاثر بھی ودیعت کردیتی ہے کہ وہ خود بھی اپنے چھوٹوں پر ویسے ہی کشادہ دلی کا اظہار کریں کہ جیسے ان کے بڑوں نے ان پر کیا تھا زمانہ ءتربیت میں عموماً جن چیزوں سے کوئی شخص دوچار ہوجاتا ہے وہ دل ودماغ پر اپنا اثر چھوڑتی ہیں۔ انڈیا میں ایک پختہ کار حافظ صاحب کو دیکھا کہ انہوں نے ایک طالب علم کو پکڑ کر سبق یاد نہ کرنے کی پاداش میں اس کی جی بھر کر دھنائی کردی جب تک تھک نہ گئے ہاتھ چلتا ہی رہا۔ طالبعلم کے چلے جانے کے بعد ان سے کہا گیا کہ یوں تو آپ کا مارنا بلاشک خیرخواہی اور بھلائی سے خالی نہ ہوگا مگر اتنا کہ آپ خود بھی نڈھال ہوگئے ۔فرمایا! ارے صاحب ہم نے تو اس سے بھی زیادہ مار کھائی ہے تب کہیں جاکر حافظ ہوئے ہیں۔ حالانکہ وہ خود یا ان کے استاذ نہ ہر طالبعلم کی ہمیشہ سرزنش کرتے ہوں گے اور نہ ہر طالبعلم کو ہمیشہ پیار بھری نظر سے دیکھتے ہوں گے۔ یہ تو طالبعلم کی ذکاوت وغباوت۔ ہوشیاری وکند ذہنی یا توجہ وعدم توجہی پر موقوف ہے۔ مگر ایک بات جو زمانہ ءتربیت میں انکو درپیش ہوچکی تھی وہ مسندِ تدریس پر بیٹھنے کے بعد یاد رہی کیونکہ مربی کا اثر اختیاری یا غیر اختیاری طور پر قبول کرلیا جاتا ہے

Marfat.com

اگر ایک بیٹا ہے تو اس کے باپ کے اخلاق وآداب کا اثر، اگر ایک شاگرد ہے تو اس کے استاذ کے اخلاق وآداب کا اثر، اگر ایک خدمت میں رہنے والا مرید ہے تو اس کے مرشد کے اخلاق وآداب کا اثر عموماً ان کے اخلاق وآداب پر ہو جانا قرین قیاس ہے۔ حضرت سرکارِ کلاں کی تربیت کیسے پاکیزہ ماحول میں ہوئی اور کون کون سے عظیم مربّیان کی زیرِ نگرانی ہوئی اگر سب کا ذکر کیا جائے تو ایک کتاب بن جائے مگر یہاں خاص طور سے فقط دو مربّیوں کا ہی ذکر کیا جاتا ہے۔ ایک تو آپ کے حقیقی جدِ امجد یعنی قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین، پیشوائے اربابِ طریقت، شہبازِ میدانِ حقیقت، مجمع علومِ شریعت و طریقت، مرجع علماء و صوفیائے ملت، عارف نورانی، محبوبِ رحمانی، شیخ المشائخ حضرت سید شاہ ابو احمد محمد علی حسین اشرفی جیلانی قدس سرۃ النورانی ہیں۔ واقعات کی روشنی میں اگر آپکی حیات کا جائزہ لینا ہو تو حضرت مولٰنا مفتی محمود احمد صاحب قادری رفاقتی اشرفی کی ترتیب دادہ کتاب ''مخدوم الاولیاء محبوبِ ربانی'' سے لیا جا سکتا ہے۔ اور اگر دو چار سطروں میں سب کچھ ملاحظہ فرمانا چاہیں تو حضرت صدر العلماء میرٹھی علیہ الرحمۃ کی تصنیفِ لطیف بشیر القاری شرح بخاری صفحہ ے کے یہ چند جملے ملاحظہ فرمالیں۔ اربابِ کشف نے فرمایا کہ آپ (حضور اشرفی میاں) حسن صوری کے اعتبار سے اپنے جدِ امجد حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے شبیہ تھے اور حسن معنوی کے اعتبار سے اولیاء کرام میں محبوبیت کے مرتبہ چہارم پر فائز یعنی محبوبِ رحمانی (محبوبِ ربانی) مجدد ماۃ حاضرہ اعلٰحضرت عظیم البرکت مولٰنا شاہ احمد رضا خان صاحب بریلوی قدس سرۃ القوی کے قلم حقیقت رقم نے اپنے محققانہ انداز میں آپکے مذکورہ بالا ہر دو حسن صوری ومعنوی کی جانب رہنمائی کرتے ہوئے اجاگر کیا تھا۔

اشرفی اے رخت آئینہ حسن خوباں اے نظر کردہ و پروردہ سہ محبوباں

اور آپ نہ صرف خوردہ نواز تھے بلکہ وہ تو دشمن نواز بھی تھے جیسا کہ کتاب مخدوم الاولیاء میں واقعات سے کچھ پتہ چلتا ہے۔ چنانچہ ایسے صاحب ولایت حضرت کے زیرِ شفقت تقریباً ۲۲ سال تک حضرت سرکارِ کلاں پروان چڑھتے رہے تو بھلا کیوں نہ آپ کے اخلاق وآداب اپنے

Marfat.com

عظیم مربی کے اخلاق وآداب کا آئینہ بنے ہونگے۔

اور دوسرے آپکے استاذِ کریم یعنی مخزن علوم وعرفان، منبع جود و فیضان، بحرِ قمقام، حبر صمصام، امام المفسرین، رئیس المناظرین، حضرت علامہ ومولنا قاری حکیم ومفتی سید محمد نعیم الدین امرآدآبادی علیہ الرحمۃ والرضوان ہیں کہ جن اوصافِ حمیدہ کا ذکر کرتے کرتے خاص طور سے خوردہ نوازی کا تفصیلی تذکرہ حضرت مولنا مفتی عبدالمنان صاحب مبارکپوری اس طرح شروع فرماتے ہیں۔ حضرت (صدرالعلماء) سید غلام جیلانی میرٹھی علیہ الرحمۃ کی جنہوں نے شرح جامی تک مراد آباد میں تعلیم حاصل کی۔ فرماتے ہیں میری شادی اس وقت ہوچکی تھی پہلے فرزند ۲ کی ولادت کی اطلاع مرادآباد میں ہی بذریعہ خط موصول ہوئی۔ حضرت صدرالافاضل علیہ الرحمۃ کے مصاحب میں ایک حاجی صاحب (جو آپکی بزم میں ذریعہ تفریح تھے) نے مجھے چھیڑنا شروع

نمبر۱:۔آپ کے مختصر حالات پیچھے حاشیہ میں ذکر کردیئے گئے ہیں۔منہ غفرلہ

نمبر۲:۔ان فرزند دلبند کا نام سید محمد سمنانی تھا۔جن کا انتقال حالتِ طفلی ہی میں بمقام میرٹھ ہوا۔کونسا باپ ہوگا جو کہ اپنے اولین اکلوتے بیٹے کے انتقال کی خبر سن کر بے قرار نہ ہوجاتا ہوگا مگر ایسے نازک موڑ پر بھی آقائی ومولائی حضرت صدرالعلماء نے جس ضبط اور صبر وتحمل کی نادرِ زمانہ مثال قائم فرمائی اور مسندِ تدریس کی توقیر وتعظیم اور اسکے آداب کو جس مجاہدانہ کردار سے اجاگر فرمایا اس کی مثال اس زمانے میں بھی ڈھونڈے سے نہیں ملے گی۔جس وقت صاحبزادہ کے انتقال کی حضرت صاحب کو اطلاع دی گئی اس وقت آپ حدیث کا درس دے رہے تھے۔سن کر انا للہ وانا الیہ راجعون تو ضرور پڑھا مگر فرمایا مولنا اللہ کی امانت تھی جو اسنے لے لی۔گھر بتادیا جائے کہ ہم اوقاتِ درس مکمل کرکے آئینگے۔اور کفن دفن کا انتظام کریں گے۔اس واقعہ میں عظمتِ درس کا جو معیار جھلک رہا ہے یقیناً وہ امام مالک وامامِ اعظم جیسے ائمہ کرام کے آدابِ درس کی یاد دلا رہا ہے۔مجھے افسوس ہے اور افسوس کے ساتھ شکوہ بھی ہے ملت اسلامیہ کے سوانح نگاروں اور مقالہ نگاروں سے کہ اہلسنت کی نابغۂ روزگار ہستی اور اس بطل جلیل کا صحیح تعارف اوروں کے ساتھ ابھی تک کیوں نہ کرایا گیا۔خیر! اللہ رب العزت نے اس کے بعد پھر ایک صاحبزادہ عطا فرمایا تو ان کا نام انہی کے نام پر ''سید محمد سمنانی'' ہی رکھا گیا جو چہرہ مہرہ میں اپنے ابا حضور سے بڑی مشابہت رکھتے تھے۔ہندوستان کو خیرباد کہہ کر کراچی پاکستان میں رہائش پذیر ہوئے۔اور ابھی چند سال پہلے وہیں

Marfat.com

کیا۔ جیلانی تمہارے لڑکا ہوا ہے، مٹھائی کھلاؤ، اب تم باپ ہو گئے ہو دوستوں کا منہ میٹھا کرو۔

ایک دفعہ حضرت کی بزم میں بھی انہوں نے مجھ سے آہستہ آہستہ یہی کہنا شروع کیا میں حضرت کے آداب میں کچھ بول نہیں سکتا تھا۔ حضرت جی نے حاجی صاحب کی سرگوشی ملاحظہ کی تو پوچھا کیا ہے حاجی صاحب؟ حاجی صاحب نے عرض کیا کہ حضور جیلانی میاں کے یہاں صاحبزادہ تولد ہوا ہے۔ میں ان سے اس کی مٹھائی مانگ رہا تھا۔ آپ نے ہنس کر فرمایا حاجی! آپ بڈھے ہو گئے مگر آپ کو سلیقہ نہیں آیا۔ دادا کی موجودگی میں پوتے کی خوشی کی مٹھائی آپ اس کے باپ سے مانگتے ہو۔ تمہیں مجھ سے کہنا چاہئے تھا۔ کہ حضرت آپ کے پوتا آیا ہے۔ ہم لوگوں کو خوشی کی سوغات ملنی چاہئے۔ یہ فرما کر جیب سے دس روپے کا نوٹ نکالا اور فرمایا جاؤ مٹھائی لاؤ! میں نے دیکھا کہ واقعہ بیان کرتے وقت حضرت مولنا غلام جیلانی میرٹھی عیلہ الرحمۃ والرضوان کی آنکھیں بھیگی ہوئی تھیں اور وہ کہہ رہے تھے کہ عبدالمنان! میں جب تک زندہ رہوں گا حضور صدرالافاضل کی اس شفقت کی لذت کو بھول نہیں سکتا۔ (مقدمہ اطیب البیان صفحہ ۱۵۶۔۱۵۷)

دیکھا آپ نے خوردہ نوازی کا حسنِ تاثر کہ اپنے زمانے کے امام النحو جانے جانے کے بعد بھی اپنے استاذ کی اس شفقت بھری ادا کو فراموش نہیں فرما رہے ہیں۔ خوردہ نوازی کے روپ میں اس ہمت افزائی سے کیا حضور صدرالافاضل کے عالی مراتب میں کسی مرتبہ میں کمی واقع ہوئی۔ حاشا وکلا ہرگز نہیں بلکہ خود صدرالعلماء پر اس کا کیا اثر مرتب ہوا اور جب خدائے وہاب ومتعال نے ان کو یہ منصب عطا فرمایا کہ قوم وملت کے عظیم صاحب فضل وکمال افراد بحیثیت اصاغران کی بارگاہ میں حاضر ہونے لگے تو اس وقت آپ نے اپنے استاد کی اتباع میں وصف خوردہ نوازی کی جو نادرالوجود مثالیں قائم کیں ان کا تذکرہ یہاں تو نہیں البتہ انشاء اللہ المولیٰ القدیر ان کے حالاتِ زندگی میں ضرور کیا جائے گا۔

ایسے عالی صفات استاذ شفیق کی تربیت میں حضرت سرکار کلاں نے کئی سال گذارے

Marfat.com

ظاہر ہے کہ اپنے جدِ امجد اور اپنے استاذِ کریم کے فیضانِ تربیت سے ضرور مالا مال ہوئے ہونگے! ہوئے ہوں گے کیا بلکہ ہوئے ہی! جبھی تو ان تمام اوصافِ حسنہ کے ساتھ ساتھ کہ جو ایک مربی کامل میں ہونے چاہئیں وصف خوردہ نوازی بھی بدرجہ ءکمال موجود تھا۔ ایسا کہ اسلاف کی یاد تازہ کر جائے کبھی کسی کو دعا دیکر اس کی ٹوٹی ہمت کو سہارا دے دیا کبھی کسی کو کچھ تحفہ دیکر اس کی عزت کو بڑھا دیا کبھی کسی کو امتیازی جملوں سے نواز کر اسکے حوصلے کو بلند کر دیا! بچوں پر وہ شفقت کہ دیکھا کرے کوئی! مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ استاذ محترم کے چھوٹے سے بڑے صاحبزادے جناب محمد کمال الدین صاحب اشرفی کے ساتھ جن کی عمر اس وقت تقریباً ۶۔۷ سال رہی ہوگی کیسی قابلِ رشک شفقت کا مظاہرہ فرمایا کرتے تھے

اور میں بھلا خود کیسے بھول سکتا ہوں اس عطائے خروانہ کو! غالباً ۱۹۹۵ء کی بات ہے ضلع شہڈول ایم۔ پی انڈیا میں حضرت ہی کے زیرِ سرپرستی آل انڈیا تاجدارِ سمنان کانفرنس بڑے ہی تزک واحتشام سے منائی جارہی تھی پورے ایم۔ پی میں جس کی شہرت کا ڈنکا تھا اس وقت یہ فقیر دار العلوم اہلسنت جبل پور میں تدریسی خدمات پر مامور تھا تو یہ سنکر کہ حضور پیر ومرشد اور ساتھ ہی حضرت استاذِ کریم نیز دیگر سادات کچھوچھہ مقدسہ شریکِ کانفرنس ہو رہے ہیں میں نے بھی حاضر ہونے کا ارادہ کیا اور پھر اتفاق سے منتظمین کانفرنس نے دعوتِ خطاب بھی پیش کردی ظاہر ہے ارادہ کی پختگی کا ایک یہ بھی سبب بن گیا! خیر تاریخ مقررہ پر شہڈول حاضر ہوا اسٹیشن پر ہی سینکڑوں لوگ حضرت کے انتظار میں موجود تھے۔ کچھ ہی دیر بعد آنے والی ٹرین سے حضرت صاحب تشریف لائے۔ اہلِ عقیدت نے نعرہائے تکبیر سے پُر جوش استقبال کیا۔ قیام گاہ پر ایسے ہما ہمی کے عالم میں دست بوسی کے بعد بڑی مختصری ملاقات کا موقع ملا! پتہ چلا کہ حضرت استاذِ محترم تو تشریف نہیں لائے ہیں۔ مگر کیوں؟ کچھ پتہ نہ چل پایا۔ بعد عشاء اسٹیج پر جانا ہوگیا اور ابھی میں تقریر ختم کر کے بیٹھ بھی نہ پایا تھا کہ سٹیج ہی کے قریب ایک صاحب نے پیغام سنایا کہ حضرت نے آپ کو تقریر کے فوراً بعد قیام گاہ پر یاد فرمایا ہے! یہ اچانک طلبی؟ کچھ بھی سمجھ میں نہ آیا! بہر حال ان

Marfat.com

کے ساتھ قیام گاہ پر حاضر ہوا دیکھا کہ مشتاقانِ دید سے قیامگاہ کے باہر پاؤں رکھنے کی جگہ نہیں۔ قیام گاہ کا دروازہ بند کئے ایک صاحب کھڑے ہیں انہوں نے دیکھا تو اندر جانے دیا اس وقت حضرت اسٹیج پر جانے کیلئے اپنا ایک خاص جبہ زیب تن فرمانے والے تھے۔ غالباً وہ یمنی تھا۔ فقیر کو آتے ہوئے دیکھا تو قریب بلا کر دریافت فرمایا مفتی صاحب سے بھی ملاقات کا شوق رہا ہوگا؟ عرض کی جی حضور! فرمایا ہاں بھائی! وہ ہمارے ہی ساتھ تو آنے والے تھے سیٹ بھی رزرو تھی مگر کیا بتایا جائے کسی وجہ سے وہ پھر ساتھ نہیں آپائے۔ اگر وہ آئے ہوتے تو انہیں تو ہم اپنے ساتھ ہی رکھتے اچھا چلو اب تم ہمارے ساتھ ساتھ رہو۔ اپنے ہی ساتھ کار میں بٹھا کر اسٹیج پر جلوہ گر ہوئے اسٹیج علمائے مدھیہ پردیش سے بھرا ہوا تھا یہ وہی اسٹیج تھا کہ صرف دو ۲ دن میں پینتیس (۳۵) سے چالیس (۴۰) ہزار تک اہلِ محبت کو حضرت کے حلقہ ءارادت میں داخل ہوتے ہوئے فقیر نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ حضرت نے اپنی خوشی سے معیت میں رکھا یہ بھی میرے لئے خوش بختی کا نشان تھا مگر جو صبح کو جو عطائے بزرگوانہ اور خورد نوازی و ذرہ نوازی فرمائی وہ کبھی بھی میرے ذہن وفکر سے اوجھل نہیں ہوگی۔

صبح ناشتہ کے بعد بڑے سے حال میں عالی شان مسند لگی تھی جس پر حضرت سرکار کلاں جلوہ گر تھے اور برابری میں آپ کے ولیعہد شیخ طریقت مدبّر ملت حضرت علامہ ومولنا سید محمد اظہار میاں صاحب قبلہ اشرفی جیلانی تشریف فرما تھے۔ اس وقت ہال میں بہت سارے عمائدین شہر، منتظمین کانفرنس اور علما تشریف فرما تھے۔ عموماً ہوتا ایسا ہے کہ باہر سے آنے والے معزز مہمانوں کو انکی آمد و رفت کے خرچ اور صرفِ وقت کے پیشِ نظر منتظمین کچھ نہ کچھ نذر پیش کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ کانفرنس حضرت ہی کی زیرِ سرپرستی منعقد ہوئی تھی اسی لئے منتظمین نے وہ سارے لفافے حضرت ہی کی خدمتِ اقدس میں پیش کر دئے تھے۔ اور حضرت اپنے دستِ مبارک سے اسکو تبرک میں تبدیل فرما کر سب کو عطا فرما رہے تھے۔ جب فقیر حقیر سراپا تقصیر کے نام کا لفافہ سامنے آیا تو اس پر لکھنے والے سے لکھنے میں کچھ غلطی ہوگئی تھی پہلے تو اس کو درست کروایا اور پھر اپنے دستِ مبارک

Marfat.com

سے اسے کھولکر اپنی جیب خاص سے اس میں پچاس روپیہ اور زیادہ فرمائے پھر بند کر کے عطا فرمایا اس اعزاز پر جہاں اور حاضرین کو تعجب یا رشک ہوا ہوگا وہیں فقیر کو جو خوشی ہوئی وہ بجائے خود یاد رکھنے کے قابل ہے وہ پچاس روپے کیا تھے؟ گویا ایک عقیدت مند کیلئے بیش بہا دولت تھی اسی لئے اس لفافہ کو محفوظ رکھا ہے جب بھی دیکھتا ہوں تو وہ سارے مناظر ذہن پر تازہ ہو جاتے ہیں۔

حضرت سرکارِ کلاں کی سرزمین برطانیہ پر آمد

یوں تو حضرت کی تبلیغی مصروفیات کا علم رکھنے والے حضرات اچھی طرح جانتے ہونگے کہ حضرت کو سرزمینِ ہندوستان ہی سے فرصت نہیں ملتی تھی مگر بایں ہمہ آپ نے دیگر ممالک کے بھی تبلیغی دورے فرمائے۔ پاکستان بھی تشریف لے گئے۔ پاکستان کے کن کن شہروں میں آپ نے دورہ فرمایا اسکا تفصیلی علم تو فقیر کو نہیں۔ البتہ مرید کے، لاہور، بصیر پور، اوکاڑہ، ساہیوال، پاکپتن شریف، ملتان قصور، فیصل آباد، حیدر آباد، سکھر، کراچی، اسلام آباد اور پاکستان کے بیشتر بڑے شہروں کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے مشرف فرمایا ادیب شہیر، وقیع التحریر، برادرِ طریقت حضرت علامہ مولنا محمد منشاء تابش قصوری مدظلہ العالی نے فقیر کے نام اپنے ایک مکتوب میں فرمایا ہندوستان و پاکستان کے علاوہ آپ نے شری لنکا، بنگلہ دیش، مارشیش، دبئی، نیپال، ہالینڈ اور انگلینڈ کے بھی دورے فرمائے اور ان دوروں میں بے شمار لوگ آپ کے دامنِ ارادت سے وابستہ ہوئے۔ اللہ رب العزت نے آپ کو ایسا پُر نور اور پُر وقار چہرہ عطا فرمایا تھا کہ اس کی کشش اور انجذاب سے نہ صرف عوام بلکہ خواص بھی آپ کے گرویدہ ہو جاتے۔ چنانچہ جہاں جہاں بھی تشریف لے گئے عوام نے تو اپنی نگاہوں کو فرش راہ بنایا اور علماء نے آپ کے تعارف میں اپنے جوہر بیان کو نچھاور فرمایا۔ حضرت سرکارِ کلاں ۱۹۸۵ء کو پہلی مرتبہ انگلینڈ تشریف لائے۔

۱۹۸۵ء کا یہ دور کہ جس میں حضرت کی تشریف آوری ہوئی اس کے حالات کا اندازہ کچھ ان لوگوں کی زبانی جو اس وقت بھی دینی امور میں دلچسپی رکھتے تھے۔ اور کچھ اس زمانہ کی آڈیو

Marfat.com

ویڈیو کیسٹوں کو سن کر اور دیکھ کر جو ہوا اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس وقت آج کی طرح نہ اتنے مدارس نہ اتنی عبادت گاہیں تھیں نہ اتنی مساجد نہ اتنے عوام تھے نہ اتنے خواص مگر ہاں جتنے تھے سنا ہے بڑی محبت سے پیش آیا کرتے تھے۔

اس دور میں ترویج سنیت کیلئے بنسبت آج کے بڑی مشکلات اور کٹھنائیوں کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ انتہائی تگ ودو، تندہی، جانفشانی اور حددرجہ جدوجہد کی جارہی تھی۔ اپنے نازک دور میں ھندو پاک کے وہ مخصوص علمائے کرام اور مشائخ عظام کہ جنکو عوام وخواص کی نگاہوں کا مرکزِ علم وعقیدت شمار کیا جاتا تھا ان سب نے بڑی ذمہ داری اور فرض شناسی سے دین وسنیت کی ہر ضرورت کو ہر موڑ پر بحسن وخوبی پورا فرمایا۔ چنانچہ انہیں کی محنت ولگن سے چمن اہلسنت بڑی تیزی سے سرسبز وشاداب ہوتا رہا۔ انہیں جلیل القدر مایہء ناز مشائخ کرام میں سے سرِ فہرست ایک نام شیخ الاسلام، مرجع علماء وعوام، رئیس المحققین، شیخ الکاملین حضرت شیخ طریقت وشریعت علامہ ومولانا مفتی سید شاہ محمد مدنی میاں صاحب قبلہ اشرفی جیلانی کچھوچھوی دامت برکاتھم العالیہ کا ہے۔ جنہوں نے حضرت سرکارِ کلاں کی تشریف آوری سے تقریباً دس (۱۰) گیارہ (۱۱) سال پہلے ہی تشریف لاکر بالخصوص ھندوستانی مسلمانوں میں جو کارہائے نمایاں انجام دئے وہ آج بھی یہاں کے حق گو اور حق پسند ہزاروں لوگوں کے ذہن وفکر پر تازہ ہیں۔

نمبرا:۔ خیال رہے کہ ویڈیو بنوانے کے تعلق سے اپنے علمائے اہلِ سنت کے درمیان خاصا اختلاف ہے۔ ایک گرہ اسکے مطلقاً حرام اور ناجائز ہونے کا قائل ہے جبکہ دوسرا گروہ اس کے مشروط استعمال کا قائل ہے یعنی ثانی الذکر کے نزدیک ناجائز وحرام امور کی ویڈیو بنانا حرام و ناجائز ہے اور جائز ومباح امور کی ویڈیو جائز ودرست ہے۔ حضرت مدبر وقت پیرزادہ امداد حسین صاحب قبلہ بانی ومہتمم جامعۃ الکرم نوٹنگھم یو۔ کے کی تصدیق کے مطابق نوے (۹۰)۔ پچانوے (۹۵) فی صد علمائے پاکستان عملاً جواز ہی کے قائل نظر آتے ہیں۔ نیز غزالیء دوراں حضرت علامہ سید احمد کاظمی خلیفہ حضور اعلیٰحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان حضرت ضیاء الامت پیر کرم شاہ صاحب ازھری علیہ الرحمۃ، حضرت مناظر اہلسنت مفتی محمد شفیع صاحب اوکاڑوی علیہ الرحمۃ جیسے اکابر جواز ہی کے قائل تھے۔ (دلائل جواز کیلئے ''ویڈیو ٹی وی کا شرعی استعمال'' ملاحظہ فرمائیں۔ فقط محمد ایوب اشرفی

Marfat.com

ایسے ماحول میں حضرت سرکارِکلاں کی تشریف آوری سے بھی یقیناً سنیت کو بڑی تقویت ملی ہوگی۔حضرت نے کئی جگہوں پر جلسوں کی صدارت اور جلوسوں کی قیادت فرمائی جس میں لندن ،مانچسٹر، بولٹن خصوصیت کے ساتھ قابلِ ذکر ہیں۔لندن میں آپ نے صدارت جلسہ کے علاوہ جلوس کی قیادت بھی فرمائی اسی طرح لیسٹر میں بھی جلسہ وجلوس کا اہتمام کیا گیا تھا جس میں آپ نے اعزازی وامتیازی شرکت فرمائی۔لیسٹر کے اس جلسہ کی ویڈیو کیسٹ کو دیکھا کہ اس میں تلاوت نعت ومنقبت کے بعد حضرت علامہ ومولٰنا محمد شاہد رضا صاحب نعیمی اشرفی خطیب

بقیہ حاشیہ :۔عوام وخواص کے سرد اور ٹھٹھرتے دینی جذبات کو جس حیرت انگیز طریقہ سے جوالا مکھی کی صورت میں تبدیل فرمایا۔

اور مسلکِ حق اہلسنت کا عظیم الشان ترجمان بن کر اشاعتِ اسلام اور ترویج سنیت کی خاطر برطانیہ کے شہر شہر میں جا کر جس طرح پرچمِ حقانیت کو بلند فرمایا

نیز تاجدار بریلی یعنی امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی کا اپنے خطابات سے اور تاجدارِ کچھوچھ کا اپنی مبارک ذات سے جو حسین تعارف کروایا وہ سب بجائے خود تاریخی صفحات پر زریں قلم سے نوٹ کرنے کے لائق ہے۔ابھی ۱۹۹۹ میں حضرت شیخ الاسلام کو اس سرزمین پر تشریف لائے ۲۵ سال مکمل ہوئے جس کیلئے اراکین محدثِ اعظم مشن بلیکبرن یوکے نے جشنِ سیمیں (SILVER JUBILEE) منانے کا اہتمام کیا چنانچہ یہ منتظمین جو ہر سال حضور تاجدار سمنان قدوۃ الکبراء مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرۃ النورانی۔امام الفقہاء والعارفین حضرت شاہ وجیہہ الدین علوی گجراتی اور امام اہلِ سنت حضرت شاہ احمد خان صاحب فاضل بریلوی رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین کا اجتماعی طور پر ایک عرس کنگ جارجز ہال بلیکبرن۔یو۔کے میں مناتے ہیں تو اسی میں اس جشن سیمیں کو بھی ضم کر دیا۔اس بے علم اور بے ہنر کو بھی عرس کے ساتھ اس پچیس سالہ جشنِ سیمیں پر کچھ بولنے کی ذمہ داری منتظمین نے سونپ دی۔اپنے دلی جذبات کو جن ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں بیان کیا تھا ان کے صرف ایک گوشہ کو یہاں ذکر کئے دیتا ہوں۔

مرے بزرگو!دوستو! آج ہم ان تین بزرگوں!نہیں بلکہ سارے بزرگوں کے فیضان کرم سے آپ حضرات کے سامنے ۲۵ سالہ جشنِ سیمیں (SILVER JUMILEE) یعنی جشنِ عروجِ اسلام بادج قدوم شیخ الاسلام (۱۹۹۹ء) بھی منانے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں (یہ تاریخی نام ناچیز نے خود اپنی طرف سے تجویز کرلیا تھا)۔۲۵ سالہ اس لئے کہا گیا کہ حضرت شیخ الاسلام کو سرزمین برطانیہ پر تبلیغ وترویج اسلام کی خاطر فرماتے ہوئے

Marfat.com

سینٹرل ماسک لیسٹر وسیکرٹری ورلڈ اسلامک مشن یو۔کے نے بڑے دقیع اور جامع اپنے انداز مخصوص میں خاندان اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ کا تفصیلی تعارف کرایا۔بوقت تعارف حضرت سرکار کلاں اور حضرت شیخ الاسلام اسٹیج پر جلوہ گر تھے۔بعدہ حضرت شیخ الاسلام نے اپنے خطاب سے نوازا جس کے شروع میں تقریباً پندرہ منٹ حضرت سرکارِ کلاں کی شخصیت پر بڑے مدلل انداز میں

بقیہ حاشیہ:۔تقریباً ۲۵ سال ہوئے۔اور اس آمد و رفت سے برطانیہ کت مسلمانوں کو ایک سچا و صادق مسلمان ہونے کے ناطے کیا عروج ملا،ان کے بے قرار دلوں کو کتنا قرار ملا،ان کے بے چین قلوب کو کتنا چین ملا ان تمام کیفیات کو ہم جیسے بعد میں آنے والے بروجہ اتم کیسے بیان کرسکتے ہیں یا الفاظ کی گرفت میں کس طرح لے سکتے ہیں۔مگر میرے یا مجھ جیسے کسی کے بتانے کی ضرورت نہیں آپ لوگون میں سے نہ جانے خود کتنے افراد ہونگے جوان حسین مناظر کو اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہونگے جوان روح پرور محافل و مجالس کی لذتوں کا لطف اٹھا چکے ہونگے۔وہ خود ہی اپنی فکر و نظر اور اپنے قلب و جگر پر زور دیکر ان ماضی کی یادوں کے نوشتہ کو روشنی میں لائیں اور حالِ دل کو بزبانِ خود پڑھ کر سنائیں تو مجھے یقین ہے کہ اس کا مفہوم کچھ اس طرح ہونا چاہیے۔کہ ہاں!ہاں!یقیناً حضرت شیخ الاسلام کفر و ارتداد کے گھٹا ٹوپ اندھیروں کیلئے،شرک والحاد کی دبیز تاریکیوں کیلئے سرزمین برطانیہ پر دین واسلام کا چمکتا ہوا سورج بن کر تشریف لائے۔

میرے دوستو!میں بات آج کے اس دور کی نہیں بلکہ اس دور کہ کر رہا ہوں کہ جب یہاں پر اس چمنِ سنیت کی لہلہاتی بہار کو دیکھنے کا تصور لیکر اس چمن کیلئے زمینوں کو ہموار کیا جارہا تھا اور ان ہموار زمینوں میں تخم ریزی کرکے اس کی آبیاری کی جارہی تھی۔بات اس دور کی ہے جب یہ چمن اپنے لئے تگ و دو،محنت و مشقت کی قربانی مانگ رہا تھا۔جبکہ اس اُبھرتے ہوئے چمن کو کفر وارتداد،شرک والحاد،بدمذہبی و بد دینی کے فرق باطلہ اپنے تھپیڑوں سے خاکستر کرنے کیلئے قوت آزمائی کررہے ہے۔جب!جبکہ اس کے اٹھتے جوبن کو بچانے کیلئے اپنے جوہروں کو لٹایا جارہا تھا۔جب!جبکہ اپنی اتنی عبادت گاہیں بھی نہیں تھیں۔جب!جبکہ شریعت وطریقت کے حسین امتزاج کو دیکھنے کیلئے نگاہیں ترسا کرتی تھیں۔جب!جبکہ خانقاہی ودرسگاہی نکات سننے کیلئے کان بے چین رہا کرتے تھے۔جبکہ!اسلامی ضروریات نے اس چمن کی ہر ہر شاخ کو پیاسا بنادیا تھا تو بلاشک ایسے پیاسے ماحول میں حضرت شیخ الاسلام اس چمن اسلام کیلئے ابرِ رحمت کا پیغام بن کر تشریف لائے۔مگر میرے صرف حضرت ہی کا نام لے دینے کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ میں دیگر اولوالعزم حضرات کی خدمات جلیلہ کا انکار کر رہا ہوں۔نہیں۔نہیں استغفر اللہ ثم استغفر اللہ۔جس نے بھی دین کی خدمت کی یا کررہا ہے وہ بالضرور حسب مراتب لائق تعریف وتحسین ہے۔

Marfat.com

خطاب فرمایا۔ آخر میں حضرت سرکارِ کلاں نے صلوٰۃ و سلام کا نذرانہ پیش کر کے دعا فرمائی۔

اسی طرح جامع مسجد وکٹوریہ پارک مانچسٹر کے عظیم جلسہ کی کیسٹ کو دیکھا جو کہ حضرت مولٰنا نثار بیگ صاحب سابق خطیب مسجد ہذا کے زیرِ نگرانی منعقد ہوا تھا۔ اس جلسہ کو یہ امتیاز بھی حاصل ہوا کہ حضرت سرکارِ کلاں نے علمائے کرام کی عرض پر اپنے مخصوص خطاب سے نوازا دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ مسجد میں علماء کا بھی جم غفیر تھا۔

یوں ہی حضرت بولٹن بھی تشریف لائے۔ جناب الحاج محمد اسمٰعیل ڈاکٹر اشرفی اور جناب الحاج محمد آدم ولی اشرفی مرحوم کے یہاں قیام ہوا اور جامع مسجد نور الاسلام میں حضرت سرکارِ کلاں کے زیرِ سیادت حضرت شیخ الاسلام کے زیرِ خطابت، حضرت محسنِ اہلِ سنت پیر سید نورانی بابا علیہ الرحمۃ کے زیرِ قیادت اور حضرت علامہ مفتی سید محمد شمس الضحٰی صاحب اشرفی جیلانی کے زیرِ حمایت اور حضرت مولٰنا محمد اقبال صاحب قادری امام مسجد ھذا اور حضرت مولٰنا محمد حنیف صاحب رضوی خطیب سابق جامع مسجد ھذا کی زیرِ نظامت ایک عظیم الشان جلسے کا انعقاد ہوا۔ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت مسجد کی تعمیر مکمل ہو چکی تھی۔ جلسے میں حضرت مولٰنا حنیف صاحب نے حضرت مولٰنا محمد اقبال صاحب کی استدعاء پر تلاوت و نعت و منقبت کے بعد سادات کے فضائل و مناقب بالخصوص خاندان اشرفیہ کے فیوض و برکات پر تفصیلی تعارفی بیان کیا۔ اور پھر حضرت شیخ الاسلام مدظلہ العالی نے آیتِ کریمہ فلولا فرقة منهم طائفة ليتفقهوا في الدين پر تاریخی خطاب فرمایا آخر میں حضرت سرکارِ کلاں نے صلوٰۃ و سلام کا نذرانہ پیش کر کے دعا فرمائی۔ اس طرح اور بھی بہت سارے مقامات ہیں کہ جن کی تفصیل معلوم نہ ہو سکی۔

اگرچہ مضمون امید سے زیادہ طویل ہو گیا مگر پھر بھی چلتے چلتے اس مضمون کو زینت دینے کی غرض سے اور تکملہ کے طور پر میں بھی رئیس التحریر حضرت پیر طریقت علامہ و مولٰنا سید محمد جیلانی میاں صاحب قبلہ اشرفی جیلانی نبیرہ حضور محدثِ اعظم ھند کے چندان جملوں کو نقل کر دینا

Marfat.com

مناسب سمجھتا ہوں کہ جو آپ نے سرکارِ کلاں کی شان میں تحریر فرمائے۔ آپ فرماتے ہیں ''حضرت شیخ الاسلام (سید محمد مدنی میاں) کی خوش بختی کہ مرشد بھی ملا تو وقت کا روحانی تاجور جس کی ولایت و برگذیدگی کے سامنے وقت کے اکابرین اسلام جبینِ عقیدت جھکائے آتے ہیں۔ جس کا بچپن دیکھ کر سید العارفین اعلیحضرت اشرفی نے ارشاد فرمایا تھا

''یہ بچہ وقت کا ولیء کامل ہوگا''

پیدائش ۱۳۴۲ھ ۱اء سے لیکر آج نہ جانے کتنوں نے بچپن اور جوانی دیکھی لیکن کوئی ایسا نہیں ملے گا جو حضرت سیدنا مختار اشرف کے کسی عمل کو شریعت کے خلاف قرار دے۔ ان کی خلوت و جلوت نشست و برخاست سب میں شریعت کی چھاپ لگی رہتی ہے۔ آج کے اس بحرانی دور میں اگر شریعت و طریقت کا حسین اور مقدس سنگم دیکھنا ہے تو جانشین غوث العالم حضرت سید مختار اشرف کو دیکھ لے۔ ایسی ذات پاک کی نگاہِ پاک نے حضرت شیخ الاسلام کو وہ سب کچھ بخش دیا جو ایک مرشد برحق بخشا کرتا ہے۔ بیعت و ارادت کی منزل سے آگے بڑھکر خلافت کا تاج بھی پہنا دیا۔ (مقدمہ خطباتِ برطانیہ صفحہ نمبر ۱۳، ۱۴ مطبوعہ رضا بک ڈپو دہلی)

حضرت سرکارِ کلاں لگ بھگ بیاسی (۸۲) سال تک اس خاکدان گیتی پر تشریف فرما رہے اور پھر آخر ۹ رجب المرجب ۱۴۱۷ھ مطابق ۲۱ نومبر ۱۹۹۶ء بروز جمعرات دوپہر کو آپکا وصال ہوگیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ جس کو سن کر ہر دل آزردہ سے یہی آواز نکلی ہوگی

۵۱! ان العلماء ورثة الانبیاء کا مصداق کامل جاتا رہا (مادہ تاریخ وصال ۱۹۹۶ء)

دفترِ ہستی میں تھی زریں ورق تیری حیات
تھی سراپا دین و دنیا کا سبق تیری حیات (اقبال)

نمبر ا:۔ یہ تاریخ پیدائش کس کی ہے سمجھ میں نہیں آتا۔ یا پھر کتابت کی غلطی ہے اور اس پر عیسوی کا نشان بھی غلطیء کتابت کی تائید کرتا ہے۔ ورنہ تو آپ کا تاریخی نام سن ہجری کے اعتبار سے محمد مختار اور سن عیسوی کے اعتبار سے ''محمد مختار اشرف'' بتایا گیا ہے۔ یعنی (۱۳۳۳ھ ۱۹۱۴ھ آپ کی تاریخ پیدائش ہے کماتر)

Marfat.com

یوں قرآن مجید کی آیتِ کریمہ رحمت اللہ و برکاتہ، علیکم اهل البیت (1994ء) سے بھی آپ کی تاریخ وصال ظاہر ہوتی ہے۔ اہلِ فہم پر روشن ہے کہ اس آیہ کریمہ کا مفہوم حضرت کی ذات بابرکات پر کس طرح صادق آتا ہے۔

آسمان تری لحد پر شبنم افشانی کرے　　سبزہ ءنورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے (اقبال)

قارئین کرام! ایک نہ لکھنے والے کے قلم سے اتنا کچھ بھی لکھا جانا واقعی میں ان کا کرم ہے۔ مگر باوجود یہ سب لکھنے کے مجھے حقیقتاً اعتراف ہے کہ ابھی حضرت کی حیاتِ مبارکہ کے دسیوں گوشے باقی ہیں جن پر گفتگو کا شرف حاصل نہ ہوسکا۔ تاہم مجھے یقین ہے عزت مآب عالی جناب! اعلیٰ مرتبت والا درجات حضرت سید محمد علی میاں صاحب قبلہ اشرفی جیلانی شہزادہ ءحضرت سرکارِ کلاں و دیگر شہزادگان و نبیرانِ آنحضرت کی انتھک کوششوں سے اور بالخصوص حضرت علامہ و مولٰنا پیر سید محمد احسن میاں صاحب اشرفی جیلانی نبیرہ ءحضرت سرکارِ کلاں کی عظیم جد جہد سے جلد ہی، حضرت سرکارِ کلاں نمبر،، ہزار ہار عنائیوں کو اپنے دامن میں سمیٹے منصہ ءشہود پر جلوہ گر ہوگا۔ اور اس میں حضرت کی حیات و خدمات کے بے شمار گوشوں پر اہلِ بصیرت کی خامہ فرسائی نظر نواز ہوگی

فقیر بےنوا بے حد ممنون و مشکور ہے حضرت علامہ سید محمد احسن میاں صاحب بلیک برن یو۔کے کا جنہوں نے دوبارہ اس کام کی طرف توجہ دلائی۔ اور اس طرح اس سرزمین پر آنے کے پانچ سال بعد اپنی مانوس مصروفیت کے ساتھ ان غیر مانوس مصروفیات کے ہوتے ہوئے جن سے یہاں کے رہنے والوں کو عموماً پالا پڑتا رہتا ہے اتنا کچھ لکھنے کا موقع ملا۔ دوبارہ اس لئے کہا کہ اس سے پہلے بھی حضرت کے تعلق سے ایک مختصر مضمون بزمانہ ءتدریس دار العلوم نور محمدی دیادہ گجرات ترتیب دیکر ارسال کیا تھا۔ غالباً وہ بھی کہیں موجود ہے۔ مگر کثرت وقلت مطالب کے اظہار اور تطویل واختصار کے اعتبار سے دونوں فرق رکھتے ہیں۔

آخر میں دعا ہے کہ اے ربِ غفورٌ رحیم اپنے اس بندہ ءعاصی کی مغفرت فرما اور اپنے حبیب کے صدقے مزید سے مزید تر امورِ حسنات میں حصہ لینے کا عزم و حوصلہ عطا فرما۔ (آمین)

Marfat.com

مرے گرچہ گناہ ہیں حد سے سوا مگر ان سے امید ہے تجھ سے رجا
تو رحیم ہے ان کا کرم ہے گواہ وہ کریم ہیں تیری عطا کی قسم

فقط! گدائے اشرف سمنان:
محمد ایوب اشرفی شمسی سنبھلی
خادم مسجد نور الاسلام۔ بولٹن۔ یو۔ کے
11-10-2002 مطابق ۴ شعبان ۱۴۲۳ھ بروز جمعۃ المبارک

ماٰخذ

(۱) قرآن کریم
(۲) تفسیر جلالین — امام المفسرین حضرت علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ
(۳) تفسیر روح البیان — رأس المفسرین حضرت علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ
(۴) مشکوٰۃ شریف — شیخ المحدثین حضرت شیخ ولی الدین محمد بن عبد اللہ تبریزی علیہ الرحمۃ
(۵) کنز الایمان — امام اہل سنت اعلیٰحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ
(۶) معارف القرآن — مخدوم الملت حضرت محدث اعظم کچھوچھوی علیہ الرحمۃ
(۷) بشیر القاری — صدر العلماء علامہ سید غلام جیلانی میرٹھی علیہ الرحمۃ
(۸) بہار شریعت — صدر الشریعہ حضرت علامہ امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ
(۹) فتاوی نوریہ — فقیہ اعظم حضرت علامہ ابو الخیر محمد نور اللہ نعیمی علیہ الرحمۃ
(۱۰) نظام شریعت — صدر العلماء علامہ سید غلام جیلانی میرٹھی علیہ الرحمۃ
(۱۱) مقدمہ اطیب البیان — حضرت علامہ مفتی عبد المنان صاحب مبارکپوری
(۱۲) ویڈیو ٹی وی کا شرعی استعمال — شیخ الاسلام حضرت علامہ سید محمد مدنی میاں صاحب کچھوچھوی
(۱۳) مخدوم الاولیاء — حضرت علامہ و مولانا محمود احمد صاحب مظفر پوری
(۱۴) تحائف اشرفی — اشرف المشائخ اعلیٰحضرت اشرفی میاں کچھوچھوی
(۱۵) حدائق بخشش — امام اہل سنت اعلیٰحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ
(۱۶) ذوق نعت — استاذ زمن حضرت علامہ حسن رضا بریلوی علیہ الرحمۃ
(۱۷) فرش پر عرش — مخدوم الملت حضرت محدث اعظم کچھوچھوی علیہ الرحمۃ
(۱۸) کلیات اقبال — شاعر مشرق علامہ اقبال مرحوم

نیز کچھ ذاتی یادداشتوں سے بھی سہارا لیا گیا ہے۔

Marfat.com

۷۸۶

۹۲

ھُوَالاشرف

وَھُوَ العَلِیمُ الخَبِیرُ

خطبہء صدارت

آل انڈیا تعلیمی کنونشن کچھوچھ شریف

منعقدہ ۲۷ محرم الحرام ۱۳۹۸ھ مطابق ۸ جنوری ۱۹۷۸ء

از افادات عالیہ

قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین، عمداۃ العلماء الکاملین، اشرف المشائخ حضور

سیدنا و مولانا الحاج **محمد مختار اشرف** صاحب اشرفی جیلانی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ اشرفیہ حسینیہ سرکار کلاں

دامت برکاتہم العالیہ ولازالت فیوضہم القدسیہ

ناشر

انتظامیہ کمیٹی آل انڈیا تعلیمی کنونشن کچھوچھ شریف ضلع فیض آباد (او، پی)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرات علمائے کرام، مشائخ عظام، دانشوران ملتِ اسلامیہ اور زائرین آستانہ اشرفیہ۔ کوئی صاحبِ بصیرت اس حقیقت سے بے خبر نہ ہوگا کہ عقل و دانش کا ارتقاء، فکر و نظر کی صحیح تربیت، انسانی کمالات کی تابانی، انسانیت کے نظام تعمیر و تکمیل کا محور اور موجودہ انکشافات و اختراعات اور ایجادات کا سرچشمہ یہی علم و تعلیم ہے علم ہی انسانیت کی وہ منزل ہے جہاں اعلیٰ اخلاق، بلند کردار اور کامل ترین سیرت کی تکمیل ہوتی ہے۔ بہترین ثقافت کا وجود، صحیح معاشرے کی تکوین اور اعلیٰ تمدن کی پیدائش علم و تعلیم ہی کی مرہونِ منت ہیں۔ اسلام کی نگاہ میں علم و تعلیم دیکھنا ہو تو آیئے نزولِ قرآن کے پہلے ہی دن اس کی قدروں کو پیش کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کی خالقیت وعظمت کا اعلیٰ ترین تصور پیش کرنے کے بعد اگر کسی چیز کا ذکر آتا ہے تو وہ صرف علم و تعلیم کا اور وہ بھی اس دلکش انداز سے کہ نعمت تخلیق کو "رب" کی طرف منسوب کیا اور نعمت علم "ربِ اکرم" کی طرف جس نے اس بات کو واضح کر دیا کہ علم ربِ اکرم کا کرم ہے۔ اس لئے سب سے بڑا اکرم ہے ملاحظہ فرمایئے۔ اِقْرَءْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِی خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَءْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ الَّذِی عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ ۝ ترجمہ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا انسان کو جمے ہوئے خون سے پڑھو اور تمہارا رب بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا انسانوں کو ان باتوں کا علم جو اسے معلوم نہ تھیں۔

اس کے علاوہ قرآن کریم نے علم و تعلیم پر کتنے اسلوب سے اور اس کی اہمیت کس کس انداز سے بیان فرمائی ہے۔ اور اس پر کتنی آیتیں ہیں۔ یہ ایک نہایت وسیع مضمون ہے جس کا خلاصہ بھی اگر پیش کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو۔

یہ حقیقت ہر صاحب فہم پر واضح ہے کہ اسلام میں جو سب سے زیادہ ضروری اور اہم حکم ہوتا ہے اسلام اسے فرض کہتا ہے۔ جس کی تعلیم حد سے زیادہ ضروری ہے۔ اور اس سے پہلو تہی کرنا گناہِ عظیم ہے۔ اب علم و تعلیم کی قدروں کا اندازہ لگایئے کہ اسلام نے اس کی تحصیل کو فرض کہا

Marfat.com

ہے۔اس لفظ کے سننے کے بعد ہر مسلم دل ودماغ میں یہ بات جم جانی چاہیئے کہ تحصیلِ علم ہماری زندگی کا بہت بڑا فریضہ ہے۔اگر ہم نے اس سے پہلوتہی کی تو ہم بہت ہی بڑے مجرم ہیں۔

سرورِ کائنات ﷺ کا ارشاد ہے (علم کی طلب ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے)

(علم کے طالب کیلئے ہر چیز دعائے مغفرت کرتی ہے یہاں تک کہ مچھلیاں سمندر میں) نیز

(عالم کیلئے بھی زمین آسمان کی ہر شے حتیٰ کہ مچھلیاں پانی میں دعائے مغفرت کرتی ہیں)

محقق علی الاطلاق شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ المعات میں فرماتے ہیں۔کہ مچھلیوں کے ذکر سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آسمان سے پانی علماء کی برکت سے نازل ہوتا ہے۔اور مچھلیوں کی زندگی اسی پر منحصر ہے چنانچہ حدیث میں ہے

ترجمہ: علماء کی برکت سے انہیں بارش سے نوازا جاتا ہے اور رزق دیا جاتا ہے۔

کتب واحادیث میں علم وتعلیم اور علماء کی فضیلت وعظمت کے بیان کا اتنا بڑا ذخیرہ ہے کہ متعدد ضخیم کتابیں تیار ہوسکتی ہیں۔مگر علم وتعلیم کی اہمیت کو سمجھانے کیلئے جو کچھ بیان کیا گیا ہے اتنا ہی کافی ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر وہ کون سا علم ہے جو انسانیت کو اس بلند مقام تک پہنچا دیتا ہے۔جس کا ابھی ذکر ہوا؟ کیا یہی طبعی قوتوں کی تسخیر کا علم؟ اور قوانین قدرت اور نظامِ فطرت کی دریافت کا جوان میں کام کر رہے ہیں۔؟ یعنی موجودہ دنیا کا علم جس کے بغیر کوئی قوم اپنا وجود برقرار نہیں رکھ سکتا

اگر یہی علم ہے تو پھر کیا بات ہے کہ یہ ''مادی طبعی علم'' اختراعات کا ذخیرہ جس قدر مہیا کرتا جاتا ہے اسی قدر اقوام عالم کی باہم آویزش اور انسانی معاشرے کی تباہی وہلاکت کا خطرہ برابر بڑھتا چلا جاتا ہے۔

مجھے کہنے دیجئے کہ علم سے مراد یہ مادی علم نہیں بھلا اس علم سے انسان کی ترقی کیا ہوسکے گی۔جس کا نقطۂ نظر کم از کم عیش ونشاط کی کام جوئی اور زیادہ سے زیادہ اقوام عالم پر بے محابہ چیرہ

Marfat.com

دتی ہے۔یہی دو باتیں ہیں جن کے گرد اس کی طبعی تحقیقات ،فنی اختراعات اور صنعتی ایجادات گردش کر رہی ہیں۔لیکن ایک علم جو اس کے آگے ہے۔اس کا نقطہ نظر سیرت سازی ہے اور یہ احساس پیدا کرنا ہے کہ انسان اپنی تمام قوتوں اور قدرتوں کے باوجود خالق کائنات کے سامنے اپنے اعمال کی جواب دہی کیلئے کھڑا ہونے پر مجبور ہے۔اسے جواب دینا ہوگا کہ اللہ کی نعمتوں سے کیا فائدہ اٹھایا؟اوران کا کیا حق ادا کیا؟انہیں کس طرح اور کس مقصد کے تحت استعمال کیا؟غلط استعمال سے کائنات پر کیا اثر پڑا۔؟اور کیسے نتیجے نکلے؟یہی علم ہے جو انسان کو انسان بناتا ہے۔اور اسی کو اسلام علم کہتا ہے۔

قرآن کریم اس علم کا وہ صحیفہ ءربانی ہے جس کی تعلیم نے مذاہب کی تاریخ میں ایک نیا باب کھول دی ہے اور ایسا بلند ترین اور عدیم المثال تمدن وجود میں آیا جس کے پورے نظام میں مواخذہ الٰہی کا خوف اور محاسبہءاخروی کا لرزا دینے والا تصور کام کر رہا تھا۔اور اس کے پورے وجود میں امانت داری،احتیاط ، خداترسی ، عدل وانصاف ،مساوات،خیر خواہی،سچائی ہمدردی، پاکیزگی،حیاء،ارتقاء،ایمان کی پختگی اور مضبوطی کی روح جاری وساری تھی۔اس تمدن نے دلوں اور دماغوں کو ایسے صحیح راستے پر لگا دیا تھا کہ روحانی حیات اور مادی زندگی کی متوازن قوتیں ظہور میں آئیں تھیں۔جس سے زہد و پارسائی،نیکی وحق پسندی،اخلاق وانسانیت کی بنیاد پر طاقتور انقلاب برپا ہوا کہ طاغوت کی بنیادیں ہل گئیں۔اقوام کا نصب العین بدل گیا اور دنیا زندگی کے غلط اور مضر نظام کے بجائے صحیح نظام اختیار کرنے پر مجبور ہوگئی جس علم سے ایسا زبردست انقلاب پیدا ہوا ہے آج بھی دنیا کو اسی علم کی ہر چیز سے زیادہ ضرورت ہے۔تاریخ عالم گواہ ہے کہ آج بھی اس علم کا سرچشمہ قرآن مقدس اور رسول اللہ ﷺ کی سنت مبارکہ ہے۔عقل وانصاف نے ہمیشہ اعلان کیا ہے کہ قرآن وحدیث کی تعلیم وہ ربانی روشنی ہے جس سے ایمان،سچائی،اخلاق اور انسانیت کی شاہراہ ملتی ہے۔تمام دنیا کو اس شاہراہ پر چلنا ضروری ہے۔اور یہ قرآن وحدیث کی روشنی ہی میں ممکن ہے اس کے بغیر ہمارا جو قدم اٹھے گا وہ راہ حق سے اور بھی دور ہوتا جائے

Marfat.com

گا۔ تاریخ کا اتار چڑھاؤ پکار رہا ہے کہ قرآن وحدیث کی روشنی ہی ہے جو زندگی کو سنوارتی ہے ضمیر میں پاکیزگی کی روح پیدا کرتی ہے۔ پھر اخلاق اور انسانیت کے وہ جوہر ابھرنے لگتے ہیں کہ انسان کائنات کا سب سے قیمتی سرمایہ بن جاتا ہے

حضرات!

اب سوچئے دل پر ہاتھ رکھ کر سوچئے۔ اور فہم وفراست کا چراغ جلا کر سوچئے کہ قرآن، حدیث اور ان سے متعلق علوم کیلئے مدارس کا قیام، ان کا نظام اور ان کی حیات وبقاء کا اہتمام ہماری زندگی کا کتنا اہم عنصر ہے۔

اسی اہمیت وضرورت کے احساس کی شدت نے ہر دور میں اس دور کے صالحین کو اس بات پر آمادہ رکھا کہ وہ جگہ جگہ دینی وتعلیمی مراکز قائم کرتے رہیں۔ نیز قائم شدہ مراکز کے فروغ و ارتقاء کیلئے مسلسل جدوجہد کرتے رہیں۔

بحمدہ تعالیٰ کسی بھی دور میں عمائدین واکابرین اور مخلص وصالحین اپنے اس فریضے سے غافل نہیں رہے بلکہ بعض خانوادے تو ایسے ہیں جن کی دینی، علمی، روحانی اور اخلاقی خدمات کا دائرہ صدیوں کو اپنی آغوش میں لئے ہوئے ہے۔

خانوادہء اشرفیہ ہی کو لے لیجئے۔ جس کا انتساب آٹھویں ہجری کے مجدد اعظم، غوث العالم محبوب یزدانی مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی ثم کچھوچھوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات بابرکات سے ہے۔ یہ وہ ذات گرامی ہے جو قادریت اور چشتیت کا مجمع البحرین ہے، اور صدیقین اولیا میں جس کا شمار ہے۔ بزم اولیاء میں جس کی مثال اس دولہے کی سی ہے جس کی بارات میں اس کے اکابرین واصاغرین اصحاب ویاران اور اساتذہ اور مشائخ سب ہی شریک ہیں۔ لیکن سبھی کی نگاہِ محبت وفیضان کا مرکز وہی دولہا ہے۔

حضرت قدوۃ الکبریٰ مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر قدس سرہ کی شہرہ آفاق فطری ولایت وکرامت اس بات سے مستغنی ہے کہ میں اس کا تعارف کراؤں۔ بس مختصر لفظوں

Marfat.com

میں ''اشرفی نسبت'' اس کرامت کی طرف آپ کی توجہ لے جانا چاہتا ہوں جو آج تک ہر خاص و عام کی چشم دید ہے۔ غور فرمایئے۔ پانچ صدی سے زیادہ عرصہ گذر گیا اس درمیان میں وابستگان سلسلہ اشرفیہ میں نہ جانے کتنے شیخ الاسلام والمسلمین بے شمار متکلمین ومحدثین، کیسے کیسے مخدوم الآفاق افراد گذرے جو اس بات کے بجا طور پر مستحق تھے کہ ان کی نسبت کو اجاگر کیا جاتا اور بعد والے اپنے کو ان سے منسوب کرتے۔ مگر۔ قربان جایئے اس روح سعادت کے جو ان افراد کے رگ وپے میں خون بن کر دوڑ رہی تھی جس نے انہیں مجبور کر دیا کہ وہ اپنی مرکزیت کو مخدوم اشرف کی مرکزیت میں فنا کر دیں اور اس ذات اشرف میں ایسا گم ہو جائیں کہ ذات اشرف سے الگ کر کے ان کو دیکھا نہ جا سکے۔ اپنی مستقل حیثیت منوانے سے زیادہ بہتر انہیں یہی نظر آیا وہ اپنے مخدوم اشرف کی رائے کرامت میں ایسا چھپالیں کہ ان کی طرف بظاہر بلاواسطہ خود مخدوم اشرف کی طرف انتساب نظر آئے۔

اور نچھاور ہو جایئے ان جلیل القدر افراد کے روحانی تصرفات پر جس نے ان کے وابستگان کے اذہان کی ایسی تطہیر کی کہ ان کے حاشیہ خیال میں بھی یہ بات نہ آسکی کہ وہ اپنی نسبت ان کی طرف کرنے لگیں۔ انتساب کی وحدت نے وابستگان سلسلہ اشرفیہ کو جو وحدت فکر ونظر عطا کی ہے اسے رب کریم کا فضل عظیم سمجھنا چاہیئے۔

حضرات!

اشرفی خانوادے کے اس مختصر تعارف کے بعد آیئے اس کے علمی و دینی اور روحانی خدمات کا جائزہ لیجئے۔

قدوۃ الکبریٰ مخدوم اشرف قدس سرہٗ العزیز نے رشد و ہدایت کے مراکز کی تعمیر کیلئے عالم گیر سیاحت کا پروگرام بنایا اور مصر، عراق، شام، روم، ترکستان اور بلادِ شرقیہ کے بے شمار علاقوں کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے نوازا بہتوں سے فیض یاب ہوئے اور بہتوں کو فیض یاب کیا جہاں جہاں گئے علم و ہدایت کے ایسے نقوش چھوڑے جنہیں گردش لیل ونہار آج تک نہ مٹا سکی۔ غیر منقسم

Marfat.com

ہندوستان تو آپ کی توجہات اور نوازشات کا خاص مرکز رہا۔شمالی ہند کو دیکھئے یا جنوبی ہند کو۔مشرق کی طرف جایئے یا مغرب کی طرف ہر جگہ اشرفی خانقاہیں اور اشرفی آستانوں کے فلک بوس مینارے فیضان نکہت نور کرتے اور علم وہدایت کی روشنی بکھیرتے نظر آئیں گے۔

یہ مخدوم اشرف ہی کا فیضان تربیت تھا کہ آپ کے پردہ فرمانے کے بعد بھی آپ کے جلیل القدر وابستگان آپ کے علمی اور روحانی علم کو آگے بڑھاتے رہے۔خاص کر آپ کے خانوادے پر آپ کی خاص نگاہِ التفات رہی جس کا ہر دور میں یہ نتیجہ برآمد ہوتا رہا کہ آپ کے خانوادے اور ہر دور کے علماء ومشائخ عوام وخواص کی محبت اور عقیدت کا مرکز بنا رہا۔اور ہر دور کے صاحبان بصیرت اشرفی خاندان کی روحانی برتری کے آگے سجود نیاز لٹاتے رہے مخدوم اشرف کے خانوادے سے محبت ان کی دینی وابستگی صحیح العقیدہ سُنی ہونے کی علامت بن گئی۔اور آپ کی مستقل اقامت گاہ یعنی کچھوچھہ مقدسہ کو ہر خاص وعام دین وسنیت کے ایک عظیم مرکز کی حیثیت سے پہچاننے لگے۔

ہر دور میں اس خانوادے میں دو طرح کے لوگ ملتے رہے۔ایک سالکین دوسرے مجاذیب۔سالکین میں دو قسم کے افراد ہوتے رہے۔ایک وہ جنہوں نے خانقاہوں کی مقدس فضاؤں میں رہ کر قلوب وارواح کا تزکیہ وتطہیر اپنا شعار بنالیا۔نیز۔فیضان مخدوم اشرف کے دریا میں ڈھلی ہوئی خطابت سے بستی بستی، صحرا صحرا، محفل محفل گوشہ گوشہ علم وہدایت کے چراغ روشن کرنے کو اپنی حیات کا منتہائے آرزو قرار دے لیا۔

ہندوستان کی سیر کیجئے جگہ جگہ اشرفی منزل، خانقاہِ اشرفی، مدرسہ اشرفیہ، جامعہ اشرفیہ، اشرفی دار المطالعہ، الجمیۃ الاشرفیہ، ماہنامہ اشرفیہ کے نام سے مختلف دینی مقامات، بے شمار دینی ادارے، لاتعداد دینی تنظیمیں اور کئی ایک دینی اور علمی جرائد اس حقیقت کی نشاندہی کرتے ہیں

اشرف کا دو جہاں میں ہے جھنڈا گڑا ہوا
ہے اشرفی فقیروں کا میلہ لگا ہوا

Marfat.com

حضرات!

مخدوم اشرف کے آستانہء عالیہ کے سایہ میں جامع اشرف کا قیام اسی مخدومی فیضان مسلسل کی ایک کڑی ہے۔ جو میری بے پناہ مسرت وانبساط کا باعث اور میری دیرینہ آرزوؤں کی تکمیل ہے۔ مخدوم اشرف کے آستانے سے بہتر علمی اور روحانی تربیت گاہ دوسری جگہ کیسے میسر آسکتی ہے۔

یہاں اس حقیقت کا اظہار غالباً نا مناسب نہ ہوگا کہ آج سے کم وبیش پچپن سال قبل ۱۳۴۰ھ میں میرے جدِ کریم اعلیٰ حضرت شیخ المشائخ محبوب ربانی مولانا شاہ ابو احمد سید علی حسین اشرفی جیلانی سجادہ نشین سرکار کلاں قدس سرہٗ کی سرپرستی اور والد محترم حضرت علامہ ابوالمحمود سید شاہ اشرف اشرفی جیلانی ولی عہد سجادہ، سرکار کلاں قدس سرہٗ کے اہتمام وانصرام میں ''جامعہ اشرفیہ'' کی بنیاد پڑی تھی۔ یہ جامعہ اشرفیہ برسہابرس کتاب وسنت کی ترویج واشاعت کرتا رہا۔ اسی جامعہ کے شیخ الحدیث، محدثِ اعظم ہند استاذِ گرامی مولانا عمادالدین صاحب، مفتی احمد یار خاں صاحب، علامہ مفتی عبدالرشید خاں صاحب، علامہ سید شاہ محی الدین اشرف اشرفی جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نیز دیگر اکابر علماء مختلف عہدوں میں ہوتے رہے اور یہاں کے فارغ طلباء آج اکابر ملت اسلامیہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔ جامعہ اشرفیہ کو مقبول ومستحکم بنانے میں صدرالافاضل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی، حضرت مولانا محمد فاخر صاحب الہ آبادی، حضرت مولانا عبدالباری صاحب فرنگی محلی رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین کی مساعی جمیلہ کی بھی ایک طویل داستان ہے۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ بعض ناگزیر اور غیر اختیاری حالت کے پیشِ نظر مجھے جامعہ اشرفیہ کو بند کردینا پڑا تھا۔ لیکن کسے خبر تھی کہ میری ہی زندگی میں ایک ایسا وقت مسعود آئیگا جب جامعہ اشرفیہ کا ارتقاء نیا احیاء جامع اشرف کی صورت میں ظہور پذیر ہوگا۔

دعا گو ہوں کہ مولا تعالےٰ اس ''جامع اشرف'' کو مستقبل کا ایک ایسا عظیم ادارہ بنادے جہاں سے نکلنے والے طلبہ قرآن فہمی، حدیث دانی اور تفقہ کا ملکہ لیکر نکلیں۔ اور عربی زبان لکھنے اور

Marfat.com

بولنے میں انہیں کامل مہارت حاصل ہو جائے۔ آمین یا مجیب السائلین۔

مخدوم اشرف جہانگیر نے اپنے خانوادے کو جو جہانگیری نقطۂ نظر دیا ہے اس کا تقاضا یہ بھی ہے کہ جامع اشرف کا نصاب اتنا کامل ہو جو عربی زبان میں مہارت کاملہ کے ساتھ ساتھ دوسری بین الاقوامی زبانوں سے بھی بقدر ضرورت روشناس کرا سکے اور موجودہ زمانے کے جائز تقاضوں کی تکمیل کر سکے تا کہ یہاں کے تربیت یافتہ انسان کا دائرہ رشد وہدایت محدود نہ رہ جائے۔

آخر میں میں پھر جامع اشرف کے قیام پر اپنی بے پناہ مسرت وانبساط کا اظہار کرتا ہوں کہ مولا تعالیٰ اس ادارے کو وقت کا ایک عظیم ادارہ بنا دے اور اسے دن دونی اور رات چوگنی ترقی عطا فرماتا رہے اور مومنین کے قلوب کو اس کی طرف مائل کر دے تا کہ وہ اس کے فروغ کو اپنا فروغ اور اس کے ارتقاء کو اپنا ارتقاء تصور کریں۔ امین

Marfat.com

چہلم

حضرت سرکارکلاں

آنکھوں دیکھا حال

لندن سے کچھوچھا ❁ کچھوچھا سے کراچی کا سفر

حضرت پیر طریقت الحاج ڈاکٹر سید محمد مظاہر اشرف الاشرفی الجیلانی مدظلہ

۲۱ رجب المرجب کو حضرت سرکار کلاں شاہ سید محمد مختار اشرف اشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے ولی عہد علامہ مولانا سید اظہار اشرف اشرفی الجیلانی مدظلہ نے فون پر مجھے فرمایا کہ ڈاکٹر صاحب ابا کا چہلم ابا کے دینا سے رحلت فرمانے کے سلسلے کی آخری رسم دینا ہے اس کے بعد سالانہ عرس تو زندگی بھر منعقد ہوگا دوسرے چہلم والے روز نئے سجادہ نشین کی دستار بندی اور اعلان سجادہ نشینی ہوگا لہذا آپ چہلم میں ضرور شریک ہوں۔ چنانچہ میں نے چہلم میں شرکت کا فیصلہ کرلیا اور لندن سے ہندوستان کا ویزا حاصل کر کے عازم ہندوستان ہونے کا پروگرام مرتب کیا لیکن مصیبت یہ تھی کہ کرسمس کی وجہ سے کراچی یا بمبئی کی کوئی سیٹ نہیں مل رہی تھی۔ میرے عزیز دوست اور معتقد ارشد محمود صاحب نے عندیہ ظاہر کیا کہ وہ بھی کچھوچھا شریف میرے ساتھ چلیں گے۔ یوں تو سلیم اشرفی نے بھی لندن سے کچھوچھا شریف جانے کا ارادہ ظاہر کیا تھا لیکن ان کا بلاوا نہیں تھا تو یہ نہ جاسکے۔

ارشد محمود صاحب کی کوشش سے آذربائی جان ایئر لائن میں ۳ سیٹیں مل گئیں۔ ۲ ان کی اور ان کے بچے کی اور تیسری میری۔ جہاز کو لندن ہیتھرو ایئر پورٹ کی بجائے گیٹ وک ایئر پورٹ سے جانا تھا۔ میں لندن سے گیٹ وک اپنے بڑے بیٹے اور چھوٹے بیٹے کے ساتھ پہنچا اور ارشد محمود کے ساتھ مانچسٹر سے گیٹ وک پہنچے جہاز نے ٹھیک وقت پر پرواز کی۔ اس پرواز کو۔۔۔ استنبول باکو ہوکر کراچی آنا تھا۔ تمام انٹرنیشنل فلائٹس ایسا ہی

Marfat.com

کرتی ہیں کہ پہلے اپنے ہوم لینڈ جا کر دوسرا جہاز تبدیل کرتی ہیں۔ الا یہ کہ وہ فلائٹ دور کی نہ ہو۔۔ بہر حال ہمارا جہاز ۳ گھنٹے بعد استنبول ترکی پہنچا۔ وہاں ایک گھنٹہ ٹھہرا اور ہمیں ٹرانسزٹ کارڈ دے کر باہر جانے کی اجازت دی گئی۔ ہم استنبول ایئر ٹرمینل میں پہنچے۔ جہاں لاؤنج میں بٹھا دیا گیا۔ نہ پانی پینے کو نہ لاؤنج سے باہر جانے کی اجازت۔ غرض ایک گھنٹہ بعد ہم لوگ دوبارہ جہاز میں سوار ہوئے اور پھر جہاز نے پرواز کی۔ یہ جہاز 707 تھا۔ کچھ بہتر تھا۔ ہم استنبول سے ۴ گھنٹے کا سفر طے کر کے باکو پہنچے۔ جہاز حسب طریقہ ٹنل پر لگا لیکن جب جہاز نیچے اترنے لگا تو باکو شہر ایک دیہات یا قصبہ معلوم ہوا اور پھر سب سے نمایاں جو چیز نظر آئی وہ غربت، مفلسی اور بدحالی تھی۔ بلڈنگیں پرانی بوسیدہ اور بغیر رنگ و روغن۔ خیر ہم تقریباً لندن سے کراچی کے لیے 28 مسافر تھے جن میں کچھ مستورات واطفال صغیر و کبیر بھی شامل تھے۔ جیسے ہی جہاز باکو ایئر ٹرمینل کی ٹنل سے لگا ہر طرف سے آذربائی جان آرمی نے گھیر لیا۔ جب ہم ایئر ٹرمینل بلڈنگ میں آئے تو کوئی ہماری بولی سمجھنے والا نہ تھا۔ سب روسی زبان بولنے والے تھے۔ یہ انگریزی نہیں جانتے تھے۔ پھر اچانک فوجیوں نے ہمارے ٹکٹ اور پاسپورٹ سب سے لے کر ہم سب کو ایک شیشے کی لاؤنج میں بند کر دیا۔ جہاں نہ ٹائیلٹ اور نہ پینے کا پانی اور نہ کوئی چائے کی کنٹین۔ ایک لیڈیز اور ایک جینٹس کے پیشاب کرنے کی جگہ بنی تھا جو بے انتہا گندی تھی۔ تقریباً 5 گھنٹے ہمارا کوئی پرسان حال نہ تھا باکو میں سخت سردی تھی۔ ہر طرف ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھی۔ آخر 5 گھنٹے بعد ہمیں حکم دیا گیا کہ نیچے چلو تیسری منزل سے سیڑھیوں کے ذریعے ہم نیچے آئے۔ سخت ٹھنڈی اور تیز ہوا چل رہی تھی۔ سامنے ایک بس کھڑی تھی۔ جس میں سوار ہونے کا اشارہ کیا گیا۔ جب ہم سوار ہوئے تو بس نہایت گندی تھی۔ دوسرے اس بس میں نہ کواڑ اور نہ ہی کھڑکیوں میں شیشے۔ نہ اور ہیٹ ہینڈل پکڑنے کے۔ یہاں ہمیں لے کر ایک طویل سفر طے کر کے ایک جہاز تک پہنچی۔ اتفاق سے سب سے پہلا مسافر میں تھا جو سب سے پہلے جہاز کی سیڑھیاں چڑھ کر جہاز میں داخل ہوا تو اندر سیدھی طرف جہاز میں کوئی سیٹ نہیں تھی۔ ایک میدان سا تھا۔ سب یہ حالت دیکھ کر گھبرا گئے کہ جہاز جب اڑے گا تو

Marfat.com

پیچھے لڑھک جائیں گئے اور اترے گا تو آگے لڑھک کر جائیں گے لیکن بائیں جانب پردہ نظر آیا جس میں جھانکنے پر کچھ شاید اور سیٹیں نظر آئیں۔ میں نے جلدی سے پردہ ہٹا کر ۳ سیٹوں پر قبضہ کیا۔ میں اور میرے ساتھی جب سیٹوں پر بیٹھے تو سیٹ کی ٹیک پیچھے گر گئی۔ اس طرح تمام سیٹوں کی یہی حالت تھی۔ ہم کسی پر اور کوئی ہم پر یعنی ہم نیم دراز ہو کر اپنی ٹانگوں کو اگلی سیٹ کے نیچے کر کے لیٹ گئے۔ غرض یہ سوچ کر کہ کسی طرح کراچی پہنچیں۔ ہم نے یہ سب کچھ برداشت کیا۔ اچھے اچھے سوٹ والے لندن سے باکو تک پاکستان کو برا بھلا کہتے آئے تھے لیکن الحمدللہ انہیں بھی کراچی کی یاد ستا رہی تھی۔ جہاز جب چلنے لگا تو اس کا ایک پہیہ شاید ٹیڑھا تھا جو بلنگ کر رہا تھا۔ جہاز ساڑھے پانچ گھنٹے بعد کراچی کے لیے پرواز کر گیا اور ہم سب جہاز میں لیٹے ہوئے ساڑھے تین گھنٹے بعد کراچی آئے۔ جیسے یہ جہاز نے کراچی کی سرزمین کو چھوا یا ٹچ کیا تو تمام پاکستان کو گالیاں دینے والوں نے خوشی سے تالیاں بجائیں۔ اس طرح ہم لوگ لندن سے تقریباً 16 گھنٹے میں کراچی آئے۔

کراچی میں ۲۵ دسمبر کو پہنچا تھا۔ یہاں سے ۲۸ دسمبر کو بمبئی روانہ ہوا اور بمبئی سے ۳۱ دسمبر لکھنو پھر یکم جنوری کو ٹیکسی میں کچھوچھا روانہ ہوا۔ ۵ گھنٹے بعد کچھوچھا پہنچا۔ حضرت سرکار کلاں کے متعلقین سے ملا۔ سب گلے لگ کر روئے۔ شام کو خانقاہ حسنیہ سرکار کلاں گیا اور مزار پر انوار پر حاضری دی۔ اس قدر لوگوں کی آمد تھی جیسے حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کے عرس پر آتے ہیں۔ بسیں، جیپیں، ٹرکس، گاڑیاں سب بھر کر آ رہی تھی۔ خانقاہ جو انتہائی وسیع و عریض ہے سب فل تھی۔ راستہ بھرا پڑا تھا۔ چلنے کو جگہ نہ تھی۔ حضرت کے جانشین نے بتایا کہ حضرت سرکار کلاں نے وصال سے ۱۵ روز قبل خانقاہ میں ایک ہفتہ قیام کیا اور اپنی والدہ جن کے پہلو میں آج حضرت کی قبر ہے اسی قبر کی جگہ پر ۵ پارے قرآن پاک کے پڑھے اور پھر بعد ختم قرآن مسرت کا اظہار فرمایا کہ والدہ ماجدہ کو مکمل قرآن سنا دیا پھر گھر کچھوچھا شریف تشریف لے گئے جہاں ۲ روز قیام فرمایا اور پھر لوگوں کے اصرار پر لکھنو بذریعہ ایمبولینس بغرض چیک اپ تشریف لے گئے۔ ہسپتال میں ۷ روز قیام کیا۔ کمزوری بہت تھی اور ڈاکٹر حیران تھے کہ مرض ظاہری طور پر کوئی نہ تھا۔ حضرت

Marfat.com

اپنے آنے اور ملنے والے علمائے کرام سے فرماتے اب تو "تشتھی انفسکم" کا انتظار ہے۔ علماء نے کہا حضور یہ دنیا میں کہاں یہ تو جنت میں ملے گا تو تبسم فرمایا۔ ۹ رجب سے ۲ روز قبل پوچھا آج کیا دن ہے اور تاریخ کیا ہے۔ لوگوں نے بتایا کہ ۷ رجب ہے۔ فرمایا جمعرات ۹ رجب ٹھیک رہے گی۔ ۹ رجب کو سب سے حسب طریقہ مسکرا کر ملے۔ ۱۲ بجے سب کو رخصت کر دیا کہ جاؤ سب لوگ جاؤ۔ ساڑھے بارہ بجے وقت پوچھا پھر استنجاء فرما کر وضو کیا اور پھر ٹھیک ایک بجے اپنے اللہ تعالیٰ سے واصل ہو گئے۔ ادھر روح نے جوار قدس کی راہ لی ادھر اذان ہوئی۔ سب حیران پریشان تھے کہ ابھی تو استنجاء فرما کر وضو کیا تھا اب نماز ظہر پڑھیں گے کہ اچانک پلنگ پر لیٹ گئے۔ ایک طویل مسکراہٹ کے ساتھ "تشتھی انفسکم" کی تلاش میں ہم سب سے منہ موڑ لیا "انا للہ وانا الیہ راجعون" بوقت وصال حضرت کی عمر شریف ۹۲ سال تھی۔ الحمد للہ چلتے پھرتے باوضو دنیا سے کوچ فرمایا۔ حضرت اپنے پوتے علامہ سید محمود اشرف (موجود ولی عہد سجادہ نشین) مہتمم جامع اشرف کو ۲۰ روز قبل الگ کمرہ میں بلا کر سمجھایا تھا کہ تمہارے والد تو سن کر گھبرا جائیں گے۔ تم غور سے اور صبر سے سن لو۔ پھر ایک بکس بتایا کہ اس میں ایک وصیت نامہ ہے اور میرے بعد مہمانوں کے کھانے کے پیسے ہیں۔ کفن تیار رکھا تھا۔ قبر شریف کے لیے پکی بغیر بجنے کی اینٹیں الگا کر قبر کی جگہ رکھا دی تھیں یعنی ایک سال سے تمام تیاری کی جا رہی تھی۔ جب میں گذشتہ ۵ ماہ قبل زیارت کو گیا تھا تو مجھ سے فرمایا تھا کہ میں اب جا رہا ہوں۔ تمام انتظامات کر رکھے ہیں۔ سب کا حصہ بانٹ دیا ہے۔ تمام جائیداد' پیسے' کپڑے' کتابیں سب کچھ حسب خواہش اور بمطابق شریعت مطاہرہ ورثاء کو تقسیم فرما دیا تھا۔ جو کچھ نہ کیا اس کے لیے وصیت نامہ لکھ دیا تھا تاکہ کسی قسم کی قباحت نہ ہو اور تنازعہ نہ ہو۔ ایک ماہ قبل تمام لنگر خانے کے برتن روپے پیسے اپنے جانشین کے حوالے کر دیے تھے اور اس تبرکات خاندانی کی چابیاں بھی عطا فرما دی تھیں اس قدر پاک صاف طریقہ سے دنیا سے کوچ فرمایا کہ دیکھنے اور سننے والے سب کو تعجب ہو۔ دنیا کے تمام جھنجھٹوں سے خود کو ایک سال قبل سے الگ کر لیا تھا۔ ہر روز تیاری ہو رہی تھی۔ ہر چیز تقسیم کی جا رہی تھی۔ نصیحتیں کی جا رہی تھیں۔ فرماتے تھے کہ جب میں سجادہ نشین بنا تھا تو میری عمر صرف ۲۲ سال تھی۔ دادا میاں نے ۱۰ سال میری سرپرستی فرمائی تھی۔

Marfat.com

واقعہ یہ تھا کہ جب حضرت سرکارکلاں کی عمر شریف ۱۲ سال تھی تو شہنشاہ خطابت عارف باللہ حضرت علامہ شاہ سید احمد اشرف اشرفی الجیلانی ولی عہد سجادہ نشین آستانہ اشرفیہ کچھوچھا شریف جو حضرت سرکارکلاں کے والد ماجد تھے وہ شہید ہو گئے تو حضرت کے دادا اعلیٰ حضرت اشرفی میاں نے اپنے بیٹے کے چہلم والے روز حضرت سرکارکلاں کو اپنا جانشین اور ولی عہد سجادن نشین مقرر فرمایا۔اس وقت اعلیٰ حضرت اشرفی میاں قدس سرہ کی عمر شریف ۸۲ سال تھی تو حاضرین محفل نے دل میں خیال کیا کہ اعلیٰ حضرت نے ایک ۱۲ سال کے لڑکے کو اپنی سحری چراغ زندگی آخری لمحات میں جانشین مقرر فرمایا ہے تو یہ بچہ اتنی بڑی ذمہ داری کیسے سنبھالے گا۔اعلیٰ حضرت اشرفی روشن ضمیر تھے فوراً لوگوں کے دل کے خطرات کو پکڑ لیا تو بہ آواز بلند فرمایا ''لوگوں ابھی فقیر کے دنیا سے جانے میں ۱۰ سال باقی ہیں اور ان ۱۰ سالوں میں فقیر اپنے جانشین کی سرپرستی پوری ہمت سے کرے گا'' چنانچہ اعلیٰ حضرت نے ۹۲ سال کی عمر شریف میں وصال فرمایا۔۔۔سرکارکلاں نے سلسلہ۔۔۔ جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ مجھے کچی خانقاہ اور کچی جامع مسجد' تبرکات خاندانی کا صندوق ملا تھا اعلیٰ حضرت نے بوقت وصال فرمایا تھا کہ میرا یہ بیٹا کچی مسجد کو شاندار بنائے گا اور کچی خانقاہ کو عظیم الشان خانقاہ بنائے گا اور سلسلہ اشرفیہ کو ایک نئے روپ میں ڈھالے گا۔فرماتے تھے کہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں نے اپنی دوسری اہلیہ سے پیدا شدہ صاحبزادے حضرت سید مصطفیٰ اشرف اشرفی الجیلانی کی بڑی صاحبزادی سے میرا نکاح کیا اور جب اعلیٰ حضرت اشرفی میاں آخری حج پر تشریف لے گئے تو مدینہ شریف میں دربار رسالت مآب ﷺ کی حاضری کے بعد اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک پوتا عطا فرمایا ہے اور پھر اپنے پوتے کا نام سید اظہار اشرف رکھا۔اعلیٰ حضرت نے ایک خط ارسال فرمایا کے بچے کا نام سید اظہار اشرف رکھا ہے۔اس بچے سے خصوصیات اشرف کا اظہار ہوگا۔جب یہ خط روانہ ہو کر ایک ہفتہ گزرا تو کچھوچھا شریف سے اعلیٰ حضرت کو خط ملا اور اظہار میاں کے تولد ہونے خبر دی گئی تھی اعلیٰ حضرت کے ساتھیوں نے خط پڑھ کر کہا تھا کہ اس بچے کی پیدائش کی صرف خبر ہی نہیں بلکہ اس بچے کا نام بھی ہم کو ایک ہفتہ قبل معلوم ہو چکا تھا۔فرماتے تھے الحمدللہ اعلیٰ حضرت اشرفی

Marfat.com

میاں کی پیشن گوئی صحیح ثابت ہوئی اور اظہار میاں نے خانقاہ حسنیہ سرکارکلاں میں جامع اشرف قائم کر کے حضرت مخدوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ اشرفیہ کے اظہار کا ذریعہ بنا دیا۔ اب تک جامعہ اشرف سے تین ہزار علماء فارغ التحصیل ہو کر دنیا کے مختلف حصوں میں دین اسلام کی تبلیغ میں مصروف ہیں۔ فرماتے تھے کہ میں اور میری پہلی اہلیہ یعنی اظہار میاں کی والدہ ایک ہی دادا کے پوتے اور پوتیاں ہیں۔ اس طرح اظہار میاں کے اعلیٰ حضرت اشرفی میاں حقیقی دادا او حقیقی نانا ہیں۔ فرماتے تھے کہ میرے دادا نے اپنے ولی عہد کے ولی عہد کو دیکھا تھا اور میں نے اپنے ولی عہد کو نہ صرف دیکھا ہے بلکہ اس کا مثبت کام بھی دیکھا ہے اور اب میں بہت پر سکون جا رہا ہوں کہ خانقاہ حسنیہ سرکارکلاں محفوظ ہاتھوں میں ہے۔ جامع اشرف ماشاء اللہ پوری ترقی پر ہے۔ اس کی پر شکوہ عمارت دین اسلام کی اشاعت اور تبلیغ کا مرکز ہے۔ حضرت سرکارکلاں نے مجھ سے ۵ ماہ قبل کی ملاقات میں فرمایا تھا کہ اظہار میاں ۶۰ سال کے ہو گئے ہیں اور یہ بھی دل کے مریض ہیں لیکن میرا پوتا اور اظہار میاں کا جانشین ماشاء اللہ ہونہار ہے، عالم ہے، فاضل ہے، نوعمر ہے، مدبر ہے اور بڑے صبر والا ہے۔ صحیح حسنی کیفیات کا حامل ہے۔

غرض بعد نماز عصر حسب پروگرام حضرت شاہ سید اظہار اشرف اشرفی الجیلانی کی قیادت میں ایک جلوس خانقاہ کے مرکزی حصے سے حضرت سرکارکلاں قبر شریف پر گل پوشی کے لیے روانہ ہوا۔ یہ منظر قابل دید تھا۔ ہر طرف سرکارکلاں زندہ باد کے فلک شگاف نعرے لگ رہے تھے۔ گلاب کے پھول کچھوچھا شریف میں نایاب ہے۔ وہاں کی سرزمین پر اکثر گیندے کا پھول اگتا ہے لیکن آج نہ معلوم کہاں سے اس قدر گلاب کا پھول آ گیا تھا کہ خانقاہ کے دروازہ پر ۱۴ دکانیں گلاب کو پھولوں کا مرکز تھیں اور وافر مقدار میں گلاب کا پھول دستیاب تھا۔ چنانچہ تقریباً ۱۰ کلو گلاب کے پھولوں کی چادر حضرت اظہار میاں اشرف کے ہاتھوں چڑھائی گئی۔ فاتحہ خوانی ہوئی اور رقت آمیز دعا کے بعد جب حضرت اظہار اشرف نے پورے خانوادہ اشرفیہ کی جانب سے معافی مانگی کہ حضور ہم سے اس فانی دنیا میں اگر کوئی گستاخی ہوئی ہو تو حضور اپنے جد کے صدقے معاف فرما دیں۔ اظہار میاں صاحب نے اس قدر دلدوز انداز میں معافی مانگی کہ لوگوں کے دل دہل گئے۔ ہر آنکھ اشکبار تھی۔ ہر

Marfat.com

طرف آہ و بکا کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔ یہ منظر بھی عجیب تھا کہ رضوی اشرفی علماء کی ۱۷ سو کی تعداد نے چہلم سرکار کلاں میں شرکت کی اور گل پوشی کے موقع پر اور حضرت اظہار میاں کی رقت آمیز دعا و معافی مانگنے میں سب ہی شریک تھے۔ اور سب کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ یہ سلسلہ تقریباً اذان مغرب تک جاری رہا۔ پھر اذان مغرب پر خانقاہ کی وسیع و عریض جامع مسجد میں نماز ادا کرنے چلے گئے۔ بعد مغرب تمام حاضرین کو فاتحہ خوانی کے بعد لنگر تقسیم کیا گیا۔ لنگر تقسیم کا سلسلہ مغرب سے عشاء اور بعد عشاء تا ۱۱ بجے شب تک جاری رہا حیرت کی بات یہ ہے کہ تمام لنگر شریف کے پیسے سرکار کلاں دے گئے تھے۔ کسی اولاد کو یا مرید کو چندہ کرنے یا اپنی جیب سے خرچ کرنے کی ضرورت نہ پڑی۔ ایک جم غفیر کا کھانا جو تازہ تازہ نان اور بکرے کے گوشت کے قورمہ پر مشتمل تھا سب کو کھلایا گیا۔ کوئی کمی نہ ہوئی کوئی بھوکا نہ رہا۔

خانقاہ کے بڑے ہال میں جہاں حضرت سرکار کلاں اپنے چاہنے والوں سے بعد فاتحہ عرس شریف حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ تشریف فرما ہو کر ملاقات فرماتے تھے۔ وہاں ہندوستان بیرون ہندوستان سے آئے ہوئے سینکڑوں علمائے کرام جمع تھے اور آپس میں حضرت سرکار کلاں سے متعلق اپنے اپنے تاثرات پیش کر رہے تھے۔ میں نے پہلی بار اس قدر علمائے کا جھمگٹا دیکھا۔ بہت سے نام جانتا تھا لیکن ملاقات نہ تھی جو آج ہوگئی۔ تمام خانوادہ اشرفیہ کے مقتدر حضرات تشریف فرما تھے۔ شیخ الاسلام مدنی میاں غازی ملت ہاشمی میاں بہت نمایاں تھے۔ سب سے بڑھ کر یہ منظر قابل دید تھا کہ ہندوستان کی مشہور درگاہوں کے ۲۷ حضرات سجادہ نشین بہ نفس نفیس شرکت کے لیے آئے تھے۔ جن میں سب سے نمایاں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے مرکز عقیدت اور پیر و مرشد کی درگاہ کے سجادہ نشین حضرت سید محمد یحییٰ قادری سجادہ نشین خانقاہ نوری برکاتی مارہرہ شریف کی شخصیت تھی۔ حضرت یحییٰ میاں بہت ضعیف ہیں۔ سیاہ پگڑی، جسم پر سیاہ چادر، سرخ سفید چہرہ مبارک اور سفید براق سی داڑھی عجیب پرکشش شخصیت کے مالک ہیں۔ بہ نفس نفیس تشریف لائے تھے۔ غرض علمائے کرام مشائخ عظام کا جم غفیر تھا بقول علامہ قدیری اشرفی کہ اتنا بڑا

Marfat.com

علماء ومشائخ کا اکٹھا ہونا اور سخت سردی کے زمانے میں یہ حضرت سرکار کلاں کی خاص کرامت ہے اور یہ بات حضرت کی شخصیت پر بھرپور روشنی ڈالتی ہے تمام ہی لوگوں سے ملاقات رہی۔ رات کو ۱۱ بجے خانقاہ حسنیہ سرکار کلاں کے وسیع وعریض صحن میں بلکہ درمیانی میدان میں ایک بڑا پنڈال لگایا گیا تھا اور اطراف سے قناتوں سے بند کر دیا گیا تھا کہ کچھوچھا شریف نیپال کے نیچے ہونے کی وجہ سے سخت سردی کی لپیٹ میں تھا تا کہ لوگوں کو سردی سے بچایا جائے۔

یہ پنڈال صحن خانقاہ میں اس مقام پر بنایا گیا تھا جہاں حضرت سرکار کلاں اپنی حیات ظاہری میں عرس مخدومی کے موقع پر جامع اشرف سے فارغ التحصیل طلباء کے سروں پر دستار فضیلت رکھتے تھے اور سند عطا فرماتے تھے۔ یہ اسٹیج مستقل بنا ہوا ہے۔ آج اسی اسٹیج پر دنیا بھر سے آئے ہوئے علماء ومشائخ تشریف فرما تھے بلکہ اتنا بڑا اسٹیج چھوٹا پڑ گیا تھا جیسے ہی حضرت سید اظہار اشرف صاحب پورے خاندان اشرفیہ کے مخصوص لباس میں ملبوس اور خاندانی افراد کے جلوس میں اسٹیج پر تشریف لائے تو اسٹیج کی رونق میں مزید اضافہ ہو گیا۔ جلسہ شروع ہوا۔ جامع اشرفی کے ایک قاری طالب علم نے قرأت کی پھر دوسرے طالب علم نے نعت پیش کی۔ پھر ایک آلہ آباد کے شاعر جن سے سرکار کلاں کے حضور منقبت پیش کی اس کے بعد علامہ ہاشمی میاں اشرفی الجیلانی جو اسٹیج سیکرٹری کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ یکے بعد دیگرے علمائے کرام کو دعوت خطاب دی۔ علامہ ہاشمی میاں اور علامہ مدنی میاں دونوں شہزادے محدث اعظم ہند حضرت سرکار کلاں کے حقیقی بھانجے ہیں۔ ہاشمی میاں نے انتظام اس طرح کیا تھا کا ایک عالم اور ایک کسی خانقاہ کا سجادہ نشین ہوتا اس کو دعوت خطاب دیتے اور ساتھ ہی ساتھ وقت بھی بتا دیتے کہ کتنا وقت بولنا ہے کیونکہ اسٹیج پر موجود اور اطراف میں کرسیوں پر براجمان علماء ومشائخ سب ہی کچھ نہ کچھ بولنا چاہتے تھے۔ اس مضمون میں اتنی گنجائش نہیں کہ تمام حضرات کے خطاب کے اقتباسات پیش کروں البتہ حضرت شاہ محمد یحییٰ قادری سجادہ نشین مارہرہ شریف کی کچھ گفتگو ضرور پیش کروں گا۔ تقریباً ساڑھے بارہ بجے تک کافی علماء ومشائخ اپنے اپنے تاثرات پیش کر چکے تھے۔ پھر ہاشمی

Marfat.com

میاں نے اعلان کیا کہ حضرت شاہ سید محمد یحیٰی قادری برکاتی سجادہ نشین ماہرہرہ شریف تشریف لاتے ہیں تو مجمع میں ایک جوش پیدا ہوگیا۔ حضرت شاہ یحیٰی میاں بہت سادہ گفتگو فرماتے ہیں لیکن باوقار انداز سے بولتے ہیں۔
آپ نے فرمایا کہ

''ماہرہرہ شریف اور کچھوچھا شریف چمنستان زہرہ کے گلدستے کی دو شاخیں ہیں۔ ہمارا خون ایک ہے' ہمارا دادا ایک ہے' ہماری روح ایک صرف ۲ قالب ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ آج تو سائنس نے ترقی کرلی ہے اور خون کا گروپ بھی معلوم ہوجاتا ہے میں اپنے اللہ کو اس کے رسول ﷺ کو گواہ کرکے کہتا ہوں کہ اگر کچھوچھا شریف والے سادات کا اور ماہرہرہ شریف کے سادات کا خون ٹسٹ کیا جائے تو انشاء اللہ ایک ہی گروپ ملے گا۔ حضرت شاہ یحیٰی مدظلہ نے فرمایا آپ کو معلوم ہے کہ مولانا احمد رضا خان بریلوی کو میرے حضرت قبلہ آل رسول پیر و مرشد مولانا احمد رضا خان کو مولانا سید علی حسین اشرفی میاں اس وقت دعائے آئے جاؤ مولانا علی حسین اشرفی میاں اس وقت دعائے سیفی کے وظیفے میں مصروف ہیں۔ ان کو میرے پاس بلالاؤ۔ چنانچہ مولانا احمد رضا خان بریلوی میرے حضرت کے حکم کے مطابق اشرفی میاں کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کو ساتھ لے کر آئے قبلہ آل رسول رحمۃ اللہ علیہ فوراً بے تاب ہوکر مولانا علی حسین اشرفی میاں سے طویل معانقہ کیا اور سلسلہ قادریہ کے تمام تبرکات وخلافت عطا کی اور کہا کہ یہ آپ کا حصہ میرے پاس ہے اور آج کے بعد میرے دنیا میں قیام کے دوران کوئی مجھ سے خلافت نہ لے سکے گا''

حضرت یحیٰی ماہرہرہ دی مدظلہ کی تقریر بڑی سادہ اور بہت معلوماتی تھی۔ حضرت

Marfat.com

کے بعد دیگر سجادہ نشینان علماء نے تقاریر فرمائیں۔ اس طرح یہ جلسہ ہاشمی صاحب کے آخری خطاب کے بعد اختتام کو پہنچا اس وقت رات کے ۲ بجے تھے۔ صلوۃ وسلام ہوا۔ دعائے خیر کی گئی۔

دوسرے روز یعنی ۲ جنوری کو صبح ۸ بجے ایک عظیم الشان جلوس کچھوچھا شریف سے حضرت سرکار کلاں کے مزار پر چادریں چڑھانے کے لیے روانہ ہوا۔ تقریباً ڈیڑھ سو چادریں اور ہزاروں جانثاروں کے جلوس کے ساتھ درگاہ شریف پہنچا اور حضرت اظہار میاں نے اس جلوس کا استقبال کیا۔ پھر قبر پر انوار پر چادریں چڑھائی گئیں۔ اس کے بعد تمام ہی حضرات حضرت شیخ ملت سید محمد اظہار اشرف اشرفی جیلانی کو مولانا احمد اشرف ہال میں لے گئے۔ اسٹیج پر تمام خاندان اشرفیہ کے افراد اور سادات مارہرہ شریف کے افراد بیٹھے علماء ومشائخ اطراف میں تشریف فرما ہوئے اور سامنے وسیع ہال میں عوام کا جم غفیر تھا۔ تلاوت کلام پاک سے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ پھر منقبتیں، حمد ونعت کے بعد شروع ہوئیں پھر حضرت شاہ سید محمود اشرف اشرفی الجیلانی موجودہ ولی عہد سجادہ نشین نے اعلان کیا کہ اب حضرت شاہ سید اظہار اشرف کی رسم سجادہ نشینی ادا کی جاتی ہے۔ چنانچہ حضرت سرکار کلاں رحمۃ اللہ علیہ کا عبا یا جبہ شریف حضرت شاہ سید مجتبیٰ اشرف خلف اکبر حضرت شاہ سید مصطفیٰ اشرف رحمۃ اللہ علیہ جو اس وقت عمر کے لحاظ سے خاندان میں سب سے بڑے ہیں اور حضرت شاہ سید اظہار اشرف صاحب کے حقیقی ماموں ہیں۔ انہوں نے سرکار کلاں کا جبہ پہنایا پھر حضرت مجتبیٰ اشرف صاحب اور حضرت شاہ یحییٰ مارہرہ شریف والوں نے بعد دیگر سجادگان نے اپنے ہاتھوں میں لے کر تاج اشرفیہ جناب شاہ سید اظہار اشرف صاحب کے سر پر رکھا اور نعرہ تکبیر بلند ہوا اس کے بعد اعلان کیا گیا کہ خاندان اشرفیہ کی رسم کے مطابق تمام خاندانی اور خلفائے اشرفیہ حضرت شاہ سید اظہار اشرف صاحب کو نذر پیش کر کے اپنی وفاداری کا ثبوت دیں۔ چنانچہ تمام خاندانی افراد نے اور خلفاء حضرات نے نئے سجادہ نشین کی خدمت میں نذر پیش کی۔ مفتی محمود اشرفی صاحب بھاگل پوری نے پر جوش نعرے لگوائے اور شاہ سید اظہار صاحب کو شیخ ملت کا خطاب عطا کیا گیا اب شاہ سید اظہار اشرف صاحب جو کچھ دیر پہلے تک ولی عہد سجادہ نشین تھے وہ اب سجادہ نشین ہو گئے اور شاہ سید محمود اشرف

Marfat.com

صاحب ولی عہد سجادہ نشین ہو گئے۔اس کے بعد حضرت سجادہ نشین صاحب کی خدمت میں ہمسر ناگپوری نے تہنیت ومنقبت پیش کی۔صلوۃ وسلام کے بعد حضرت سجادہ نشین نے دعائے خیر کی۔اذان ہوگئی سب نے نماز ظہر ادا کی اور پھر لنگر شریف شروع ہوا جو رات ۸ بجے تک جاری رہا۔ہزار رہا جانثاران سلسلہ اشرفیہ نے لنگر کھایا۔باہر میدان میں ہر طرف بسیں' جیپیں' گاڑیوں کا منظر قابل دید تھا۔شاہدین کا قول ہے اور میں خود گواہ ہوں کہ حضرت مخدوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے عرس پر اس قدر ہجوم ہوتا ہے جو آج دیکھنے میں آیا۔ لوگ لنگر کھا کر اور حضرت سجادہ نشین کی دست بوسی کر کے اپنے اپنے مقامات پر روانہ ہونا شروع ہو گئے۔راستوں میں چلنے کی جگہ نہ تھی۔ ہر طرف بازار سجے تھے۔مختلف قسم کی اشیاء فروخت ہو رہی تھیں۔باہر تندور گڑے تھے۔ہوٹل بنے تھے جو لوگ خانقاہ میں نہ پہنچ سکے تھے۔وہ باہر ہوٹلوں سے کھانا کھاتے تھے۔غرض یہ سلسلہ رات ۸ بجے تک جاری رہا اور لوگ برابر جاتے رہے۔پھر اندھیرا چھا گیا اور آدھا مجمع جمعہ ادا کرنے کے لیے رک گیا۔حضرت صاحب سجادہ واپس کچھوچھا شریف تشریف لے گئے۔جمعہ کی صبح حضرت صاحب سجادہ ۱۰ بجے دوبارہ خانقاہ میں تشریف فرما ہوئے اور پھر نماز جمعہ پڑھا کر دعا فرمائی اس کے بعد باقی ماندہ لوگ بھی روانہ ہو گئے۔مجھے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے منیٰ سے حج کے بعد لوگ بھاگتے ہیں۔اسی طرح لوگ بسوں میں' گاڑیوں میں' اپنی اپنی منزل کو رواں دواں تھے بعد عصر ہم بھی حضرت سجادہ نشین سے مل کر اور انہیں پاکستان آنے کی دعوت دے کر لکھنو روانہ ہوئے۔حضرت سجادہ نشین نے بعد عرس حضرت مخدوم پاک پاکستان آنے کا وعدہ فرمایا۔

ہم لکھنو رات ساڑھے آٹھ بجے (Crark Awad) ہوٹل پہنچے۔یہ ٹیکسی ہم نے روک رکھی تھی۔میرے ساتھ ارشد محمود صاحب مانچسٹر سے آئے تھے وہ بھی واپس ہوئے۔ہم ۵ جنوری کو دہلی آئے۔۶ کو محبوب الٰہی اور خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کی بارگاہ میں حاضری دی۔پھر ارشد محمود صاحب کو لال قلعہ دہلی' جامع مسجد دہلی' قطب مینار دکھائے۔ ہندوراج میں ان تمام عمارتوں کی حالت زبوں دیکھ کر افسوس ہوا۔ہم دہلی میں تاج پیلس نیو دہلی میں ٹھہرے تھے دوسرے روز میں مفتی محمد میاں ثمر صاحب سے ملنے گیا پھر دوسرے روز ہم آگرہ روانہ ہوئے اور تاج دیو ہوٹل میں قیام کیا صرف دن بھر کے لیے۔ارشد محمود اشرفی

Marfat.com

اوران کے صاحبزادے شکیل اشرفی تاج محل دیکھنے گئے۔

شام کو ہم لوگ براستہ فتح پور سیکری جے پور روانہ ہوئے۔ راستہ میں فتح پور سیکری میں حضرت سلیم چشتی کے مزار پر حاضری دی۔ مسجد میں نماز مغرب پڑھی۔ پھر جے پور رات ۹ بجے پہنچے اور جے محل ہوٹل میں ٹھہرے۔ صبح اجمیر شریف روانہ ہوئے۔ اجمیر شریف میں خاندان اشرفیہ کے وکیل خادم سید مہدی کے ساتھ خواجہ خواجگان کے دربار میں حاضری دی۔ پھر بعد ظہر جے پور ہوتے ہوئے دہلی روانہ ہوئے۔ ۷ گھنٹے میں دہلی تاج پیلس ہوٹل ۱۰ بجے پہنچے۔ دہلی سے ۱۰ جنوری کو P.I.A سے شام کراچی پہنچے۔ اس طرح ہندوستان کا یہ سفر اور سفر چہلم حضرت سرکار کلاں اختتام کو پہنچا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سرکار کلاں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

Marfat.com

آہ! آفتاب اشرفیت حضرت سرکارکلاں

از قلم الحاج حضرت ڈاکٹر سید محمد مظاہر اشرف الاشرفی الجیلانی مدظلہ امیر حلقہ اشرفیہ (رجسٹرڈ پاکستان)

سب نہیں کچھ لالہ وگل میں نمایاں ہوگئیں
خاک میں کیا صورتیں ہونگی جو پنہاں ہوگئیں

دنیائے آب وگل میں انبیاء علیہم السلام کے علاوہ بہت سے بندگان خدا ایسے گزرے ہیں جنہوں نے اچھی سیرت وکردار واعمال صالح اور تدبر ومعاملہ فہمی کے ایسے انمٹ نقوش چھوڑے ہیں جنہیں زمانہ طویل مدت گزرنے کے باوجود اور کوشش بسیار کے بعد بھی نہ تو فراموش کر سکا اور نہ کر سکے گا ماضی میں کچھ نفوس قدسیہ اور برگزیدہ حضرات ایسے بھی گزرے ہیں جو باوجود علم وعمل کے سنگھم اور عالم اسلام وانسانیت کی خدمات میں ہمہ تن مصروف رہے لیکن سستی ووقتی شہرت کو پسند نہ کیا نام ونمود ونمائش کو اپنی شایان شان خیال نہیں کیا اور وقت کے بدلتے ہوئے حالات کے باوجود وقتی نمائش کا خیال نہ فرمایا۔

جہاں مشرق وسطیٰ کو یہ فخر حاصل ہے کہ وہاں انبیاء علیہم السلام کثرت سے تشریف لائے وہاں برصغیر وہندو پاک کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس خطۂ سرزمین پر رہبری اور ہدایت اخروی کے لیے کثیر تعداد میں اللہ کے ولیوں نے دنیا کے مختلف علاقوں اور سمتوں سے اپنے ورود مسعود سے شرف بخشا اللہ کی راہ میں اپنے وطنوں کو اور گھر بار کو ہمیشہ کے لیے خیر باد کہہ کر برصغیر کا رخ کرنے والے سینکڑوں نہیں ہزاروں کی تعداد جن کی گنتی کرنا مشکل ہے۔ اگر داتا ہجویری تشریف لائے تو خواجہ اجمیر بھی اسی راہ کے راہی تھے خواجہ نقشبند کے سپاہی اگر اکبر وجہانگیر کے جاہ وجلال کی پرواہ کیے بغیر اللہ کے دین کی تبلیغ اور بھٹکے انسانوں کو راہ دکھاتے

Marfat.com

نظر آتے ہیں تو اللہ کے دین کی اشاعت اور ظلمت میں پھنسے انسانوں کو نورِ الٰہی سے منور کرنے کے لیے جاہ وجلال کے مالک صاحب تخت وتاج اپنی سلطنت کو ترک فرما کر فقیری حیثیت میں اللہ کی راہ میں نکل کر ۸۵ لاکھ غیر مسلموں کو کلمہ پڑھاتے نظر آتے ہیں' اسی طرح جدھر نظر جاتی ہے ہر طرف اللہ کی نشانیاں بصورت انسان بکھری نظر آتی ہیں۔

مشرق وسطیٰ کو انبیاء علیہم السلام کی پذیرائی کا شرف ضرور حاصل ہے لیکن اس سر زمین میں اللہ تعالیٰ سے بغاوت اور سرکشی کا عنصر موجود ہے۔ انبیاء شریعت لائے لیکن ہر نبی ایک نئی شریعت لے کر آیا اس طرح مختلف انبیاء علیہم السلام کے ماننے والے یا پیروکار مختلف رہے لیکن برصغیر میں اولیاء اللہ کا ورود کوئی مختلف پیروکاروں کے لیے نہیں کسی دوسری شریعت کے اتباع کی تبلیغ کے لیے نہیں بلکہ صرف اور صرف اس آخری نبی کا کلمہ پڑھانے اور اس آخری شریعت کا پرچار کرنے کے لیے تشریف لائے جو کامل واکمل تھے جو باعث کون ومکاں تھے جن کے بعد کسی نبی کے ورود کا تصور کرنا بھی کفر ہے۔

غرض اولیاء اللہ برابر تشریف لاتے رہے اور اپنے اپنے وقت مقررہ کے مطابق اپنے اپنے طریقہ کے مطابق اشاعت دین کا نہ مٹنے والا مشن چلاتے رہے۔ اس راہ میں ہر قسم کی سختیاں جھیلتے رہے تکالیف برداشت کرتے رہے۔

مشرق وسطیٰ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد ایک محبوب نے ولیوں کی سرداری کے ساتھ بغداد میں قیام فرمایا تو برصغیر میں حضور محبوب سبحانی کے بعد اللہ کے دو محبوبوں کا اپنے وطنوں سے نقل مکانی کے بعد قیام نظر آتا ہے ایک حضرت محبوب الٰہی سلطان نظام الدین بدایونی دہلوی دوسرے حضرت تارک السلطنت محبوب یزدانی مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی ہیں۔ سلسلہ نظامیہ حضرت محبوب الٰہی سے منسوب ہے اور سلسلہ اشرفیہ حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی محبوب یزدانی سے منسلک ہے خاندان عالیہ اشرفیہ کو اس برصغیر میں یہ امتیاز حاصل ہے کہ یہ اولاد غوث اعظم ہے اور صحیح النسب سید ہیں اس کے علاوہ علوم وفنون میں اس خاندان کے افراد نیر تاباں نظر آتے ہیں اور اپنے وضع قطع میں' لباس میں' گفتار میں' رفتار میں' ایک انوکھا انداز رکھتے ہیں شاید یہ حضرت محبوب یزدانی کا اپنی معنوی اولاد پر خاص کرم ہے اور توجہ ہے۔

Marfat.com

اسی صدی کے اول پیروں میں اعلی حضرت شاہ سید علی حسین اشرفی میاں سرکار کلاں آستانہ اشرفیہ کچھوچھا مقدسہ کی ذات گرامی محتاج تعارف نہیں جن کی شکل نورانی کو دیکھ کر وقت کے امام اہل سنت اعلی حضرت مولانا احمد رضا خان محدث بریلوی قدس سرہ نے فرمایا تھا۔

اشرفی اے رخت آئینہ حسن خوباں
اے نظر کردہ پر وردہ سہ محبوباں

اور دوسری معروف و مشہور شخصیت حضرت محدث اعظم ہند کچھوچھوی قدس سرہ کی تھی جن کو دیکھنے والے اور سننے والے آج بھی موجود ہیں۔

یوں تو خاندان اشرفیہ میں ہر دور میں ایک سے ایک عالم فاضل اور کامل و اکمل اللہ کے ولی پیدا ہوتے رہے۔ لیکن مذکورہ بالا دو شخصیات نے انتہائی کمال کی شہرت حاصل کی آج میں جس شخصیت کا تعارف لکھ رہا ہوں وہ ایک انوکھی حیثیت کی مالک تھی کم سخن، معاملہ فہم، مدبر، منتظم عالم، فاضل کامل، خوب صورت، خوب سیرت، شاہی میں فقیری، جلال و دبدبہ کے مالک تھے۔

بریلی شریف اور کچھوچھا شریف ایک روح کے دو قالب ہیں علماء میں اعلی حضرت کا نام جب بھی لیا جائے گا تو اعلی حضرت بریلوی ہی ذات قدسی صفات سے نسبت ہوتی ہے لیکن صوفیاء میں اعلی حضرت کا لقب شاہ سید حضرت محمد علی حسین اشرفی میاں کو دیا گیا تھا، جب بھی بریلی شریف کے خاندان کو کوئی خاندانی تنازع پیش آیا تو کچھوچھا شریف ہی سے رجوع کیا گیا اور کچھوچھا شریف کو جب بھی علمی پیاس محسوس ہوتی تو بریلی شریف نے بڑھ کر یہ پیاس بجھائی تو میری یادیں اتنی کمزور نہیں ہیں کہ بزرگوں سے سنے ہوئے ان یک جہتی کے مناظر کو فراموش کر جائیں کہ ایک طرف اعلیٰ حضرت اشرفی میاں ریل میں بریلی شریف سے گذر رہے ہیں تو سیٹ سے اتر کر کھڑے ہو گئے ہیں پوچھنے پر فرماتے ہیں کہ بریلی میں نائب رسول ﷺ اپنی مسند پر اس آل رسول ﷺ کے احترام مین کھڑے ہو گئے ہیں تو میں بھی اس نائب رسول ﷺ کے احترام میں کھڑا ہوا ہوں۔

Marfat.com

کیا کسی کو یاد نہیں کہ حضرت مفتی اعظم ہند اور شیر بیشہ اہل سنت حضرت مولانا حشمت علی کے درمیان طویل تنازع کو کس نے ختم کر کے ہر دو حضرات کو بغل گیر کیا تھا یہ حضرت محدث اعظم ہند کچھوچھوی کی بھاری بھرکم شخصیت تھی۔

کیا کوئی بھلا سکتا ہے کہ جب حضرت ریحان رضا رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا اختر رضا مدظلہ کا تنازع عروج پر تھا تو کس نے بڑھ کر ان دونوں شہزادوں میں صلح کرائی ایک رکشہ میں ساتھ بٹھا کر بریلی شریف کے کوچوں میں پھرایا یہ تھے حضرت سرکار کلاں آفتاب اشرفیت مولانا شاہ سید محمد مختار اشرف سجادہ نشین آستانہ اشرفیہ کچھوچھا شریف۔

کیا کوئی یہ بھول سکتا ہے کہ جب حضرت غزالی دوراں مولانا سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ میں تنازع طول پکڑ گیا اور سنی ان دو شخصیات کی عقیدت میں بٹنے لگے تھے تو کون تھا وہ شخص جوان علوم کے پہاڑوں کو ٹکرانے سے بچا سکا یہ تھے حضرت آفتاب اشرفیت شاہ سید محمد مختار اشرف سجادہ نشین آستانہ اشرفیہ کچھوچھا شریف۔ کیا کوئی انکار کرسکتا ہے اس حقیقت سے کہ جب حضرت مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ تیار ہوا اور نماز جنازہ پر پریشانی ہوئی کہ اتنی اہم شخصیات میں سے جو جنازہ میں شرکت کے لیے آئی تھیں کون نماز جنازہ کی امامت کرے لیکن ایک ذات پر تمام ہی موجود علوم کے کہساروں کا اتفاق ہوا کہ وہ قیادت نماز جنازہ کرے یہ کون تھا۔ یہ حضرت آفتاب اشرفیت شاہ سید محمد مختار اشرف سجادہ نشین سرکار کلاں آستانہ اشرفیہ کچھوچھا مقدسہ تھے۔

کیا کیا یاد کراؤں کیا کیا یاد دلاؤں ایک نہیں سینکڑوں نہیں ہزاروں واقعات اور مثالیں موجود ہیں۔ یہ مثالیں بطور نمونے پیش کی ہیں۔ طوالت مضمون کا فکر ہے اور وقت کی کمی کا احساس ہے ورنہ دل کھول کر یادوں کے دریچوں کو وا کر کے سوئے ہوئے ضمیروں کو جھنجھوڑ کر ہر زبان سے کلمہ اثبات نکلواتا۔ نہیں نہیں کلمہ اثبات تو کچھ نہیں ہر معاصر پیشوا۔ ہر وابستہ علوم سے بہرہ ور دانشوران شاہدین کے قلموں کو جنبش دلاتا لیکن فی الوقت صرف اتنا ہی کافی ہے کہ سرکار کلاں آفتاب اشرفیت کی مختصر سوانح حیات سے آگاہ کروں اعلیٰ حضرت شاہ

Marfat.com

سید محمد علی حسین اشرفی الجیلانی سجادہ نشین سرکار کلاں کے خلف اکبر حضرت بحر العلوم عقلیہ ونقلیہ جامع الکلام مولانا شاہ سید احمد اشرف اشرفی الجیلانی کو اللہ تعالیٰ نے ۳ دختران اور ایک بیٹے سے نوازا تھا۔ حضرت سید احمد اشرف جو کبھی اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ کے ارشاد پر اعلیٰ حضرت کا معراج نامہ پڑھتے تو اعلیٰ حضرت فرماتے کہ نہ ایسا لکھنے والا پیدا ہوگا اور نہ ایسا پڑھنے والا۔ حضرت شاہ سید احمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے علم کی تکمیل پر سرکار مدینہ علیہ التحیۃ والتسلیم کو خواب میں دیکھا کہ حضور علیہ ﷺ ان کے سر پر دستار فضیلت رکھ رہے ہیں آنکھ کھل گئی اپنے مقدر پہ نازاں اپنے والد اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کی خدمت میں حاضر ہو کر خواب بیان فرمایا اعلیٰ حضرت اشرفی میاں نے ان کے مستند ہونے کی خبر سنائی اور آقا علیہ السلام کے ہاتھ سے دستار فضیلت پانے پر مبارکباد دی۔ اس دستار فضیلت کی برکت سے مولانا احمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ بحر العلوم ہو گئے۔ ایسے خطیب تھے کہ اس دور کا کوئی خطیب ان کے پائے کا نہ تھا۔ حضرت محدث اعظم ہند کچھوچھوی اپنے وقت کے خطیب اعظم تھے لیکن حضرت صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین اشرفی مراد آبادی نے ایک مرتبہ فرمایا تھا کہ اگر کسی کے سر پر پورے بال ہوں تو مولانا احمد اشرف خطابت میں سر کے تمام بال اور ان کے مقابلے میں حضرت محدث اعظم سر کا ایک بال لیکن حضرت مولانا احمد اشرف صاحب رحمۃ اللہ علیہ زیادہ عرصہ زندہ نہ رہے طاعون کی بیماری میں شہید ہو گئے۔ اس وقت ان کے پسماندہ بیٹا صرف ۱۲ سال کے تھے چنانچہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں نے مولانا مرحوم ومغفور کے چہلم پر اپنے کم سن پوتے کی دستار بندی فرما کر اپنا جانشین اور حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی کا ولی عہد سجادہ نشین مقرر فرمایا تو لوگوں نے سوچا کہ اعلیٰ حضرت اشرفی طول العمر ہیں اور ایک کم سن لڑکے کو اتنا بڑا منصب عطا فرما رہے ہیں۔ اعلیٰ حضرت کیونکہ روشن ضمیر تھے فوراً بہ آواز بلند فرمایا ''فقیر کی زندگی کے ابھی دس سال باقی ہیں۔ اپنے اس جانشین کی خود تربیت ۱۰ سال تک کروں گا'' چنانچہ اعلیٰ حضرت نے سب سے پہلے وقت کے جید علماء کرام کو جو آپ کے مرید تھے کچھوچھا شریف میں جامع اشرف قائم فرما کر اکٹھا کیا اور اپنے کم سن پوتے کو ان میں علوم دینیہ سے بہرہ ور کرایا۔ ان علماء کرام میں حضرت مفتی احمد یار خان اشرفی گجراتی کا نام سرفہرست ہے حضرت صدر الافاضل

Marfat.com

مولانا سید محمد نعیم الدین اشرفی مرادآبادی اس درس گاہ کے نگراں مقرر ہوئے مفتی محمد عمر نعیمی بھی اس کم سن شہزادے کے استادوں میں شامل تھے۔علوم متداولہ سے فراغت کرا کے مکمل اپنی تربیت میں لے لیا اور پھر دنیا نے دیکھا کہ یہ کم سن شہزادہ جب ۲۲ سال کا تھا تو اپنی پیشگوئی کے مطابق پورے دس سال بعد اعلیٰ حضرت اشرفی میاں نے دار فانی سے کوچ فرمایا۔اب یہ شہزادہ جو ۲۲ سال کا خوب رو نوجوان ہو چکا تھا علم وعمل کا پیکر تھا جس کا نام سید محمد مختار اشرف رکھا گیا تھا اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کا جانشین اور حضرت مخدوم سید اشرفی جہانگیر سمنانی کا سجادہ نشین ہو گیا۔ ۱۹۳۵ء سے ۱۹۹۶ء تک کا یہ طویل عرصہ حضرت سرکار کلاں کی زندگی کا المینار روشن باب ہے جس میں قدم قدم پر رہنمائی تدبر،فراست وانتظام کے ان مٹ نمونے ملتے ہیں جو حضرت کے نقش پا پر چلنے والوں کی زندگیاں سدھارنے اور کامیاب بنانے کے لیے کافی ہیں۔

حضرت شاہ سید محمد مختار اشرف سجادہ نشین سرکار کلاں سے میرا تعلق خاندانی فرد ورشتہ داری کے علاوہ روحانی بھی تھا اور یہ تعلق بہت پرانا تھا ۱۹۵۴ء میں حضرت سرکار کلاں کراچی تشریف فرما ہوئے تو میں اپنے اسکول کی چھٹی کے بعد حضرت کی خدمت میں چلا جاتا تھا۔ان دنوں والد صاحب قبلہ شاہ سید محمد طاہر اشرف صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہندوستان کے دورے پر تھے۔میری آواز کچھ اچھی تھی اور قرأت بہت اچھی کرتا تھا اور نعتیں پڑھتا تو حضرت اکثر مجھے اپنے قریب بیٹھا کر قرأت سنتے تھے اور نعتیں سنتے تھے بلکہ اکثر اپنے ساتھ وہاں بھی لے جاتے جہاں خود مدعو ہوتے۔میں نے حضرت آفتاب اشرفیت سے مواصلاتی سلسلہ بھی ہمیشہ قائم رکھا۔حضرت کی یہ خوبی تھی کہ خطوط کا جواب ضرور عطا فرماتے جب میں لندن چلا گیا پڑھائی کے سلسلے میں تو وہاں سے بھی یہ سلسلہ جنبانی جاری رہا بلکہ میرے لندن قیام کے دوران حضرت سرکار کلاں کراچی تشریف لائے اور قبلہ والد صاحب مرحوم مغفور سے اپنی نواسی سے میری نسبت طے فرمادی۔

۱۹۶۳ء میں جب میں کچھوچھا مقدسہ حاضر ہوا تو آستانہ عالیہ اشرفیہ پر ۴۰ روز کا چلا کرایا پھر حضرت محبوب یزدانی مخدوم سمنانی کی طرف سے بشارت میں دعائے سیفی

Marfat.com

شریف عطا ہوئی اور دعائے سیفی شریف کے چلے کا حکم ہوا۔ میں اس سے قبل دعائے سیفی شریف سے ناواقف تھا جب صبح کچھوچھا شریف حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت نے مسکرا کر فرمایا کیا خواب میں کچھ دیکھا ہے میں نے اثبات میں جواب دیا کہ حضرت نے فرمایا ہمیں بھی حکم ہوا ہے کہ تم کو دعائے سیفی نقل کر دی جائے لیکن شرط یہ ہے کہ بغیر حکم بالا کے کسی کو اس کی اجازت نہ دینا پھر حضرت سید اظہار اشرف صاحب کو کم دیا کہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کی بیاض خاص لاؤ یہ کتاب دیکھتے ہی میں نے عرض کیا حضور یہی کتاب دکھائی گئی تھی اس کی نقل مکمل کرنے کے بعد حضرت نے مجھے خلافت و اجازت سے نوازا اور اپنی جیب خاص سے مٹھائی منگا کر فاتحہ دی اپنی پیٹی سے خرقہ نکال کر پہنایا اور سر پر تاج اپنے ہاتھ سے رکھا۔ اس وقت میں پتلون اور شرٹ میں تھا اور بحیثیت ڈاکٹر صبح شام کچھوچھا شریف کی ڈسپنسری میں بیٹھ کر مریض دیکھتا تھا۔ لیکن حضرت کا یہ تاج اشرفیہ پہنانا اور خرقہ پوش کرنا تھا کہ میرے دل کی دنیا بدل گئی اور پھر اس وقت سے تا ایں ساعت رجوع الی اللہ ہو گیا۔ وظائف نماز' روزہ تو پہلے بھی رکھتا تھا لیکن شکل وصورت ہر چیز میں تبدیلی آ گئی۔ یہاں تک کہ جب دوسری بار کچھوچھا شریف حاضر ہوا تو لوگ میری پہلی وضع قطع سے مختلف شکل وشبہات سے پہچان نہ سکے یہ حضرت کی بہت بڑی کرامت تھی۔ حضرت کا مسکراتا ہوا چہرہ بہت سے دکھی دلوں کی شفا کا ذریعہ تھا۔ میں نے کچھوچھا مقدسہ میں ڈھائی ماہ قیام کے چلے کیے اور حضرت کے قریب رہ کر دیکھا اور حضرت کی زبانی ان کی زندگی کے واقعات کو سنا۔ بعض مرتبہ حضرت رات کو ڈھائی بجے تک باہر میرے ساتھ بیٹھ کر گفتگو فرماتے تھے کبھی چیز پر ناگواری محسوس فرماتے تو خاموشی اختیار فرماتے کوئی برا کلمہ کبھی زبان پر نہ لاتے سخاوت کی یہ حالت کے ہزاروں روپیہ خرچ فرماتے اور دل پر فکر فردا نہ ہوتا اکثر فرماتے کہ حقوق العباد کا خیال رکھو کیونکہ بندوں کے حقوق غصب کرنے والا بخشا نہ جائے گا۔ ۱۹۶۶ء میں مجھے حکم فرمایا کہ پاکستان میں اشرفی حضرات لاکھوں ہیں لیکن ان کی کوئی تنظیم نہیں اس لیے تم حلقہ اشرفیہ قائم کرو اور حضرت نے ایک تحریر کے ذریعہ مجھے حلقہ اشرفیہ پاکستان کا امیر مقرر فرمایا۔ جب میں نے حلقہ اشرفیہ پاکستان کا دستور رجسٹرڈ کرا لیا تو خط میں مسرت کا

Marfat.com

اظہار فرمایا اور تمام اشرفیوں کو حکم دیا کہ حلقہ اشرفیہ سے وابستہ ہو جاؤ حضرت حلقہ اشرفیہ پاکستان کے سرپرست اعظم تھے۔ ۸۸ء میں کراچی میں قیام تھا شیرٹن ہوٹل میں امام احمد رضا کانفرنس منعقد ہوئی تو حضرت کو مہمان خصوصی بنایا گیا۔ جب حضرت کانفرنس میں شرکت کے لیے تشریف لائے تو پنجاب ہائی کورٹ کے چیف جسٹس محبوب نے بڑھ کر دست بوسی کی اور تمام علماء و مشائخ عظام نے کھڑے ہو کر استقبال کیا ایک شخص نے دیکھ کر کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ انسان نہیں آسمانی مخلوق ہیں۔ حضرت سرکار کلاں حسن و جمال کا مرقع تھے کچھوچھا شریف میں پرانے سب بزرگ اس پر متفق تھے کہ جس قدر والدہ کی وفاداری اور اطاعت گزاری حضرت سرکا کلاں نے کی اتنی شاید ہی کسی نے کی ہو۔ حضرت آفتاب اشرفیت جب سفر پر روانہ ہوتے تو والدہ کی خدمت میں حاضر ہو کر سر پر ہاتھ پھروا کر اجازت لے کر روانہ ہوتے اجازت لینے کا انداز بھی عجیب تھا۔ کپڑے پہن کر تاج اشرفی یا اپنی مخصوص خاندانی ٹوپی اوڑھ کر والدہ کے پاؤں کی جانب تشریف فرما ہوتے اور منہ سے کچھ کہتے۔ والدہ متوجہ ہو کر پوچھتیں ابو سفر کا ارادہ ہے فرماتے ہاں اماں اجازت لینے آیا ہوں فلاں فلاں مقامات کا سفر ہے۔ والدہ صاحبہ کچھ سوچتیں کچھ توقف کے بعد فرماتیں اچھا جاؤ بابو اللہ کے سپرد کیا اعلیٰ حضرت اشرفی میاں اور مخدوم صاحب تمہاری نگرانی فرمائیں گے۔ تب حضرت والدہ کی دست بوسی فرما کر سر پر ہاتھ پھروا کر باہر تشریف لاتے۔ اسی طرح جب سفر سے واپسی ہوتی جو کچھ حضرت کو سفر میں فتوح ملتیں والدہ کے قدموں پر لا کر رکھ دیتے۔ والدہ اپنی مرضی سے جو عطا فرماتیں وہ لے لیتے باقی والدہ جو کچھ ہوتا اسے پاس رکھتیں اس کے متعلق کبھی دریافت نہ فرماتے۔ والدہ اللہ کی ولیہ تھیں، سخی تھیں، ایک مرتبہ حضرت فرمانے لگے کہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں نے اپنی اس فانی زندگی کے آخری ایام میں مجھے بلا کر فرمایا محمد میاں آج فقیر سے جو مانگنا ہے مانگ لو اور اپنے گلے کی تسبیح میرے گلے میں پہنا دی اور نماز با جماعت پڑھانے کا حکم فرمایا میں نے اعلیٰ حضرت سے عرض کی دادا میاں ہم جو مانگیں گے وہ آپ دیں گے اعلیٰ حضرت اشرفی میاں نے چند ساعت آنکھیں بند کر کے مراقبہ کیا پھر فرمایا فرزند مانگ لو جو چاہو۔ فرماتے تھے کہ میں نے برجستہ کہا دادا

Marfat.com

میاں میں آپ کو مانگتا ہوں اعلیٰ حضرت نے فوراً جواب دیا فرزند میں نے خود کو تمہیں دیا۔ اب جو کچھ تم کہو گے اور کرو گے وہ سب کچھ میں کروں گا کہونگا۔ کیونکہ میری روحانیت ہر دم تمہارے ساتھ رہے گی۔ سرکار کلاں فرماتے تھے کہ اب میں جب بھی دعا کرتا ہوں۔ کسی سے جو کچھ کہتا ہوں تو اعلیٰ حضرت کا تصور کر لیتا ہوں اور پھر سب کچھ وہ ہو جاتا ہے جو دعا کرنے والا چاہتا ہے۔

ایک رات میرے پاس دیر تک تشریف فرما رہے تو ایک واقعہ سنایا فرمانے لگے کہ جب پاکستان بنا تو میں دہلی میں تھا۔ دہلی میں قتل و غارت گری شروع ہوگئی ہر طرف خون ہی خون تھا۔ ہندو غنڈے اور سکھ شر نارتھی ننگی تلواریں لے کر ہندو حکومت کی پناہ کے ساتھ مسلمانوں کے گھر لوٹ رہے تھے اور مسلمانوں کا قتل عام کر رہے تھے تو مسلمان اپنے گھروں سے نکل کر پرانے قلعے دہلی میں پناہ گزین ہوئے میں بھی انہی پناہ گزینوں کے ساتھ پرانے قلعے میں آ گیا۔ جب پاکستان جانے کے لیے اسپیشل گاڑیاں روانہ ہوگئیں اور مسلمان مرد و زن بچے سوار ہو کر لاہور روانہ ہوئے تو ایک گاڑی میں (ریل میں) میں بھی سوار ہو گیا۔ جب ریل گاڑی امرتسر کے قریب پہنچی تو ہر طرف سے سکھ غنڈوں نے تلواریں لے کر حملہ کر دیا۔ ریل کا انجن الگ کر کے خوب لوٹ مار کی اور سب کو قتل کر دیا ہر طرف چیخ و پکار نے ہوش و حواس غائب کر دیے تھے لیکن ایک عجیب واقعہ اس کے ساتھ یہ بیان فرمایا فرماتے تھے کہ میں نے دیکھا کہ میری بوگی کے ہر دو اطراف سفید گھوڑوں پر سوار کچھ لوگ ننگی تلواریں لیے میری بوگی کی حفاظت کر رہے تھے اور اس طرح سکھ غنڈے میری بوگی میں داخل نہ ہو سکے۔ جب قتل و غارت گری کا بازار ختم ہوا اور ریل دوبارہ لاہور کی طرف روانہ ہوئی تو صرف میری بوگی والے سلامت تھے ورنہ تمام ریل کی نوجوان لڑکیوں کو سکھ غنڈے اٹھا کر لے گئے تھے ماں باپ بھائی بچے سب قتل کر دیے گئے تھے۔ یہ ریل جب لاہور پہنچی تو میں اپنا چھوٹا سا بکس لے کر اسٹیشن سے باہر نکلا۔ آنکھوں میں اندھیرا چھا رہا تھا کپڑے میلے ہو چکے تھے کہیں کہیں سے پھٹ گئے تھے فرماتے تھے کہ بس اتنا یاد ہے کہ میں نے تانگے والے سے کہا کہ دلی دروازے لے چلو اور تانگہ والا دلی دروازہ لے گیا بلکہ

Marfat.com

اندرون دلی دروازہ پرانا دارالعلوم حزب الاحناف کی گلی تک لے گیا۔ میں فوراً دیوانہ وار گلی طے کر کے حزب الاحناف کے مین گیٹ میں داخل ہوا تو مفتی اعظم پاکستان علامہ ابوالبرکات کا سامنا ہوا۔ سیدی ابوالبرکات مجھے اس حالت میں دیکھ کر پریشان ہو گئے پوچھا حضور یہ کیا ہوا میں نے کہا لٹ کر قتل و غارت گری دیکھ کر آیا ہوں سید صاحب میرا دماغ پھٹ رہا ہے۔ میرے پاس کپڑے نہیں ہیں۔ فرماتے تھے کہ شاید کپڑے کا بکس گاڑی میں رہ گیا تھا یا کوئی لے گیا تھا۔ میرے پاس صرف تن پر جو کپڑے تھے وہ تھے۔ سید صاحب قبلہ نے فوراً اوپر کمرہ میں انتظام کیا مجھے اپنا تہہ بند پہنا کر سیدھے نل کی ٹوٹی کھول کر اس کے نیچے بٹھا دیا۔ تقریباً ایک گھنٹہ پانی سر پر پڑتا رہا تو ہوش آیا پھر اتنی دیر میں میرے کپڑے دھل کر سوکھ چکے تھے وہ پہنائے اور پھر میں نے انہیں پوری روداد سنائی۔ فرماتے تھے کہ دوسری طرف کچھوچھا شریف میں لوگ پریشان تھے دہلی کے لٹنے اور مسلمانوں کے قتل عام کی داستانیں مختلف شکلوں میں پہنچ رہی تھیں میری والدہ کے سوا سب پریشان تھے لوگوں نے کہا مخدومہ آپ فکر مند نہیں تو والدہ نے فرمایا میرے اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کی کوئی پیشنگوئی غلط نہیں ہوئی اعلیٰ حضرت نے فرمایا تھا کہ یہ کچی خانقاہ اور کچی مسجد محمد میاں پکی بنائیں گے تو ابھی خانقاہ اور مسجد کچی ہیں لہذا میرا بابو ضرور زندہ ہے اور آ کر اپنا کام مکمل کرے گا۔ فرماتے تھے کہ سید صاحب نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ ریڈیو پاکستان لاہور سے میری لاہور زندہ سلامت آمد کا اعلان کرا دیا تو جیسے ہی حضرت صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین اشرفی مرادآبادی نے خبر سنی تو انہوں نے فوراً ایک شخص کو والدہ کی خدمت میں خوشخبری لے کر بھیجا کہ حضرت زندہ سلامت ہیں اور لاہور پہنچ گئے ہیں۔ فرماتے تھے کہ پھر کچھ عرصہ بعد میں نے واپس جانا چاہا تو کرایہ نہیں تھا پھر کراچی گیا وہاں ایک صاحب نے ۳۰۰ سو روپے قرض دیے تو کلکتہ کا ہوائی جہاز کا ٹکٹ لے کے پہلے کلکتہ پھر کچھوچھا شریف پہنچا میرے اس سوال پر کہ وہ جو آپ کی بوگی کے ساتھ سفید گھوڑ سوار نظر آ رہے تھے وہ کون تھے تو حضرت نے مجھے بغور دیکھا پھر مسکرا کر فرمایا یہ حضرت مخدوم صاحب کے بھیجے ہوئے محافظ تھے جو انسانی شکلوں میں نظر آ رہے تھے۔

Marfat.com

گذشتہ سے پیوستہ سے سال حضرت نے مجھے لکھا کہ میری تمنا ہے کہ آپ ایک بار میری زندگی میں سالانہ عرس شریف میں شرکت کریں یہ خط مجھے لندن میں ملا خط شکستہ تھا اور عام طریقے و تحریر سے مختلف تھا۔ میں کیونکہ ہر سال کراچی میں پاکستان کا مرکزی عرس اشرفیہ منا کر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا لیکن یہ خط پڑھ کر میں نے فوراً پروگرام تبدیل کیا اور کراچی میں پاکستان بھر سے آنے والے مہمانوں کو خبر نہیں کی اور اپنے خلفاء کو پروگرام سے مطلع کر کے انہیں کام سپرد کر کے بعجلت تمام کچھوچھا شریف روانہ ہوا۔ حضرت کو خط کے ذریعہ لندن سے مطلع کر دیا تھا کہ کوشش کر رہا ہوں انشاء اللہ ارادہ ہے کہ اس سال ضرور عرس پر حاضر ہو جاؤں۔ چنانچہ میں اپنے چھوٹے صاحبزادے سید محی الدین محمد اشرف کے ساتھ براستہ دہلی لکھنو کچھوچھا شریف گیا ہندوستان میں سخت گرمی تھی شدید تمازت کے ساتھ دھوپ جسم کو کھا رہی تھی۔

لیکن ان تمام تکالیف کو برداشت کرتے ہوئے ہم دونوں لکھنو پہنچے تو ٹرین نکل چکی تھی آخر ایک رات کلارک اودھ ہوٹل لکھنو میں قیام کیا اور صبح ۹ بجے کی ٹرین ڈیرہ دون ایکسپریس سے پہنچے دوپہر ایک بجے اکبر پور پہنچے اور وہاں سے جیپ کے ذریعے کچھوچھا شریف پہنچے حضرت آرام فرما رہے تھے اس لیے حضرت قطب الدین اشرف صاحب کے ہاں چلے گئے کچھوچھا شریف میں تمام خاندانی افراد کے مکانات ایک دوسرے سے یا تو ملے ہوئے ہیں یا قریب قریب ہیں۔ حضرت قطب الدین اشرف صاحب حضرت آفتاب اشرفیت کے حقیقی بھانجے ہیں اور حضرت شاہ محی الدین اشرف عرف اچھے میاں رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے ہیں۔ یہ سب میرے سسرالی رشتہ دار ہیں کچھ دیر وہاں قیام کیا پھر معلوم ہوا کہ حضرت اٹھ گئے ہیں اور نماز عصر سے فارغ ہو کر اپنی نشست گاہ میں تشریف لے آئے ہیں تو ہم دونوں حاضری کے لیے حضرت کی خدمت میں گئے۔ اس وقت میری ٹانگ میں بلکہ گھٹنے میں شدید تکلیف تھی اور چھتری کا سہارا لے کر چل رہا تھا جیسے ہی میں دروازے میں داخل ہوا ایک دم حضرت نے دیکھتے ہی بے انتہا مسرت سے فرمایا لو وہ

Marfat.com

آ گئے اور فرط مسرت سے کھڑے ہو گئے اور مجھے زندگی میں دوسری بار اپنے گلے سے چمٹالیا طویل معانقہ فرمایا پھر فرمایا آج مجھے آپ کے آنے کی بے انتہا مسرت ہوئی۔ میں نے دست بوسی کی صاحبزادے کو پیش کیا حضرت نے فوراً یہ مصرع کہا ''معین الدین اجمیری محی الدین جیلانی'' درحقیقت یہ بچہ حضرت کی دعا ہے میرے ہاں چار بچوں کے بعد گیارہ سال تک کوئی بچہ نہ ہوا تھا صرف ایک لڑکا تھا اور تین لڑکیاں جب حضرت کراچی میں ہمارے گھر تشریف لائے تو اہلیہ نے حضرت سے عرض کی نانا ہمارا صرف ایک بیٹا ہے ہمیں ایک بیٹا اور چاہیے ۱۹۸۱ء میں جب اہلیہ بہ سلسلہ زچگی لندن گئیں تھیں تو حضرت کا خط ملا کہ اللہ بیٹا عطا فرمائے گا اس کا نام محی الدین رکھنا چنانچہ الحمد للہ بیٹا ہوا اور اس کا نام محی الدین محمد اشرف رکھا۔ حضرت نے محی الدین کو اپنی شفقت سے نوازا مجھے لنگڑا کر چلتا دیکھا تو فوراً ایک عمدہ عصا عطا فرمایا کہ یہ لے کر چلو تاکہ تمہیں چلنے میں آسانی ہو پھر مجھے اور بیٹے کو گھر میں بھیجا اور بہت خوشی سے سب گھر والوں کو آگاہ فرمایا۔ ہمارے لیے کمرہ کھلوایا اور پھر عنایات کی بارش شروع ہو گئیں۔ کچھوچھا شریف میں اکثر سرکاری بجلی غائب رہتی تھی تو حضرت نے جنریٹر لگوا رکھا تھا وہ مسلسل چلتا تھا اندر مستورات میں حضرت کی دو بہو تھیں حضرت کی اہلیہ صاحبہ کا ۴ سال قبل انتقال ہو چکا ہے۔ کھانے پینے کا بہترین انتظام تھا پھر لاہور سے حضرت کے مرید خاص راحت علی خان اور مسز حمیرہ راحت ڈپٹی کسڈم کلیکٹر آ گئے ان کو بھی احساس ہو گیا کہ ڈاکٹر صاحب حضرت کے کوئی خاص رشتہ دار تعلق والے ہیں کیونکہ ہر دم مظاہر میاں کا بلاوا آتا تھا۔ خانقاہ میں ہم لوگ ۲۶ محرم کو اپنے تعمیر کردہ کوارٹر میں منتقل ہو گئے یہ کوارٹر حضرت کی وساطت سے ۱۰ سال قبل تعمیر کرایا تھا شدید گرمی تھی لیکن خانقاہ میں جنریٹر اور ٹیوب ویل کی وجہ سے پانی بجلی کا بہترین انتظام تھا، عرس میں اکثر لاؤڈ اسپیکر پر اعلان ہوتا کہ ڈاکٹر مظاہر اشرف صاحب جہاں ہوں سرکار کلاں کے کمرہ پر تشریف لے آئیں حضرت یاد فرما رہے ہیں اس طرح خانقاہ میں قیام پذیر لوگ اور بیرون و اندرون ملک سے آنے

Marfat.com

والے تمام مہمانوں کو ڈاکٹر مظاہر اشرف کا نام یاد ہوگیا اکثر ملاقات کو آتے کہ حضرت کو آپ سے خاص لگاؤ ہے۔ تبرکات کی زیارت اور پھر لباس غوثیہ کے زیب تن کے ہر مرحلے میں مجھے قریب رکھا دعائے خاص میں تخت پر برابر بیٹھایا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ایک انگرکھا یا زردی یہ ایک خاص لباس ہوتا ہے جو حضرت مخدوم صاحب کے خرقہ کے نیچے پہنا جاتا ہے اس پر لباس غوثیہ ہوتا ہے یہ بعد میں تبرک کے طور پر تمام لوگوں میں پھاڑ کر تقسیم کیا جاتا ہے اس میں خرقہ شریف کی تمام برکات محفوظ ہوتی ہیں یہ حضرت نے اعلان فرمایا کہ اس مرتبہ یہ پورا لباس مظاہر میاں کو دیا جائے گا سب خاندان کے افراد حیران رہ گئے کہ آج تک کسی کو یہ لباس نہیں دیا گیا الحمد للہ حضرت کی عنایت خاص سے یہ لباس مجھے عطا فرمایا۔ اب میں لاہور میں سالانہ یوم اشرف پر یہ لباس پہن کر تبرکات خاندانی کی زیارت کراتا ہوں ایک جبہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کا عطا فرمایا تھا آج سے ۱۰ سال قبل یہ صرف زیارت کے لیے تھا لیکن اب میں یہ دونوں خرقہ شریف پہن کر زیارت کراتا ہوں آخری دعا کے بعد لوگ بھاگنے لگے۔ لاکھوں کا مجمع تھا حضرت تھک گئے تھے لیکن ہمت تھی وہاں کے عرس شریف کا منظر عجیب ہے جو انشاء اللہ آئندہ کسی موقع پر تفصیلاً لکھوں گا۔ رات کو محفل سماع ہوئی حضرت کمزوری کی وجہ سے محفل میں نہ بیٹھ سکے۔ حضرت کو دل کا عارضہ ۴ سال سے تھا اور اب ڈاکٹروں نے سفر سے منع فرمادیا تھا کیونکہ ۸۵ فیصد حضرت کا دل زخمی تھا اور کسی وقت بھی کچھ ہوسکتا تھا۔ میں نے لندن پھر مدینہ شریف سے حضرت آفتاب اشرفیت کو خطوط ارسال کیے جواب نہ آنے سے پریشانی تھی مدینہ شریف میں خواب میں زیارت نصیب ہوئی اور خواب میں بہت کچھ رموز سے آگاہ فرمایا لندن پہنچا تو حضرت کا آخری خط ملا پورا خط تو کسی اور نے لکھا تھا لیکن حضرت نے بہت شفقت فرما کر آخر لائن لکھی تھی اور دعا فرمائی تھی۔ جمعہ ۱۰ رجب جب لندن سے کراچی پہنچا تو اہلیہ کا فون لندن سے آیا کہ نانا کا لکھنو میں وصال ہوگیا ہے یہ خبر بجلی بن کر گری دل بے تاب ہوگیا ہمت ڈھیر ہوگئی دل کسی چیز میں نہیں لگ رہا

Marfat.com

تھا جمعہ ۱۰ رجب اور ۱۱ رجب کو ہمارے ہاں مرکزی عرس اشرفی منعقد ہوتا ہے چنانچہ بہ مشکل بعد نماز عشاء صلوۃ وسلام پڑھا اور حضرت کے لیے دعا کی اور پھر گھر آ کر ایسا ہو گیا کہ سب کچھ لٹ گیا حضرت کی پاک روح تو جوار رحمت میں ہے اور ہم گناہگار اب ہمیشہ کے لیے اس صورت کو ترسیں گے بہت رویا بہت رویا سجدہ میں جا کر اپنے لیے عاقبت کی حضرت کے وسیلے سے دعا کی درحقیقت صدیق اکبر کا قول یاد آ گیا کہ جو محمد ﷺ کے پجاری ہیں وہ سن لیں حضور تشریف لے گئے لیکن اللہ کے پجاری سن لیں اللہ باقی ہے حی القیوم ہے۔ صبر آ گیا۔ حضرت نے اسی سال آخری ملاقات میں فرمایا تھا کہ اب میں جا رہا ہوں۔ سب کا حساب صاف کر دیا سب کچھ بانٹ دیا کفن تیار ہے قبر تیار ہے اب صرف بلاوے کا انتظار ہے۔ فرمایا کہ اب صرف خانقاہ کا لنگر خانہ میرے پاس ہے لیکن لندن کے آخری خط میں لکھا کہ لنگر خانہ کا انتظام بھی اظہار میاں کو دیدیا میں سمجھ گیا تھا کہ اب تفویض مقام ہو گیا اللہ خیر کرے کاش ایک مرتبہ اور دیدار ہو جاتا اب یہ آنکھیں ہمیشہ ترسیں گی اب کچھوچھا شریف جانے کا سوچ کر دل کٹتا ہے دل خون کے آنسو روتا ہے آخر میں یہی کہنا پڑتا ہے کل من علیہا فان اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کا وصال گیارہ رجب کو ہوا تھا اور حضرت کا وصال ۹ رجب کو ہوا اعلیٰ حضرت کی عمر بھی ۹۲ سال تھی اور حضرت کی عمر شریف بھی تقریباً اتنی ہو گی۔ جمعہ ۱۰ رجب کو بعد عصر تدفین کی خبر ملی ہے۔ حلقہ اشرفیہ پاکستان کی مجلس عاملہ نے چالیس روز تک تمام وابستگان سلسلہ کو ذکر کی قرآن خوانی کی محافل منعقد کر کے حضرت کو ایصال ثواب کریں۔

حضرت کے جانشین اور مخدوم صاحب کے سجادہ نشین حضرت علامہ مولانا سید اظہار اشرف صاحب اشرفی الجیلانی کو اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائی کہ وہ تمام فرائض مفوضہ کو بہ حسن خوبی ادا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت عطا کرے ان کو صحت وتندرستی عطا کرے بہت بڑا بار ان کے کاندھوں پر آ گیا ہے یوں تو حضرت مرحوم ومغفور کی

Marfat.com

روحانیت ان پر سایہ فگن رہے گی اور انشاءاللہ وہ تمام فرائض بحسن خوبی انجام دیں گے ہم سب کا بھی فرض ہے کہ حضرت کے جانشین اور مخدوم صاحب کے سجادہ نشین کے ساتھ بھر پور تعاون اور معاونت کریں یک جہتی کا مظاہرہ کریں تاکہ حضرت نئے سجادہ نشین اطمینان سے حضرت مرحوم کے مشن کو جاری رکھیں اور ان کے کام کو آگے بڑھائیں۔ واللہ المستعان علی ماتصفون

عارف وقت گیا' عالم قرآن گیا

سید عالی نسب مرشد ذیشان گیا — عارف وقت گیا عالم قرآن گیا
کر کے آباد ہزاروں دل ویران گیا — جس طرف نکلا زمانہ ترے قربان گیا
اے نظر کردۂ پرور دہ ٔ سہ محبوباں — جس نے دیکھا تجھے سو جان سے قربان گیا
کچھ نہ تھا پاس ترے فقر کی چادر کے سوا — بانٹا سب کو مگر دولت ایمان گیا
آخری وقت میں بھی والدہ مخدومہ کو — تیسوں پارہ وہ سناتا ہوا قرآن گیا
اہل سنت کا مربی تھا فقیہوں کا وہ شیخ — ہائے افسوس کہ ملت کا نگہبان گیا
پاک دل' پاک نظر' پاک نفس' پاک عمل — پنجتن پاک کے وارث تجھے دل مان گیا
روئے روشن پہ نچھاور ہوئے ماہ وانجم — لب نعلیں پہ فدا لعل بد خشان گیا
عالم وفاضل وحافظ ہیں ترے حلقہ بگوش — کیا لٹا تا ہوا فیض شہ سمنان گیا
گلبن اشرفی' گلدستہ احمد اشرف — چھوڑ کر ایک زمانے کو حیران گیا
واہ کس شان سے حاصل ہوا وصل مولا — روے روشن پہ تجلی کی رداتان گیا
اشرفی تاج پہن کر جو چلے خلد بریں — پیشوائی کو در خلد پہ رضوان گیا
تخت غوثیہ اظہار کرم ہے ترا ''اظہار اشرف'' — جس کو دے کر تو کلید در مہمان گیا
تیرے انوار ہویدا ہیں ترے تاروں سے — ہر ستارے کو بنا مہ تابان گیا
نو رجب روز جمعرات ہو یوم وصال — نسبت چشت کی دے کر یہی پہچان گیا

اشتیاق عالم شہبازی یہی کافی ہے
بن کے تو واصف شہزادہ سمنان گیا

از: حضرت علامہ سید شاہ محمد اشتیاق عالم شہبازی بھاگلپور

Marfat.com

ادارہ نور الحبیب ﴿بصیر پور﴾

آہ آفتاب اشرفیت سرکار کلاں بھی وصال فرما گئے

از قلم: شہزادۂ فقیہ اعظم مولانا الحاج مفتی محمد محب اللہ نوری اشرفی قادری نعیمی مدظلہ شیخ الحدیث دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور ضلع اوکاڑہ ﴿پنجاب' پاکستان﴾

گذشتہ چند سالوں میں اہل سنت کو کئی صدمات سے دو چار ہونا پڑا ایسے متعدد ارباب علم و فضل اور امرائے مجالس تصوف و معرفت غم و الم میں مبتلا کرتے ہوئے راہی ملک بقا ہو گئے' کون؟ بقول محشر بدایونی ؎

جن کی یادوں سے رگ جاں میں دکھن ہونے لگے
ذکر چھڑ جاتے تو پتھر کا بھی دل رونے لگے

سچی بات تو یہ ہے کہ تعزیتی کلمات لکھنے کا بھی یارا نہیں' اب جبکہ "نور الحبیب" کی کاپیاں پریس جارہی ہیں چند "قطرات غم" میں قلم کو شریک کر رہا ہوں ایسے جانگاہ حوادث میں پوری ملت اسلامیہ بالخصوص اہل سنت کے لیے سب سے بڑا سانحہ' آفتاب اشرفیت ماہتاب غوثیت شیخ المشائخ حضرت سید محمد مختار اشرف الاشرفی الجیلانی زیب آستانہ عالیہ کچھوچھا مقدسہ (بھارت) ۹ رجب المرجب ۱۴۱۷ھ/ ۲۱ نومبر ۱۹۹۶ء جمعرات' وصال فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت کے وصال کی خبر وحشت اثر دنیائے سنیت کو تڑپا گئی ---- آپ سلف صالحین کی آخری یادگار تھے ---- آپ کے جد امجد اور شیخ طریقت قدوۃ الاولیاء' سند العرفاء'

Marfat.com

شبیہ غوث الثقلین سیدنا ابو احمد حسین اشرفی قدس سرہ العزیز' اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ کے ممدوح اور حضرت صدر الا فاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی قدس سرہ العزیز ایسے اکابر علماء ومشائخ کے شیخ ومرشد اور مربی ومقتدا تھے ---- آپ کے کم بیش ۲۳ لاکھ مریدین اور جانشین سیدنا محمد مختار اشرف صاحب تھے ---- (جنہیں اب قدس سرہ العزیز لکھتے ہوئے قلم کانپ رہا ہے) آپ نے پچاسی برس سے زائد عمر پائی ---- ان کے اٹھ جانے سے تشنگان علم ومعرفت یتیم ہوگئے متلاشیان راہ حقیقت وسالکان طریقت بے سہارا ہوگئے ---- اہل سنت ایک عظیم محسن رہنما سے محروم ہوگئے ---- بزم معرف سونی ہوگئی ---- دنیائے تصوف خزاں آشنا ہوگئی ---- غرض ایک حیرانی سی حیرانی اور ویرانی سی ویرانی ہے ----

ویراں ہے مے کدہ خم وساغر اداس ہیں
وہ کیا گئے کہ روٹھ گئے دن بہار کے

ایک جلیل القدر شیخ طریقت ---- ایک رازدان حقیقت ---- ایک مرشد باصفا ---- ایک مرد خلیق وباوفا ---- ایک مکمل انسان' ایک رمز آشنا ونکتہ داں ---- ایک عاشق رسول ---- ایک صاحب اصول ---- محسن ملت ---- متبع سنت ---- عارف کامل اور عالم ربانی کی رحلت حلقہ اشرفیہ ہی کے لیے نہیں بلکہ پوری ملت اسلامیہ کے لیے بہت بڑا سانحہ اور "موت العالم موت العالم" کے مترادف ہے ----

اس عاصی وخطا کار پر حضرت کی کیا کیا نوازشات تھیں' رہ رہ کر یاد آتیں ہیں تو ایک قیامت گزر جاتی ہے۔ جب بصیر پور تشریف لائے تو از خود کمال کرم نوازی فرماتے ہوئے اپنے تمام سلاسل طریقت (سلسلہ قادریہ' سلسلہ چشتیہ' سلسلہ قادریہ معمریہ' سلسلہ نقشبندیہ' سلسلہ سہروردیہ' سلسلہ اویسیہ) کی خلافت اور جملہ ادوار وظائف کی اجازت سے نوازا ---- اس موقع پر آپ کی معیت میں دیگر علماء کے علاوہ غازئ کشمیر حضرت علامہ ابو الحسنات قادری علیہ الرحمۃ کے صاحبزادے سید خلیل احمد قادری' مفتی آگرہ شیخ الحدیث علامہ عبد الحفیظ علیہ الرحمۃ کے جانشین حضرت علامہ محمد حسن حقانی بھی شامل تھے ---- اس کے بعد دو مرتبہ آپ کی پاکستان تشریف آوری ہوئی تو دونوں بار بصیر پور کا دورہ فرمایا

Marfat.com

اور اپنے خطاب وملفوظات سے خلق خدا کو مستفیض فرمایا--- اللہ تعالیٰ نے آپ کو خطابت کا بھی بڑا ملکہ عطا فرما رکھا تھا' دوران خطاب علمی نکات اور درد وسوز بھرے ترنم میں برمحل اشعار پڑھتے تو سماں بندھ جاتا۔

آخری بار رجب ۱۹۹۱ء میں تشریف لائے تو فرمایا تمہیں خلافت تو پہلے ہی دے چکا ہوں' اب خرقہ خلافت بھی پہناتا ہوں تاکہ مشائخ کرام کی سنت پوری ہو جائے--- چنانچہ آپ نے جبہ سے نوازا--- اس دورہ میں خلق کثیر نے بیعت کا شرف پایا--- آپ نے مریدین کو بڑے زور سے تاکید فرمائی کہ مسلسل صاحبزادہ صاحب سے رابطہ رکھیں کہ یہ میرے خلیفہ ہیں--- پھر فقہی مسئلہ بیان فرمایا کہ پانی دستیاب نہ ہو تو تیمم کر لیا جائے تیمم وضو کا خلیفہ ہے--- تیمم کے ساتھ نماز ادا کر لی جائے تو وقت میں پانی پر قدرت کے باوجود نماز دہرانے کی ضرورت نہیں کہ خلیفہ اصل کے قائم مقام ہے--- سو میرا ہر مرید خود کو صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری کا مرید سمجھے' اسی میں میری رضا مضمر ہے---

حضرت بدر المشائخ علیہ الرحمۃ کو اللہ تعالیٰ نے باطنی حسن کے ساتھ ساتھ ظاہری حسن وجمال اور وجاہت وجلال سے نواز رکھا تھا--- خداداد رعب ودبدبے کے باوجود پیکر مہر ومودت اور مجسمہ خلق ومحبت تھے--- حوادث دہر کے ستائے ہوئے پریشان حال انکے دیدار سے دلی تسکین اور مصائب ومشکلات سے نبرد آزما ہونے کا ولولہ تازہ پاتے--- وہ جو شاعر نے کہا ہے اور آپ پر کتنا صادق آتا ہے

جن کو مل کے زندگی سے پیار ہو جائے وہ لوگ
آپ نے شاید نہ دیکھے ہوں مگر ایسے بھی ہیں

دنیا بھر میں آپ کے مرید وعقیدت مند موجود ہیں---آپ کے دل میں اشاعت دین کی سچی تڑپ تھی' اس مقصد کے لیے کچھوچھہ مقدسہ میں ایک عظیم الشان دینی یونیورسٹی قائم کی---افسوس حضرت کے سانحہ ارتحال سے جو خلا پیدا ہو گیا' اس کا پر ہونا نظر نہیں آتا--- تاہم یہ امر باعث تسکین ہے کہ آپکے عالم' فاضل' شاعر اور ادیب' مبلغ' خطیب اور لائق صاحبزادے حضرت علامہ سید محمد اظہار اشرف صاحب (دامت برکاتہم العالیہ) آپ کے صحیح وارث وجانشین اور آپ کی ظاہری ومعنوی تصویر ہیں اور دوسرے صاحبزادے علامہ محمد انوار اشرف زید مجدہ بھی گوناگوں اوصاف جمیلہ سے متصف ہیں--- اللہ تعالیٰ جل وعلا انہیں ہمت واستقامت اور عمر خضر عطا فرمائے---

Marfat.com

ہم حضرات کے صاحبزادگان' اہل خان' خلفاء' مریدین اور جملہ معتقدین محبین سے تعزیت کناں اور اس صدمہ میں برابر کے شریک ہیں--- اللہ تعالی جل وعلا حضرت کے درجات بلند فرمائے' اعلی علیین میں جگہ دے---- آپ کے فیضان کو جاری وساری رکھے اور جملہ وابستگان کو اس سانحہ پر صبر جمیل ارزانی فرمائے---

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ وآلہ واصحابہ واجمعین

آپ پاکستان میں پہلی بار ۱۹۵۸ء میں تشریف لائے' حضرت صاحبزادہ مولانا مفتی محمد محب اللہ نوری اشرفی مدظلہ کی ولادت کو ابھی' سات یوم ہوئے تھے' فقیہ اعظم مولانا الحاج مفتی محمد ابوالخیر محمد نور اللہ نعیمی قادری اشرفی علیہ الرحمۃ کو پیشگی اطلاع دیئے بغیر اچانک آپ بصیر پور جلوہ افروز ہوگئے' امام اہل سنت استاذ فقیہ اعظم سند المحدثین مفتی اعظم پاکستان مولانا سید ابوالبرکات الوری اشرفی' قادری' قدس سرہ ناظم اعلی مرکزی دار العلوم حزب الاحناف لاہور بھی آپ کے ساتھ تھے حضرت شیخ المشائخ سرکار کلاں علیہ الرحمۃ نے صاحبزادہ صاحب مدظلہ کو دیکھتے ہی اپنی شفقت وکرامت بھری گود میں اٹھایا' دیر تک دیکھتے دیکھتے خصوصی بشارتوں کے ساتھ دعوات مستجابات سے نوازتے رہے پھر فقیہ اعظم رحمہ اللہ تعالی کے سپرد کرتے وقت صاحبزادہ صاحب موصوف کے تابناک مستقبل کی خوشخبری سنائی ۱۹۸۵ء میں سرکار کلاں رحمہ الرحمان کی پاکستان دوبارہ تشریف آوری ہوئی تو حضرت قبلہ فقیہ اعظم علیہ الرحمۃ کی فاتحہ خوانی کے لیے دوسری بار بصیر پور آنا ہوا۔

(تابش قصوری)

مرد حق آگاہ سرکار کلاں جاتا رہا
اے کچھوچھہ تیرا ماہ ضوفشاں جاتا رہا
جو تھا مخدوم زمانہ کی خلافت کا امیں
اہل عالم ، وہ امیر کارواں جاتارہا
خانقاہوں، مدرسوں کی سرپرستی جس نے کی
ہائے وہ علم وعمل کا پاسباں جاتارہا
زینت بزم طریقت واقف اسرار دیں
واعظ شیریں سخن شیریں بیاں جاتارہا

Marfat.com

موتُ العالِم موتُ العالَم

عالم اسلام کے عظیم دار العلوم جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں

حضرت سرکارِ کلاں کے وصال پر جلسۂ تعزیت

خانوادہ اشرفیہ کی اس دور میں سب سے بڑی روحانی و مذہبی شخصیت' پیر طریقت' رہبر شریعت عمدۃ العارفین قدوۃ السالکین حضرت الحاج' علامہ' مولانا' مفتی پیر سید محمد مختار اشرف الاشرفی الجیلانی المعروف سرکار کلاں رحمہ اللہ تعالیٰ کے وصال پُر ملال کی المناک خبر نے پاکستان کے کونے کونے میں متوسلین ومعتقدین آستانہ عالیہ اشرفیہ جیلانیہ کچھوچھا شریف کو پریشان کردیا۔ مختلف مقامات پر ایصالِ ثواب کی محافل ومجالس قائم ہوئیں' اشرفی ٹاؤن لاہور میں عرس اشرفی پر بھی بہت بڑے اجتماع میں علماء کرام نے حضرت سرکار کلاں کی بلند مرتبت شخصیت کے کارہائے روحانی پر روشنی ڈالی پھر ۷/ دسمبر ۱۹۹۶ء بروز ہفتہ عالمی مبلغ اسلام حضرت الحاج ڈاکٹر پیر سید محمد مظاہر اشرف الاشرفی الجیلانی مدظلہ' امیر حلقہ اشرفیہ پاکستان کی صدارت میں پاکستان کی مرکزی درسگاہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں بہت بڑا جلسۂ تعزیت منعقد ہوا۔ علماء کرام' قراء حضرات اور سینکڑوں طلباء جامعہ اساتذۂ عظام نے شرکت کی۔ حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی مدظلہ' مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری' راقم السطور محمد منشا تابش قصوری اشرفی' حضرت صاحبزادہ الحاج میاں جلیل احمد ابن حضرت الحاج میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی اور دیگر علماء کرام نے خاندان اشرفیہ کی تاریخی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے حضرت سرکار کلاں رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمات جلیلہ کو خراج عقیدت ومحبت پیش کیا' سینکڑوں قرآن کریم اور اوراد وظائف کے ختم شریف کا ثواب صاحب صدر بدر اشرفیت حضرت پیر ڈاکٹر سید محمد مظاہر اشرف الاشرفی الجیلانی دامت برکاتہم العالیہ کی ملک کیا گیا آپ نے بڑی رقت آمیز دعا کرتے ہوئے آپ کی روح پرفتوح کو ایصال ثواب کیا نیز آپ نے نہایت کشادگی سے جملہ حاضرین وطلباء کرام کو تبرک عطا فرمایا دعا ہے اللہ تعالیٰ حضرت سرکار کلاں کے روحانی فیضان کو عالم اسلام پر ہمیشہ جاری رکھے آمین ثم آمین۔ (تابش قصوری اشرفی غفرلہ)

(رپوٹر: از ماہنامہ آستانہ کراچی بابت ماہ فروری ۱۹۹۷ء)

Marfat.com

حوالہ نمبر .... ۷۸۲/۹۲ — تاریخ ۸ شعبان ۱۴۱۷ھ / ۱۹ دسمبر ۱۹۹۶ء

محترم و مکرم حضرت پیر طریقت ڈاکٹر سید محمد طاہر اشرف اشرفی جیلانی مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

حضرت آفتاب شریعت و طریقت ابو المسعود سید شاہ محمد مختار اشرف اشرفی جیلانی سجادہ نشین آستانہ عالیہ اشرفیہ سرکار کلاں کچھوچھہ شریف انڈیا کی اس دار فانی سے رحلت دنیائے سنیت کے لئے بہت بڑا سانحہ ہے حضرت اقدس نہ صرف یہ کہ اپنے جد امجد شبیہ سیدنا غوث اعظم الشیخ المشائخ حضرت سید شاہ علی حسین اشرفی جیلانی قدس سرہ کے تربیت یافتہ اور جانشین تھے، بلکہ موجودہ دور کی عظیم ترین علمی اور روحانی شخصیت تھے، آپ اہل سنت و جماعت کے لئے سایۂ رحمت تھے، آپ کی ذات بابرکات اتحاد اہل سنت کا مؤثر ترین ذریعہ تھی۔

حضرت جب پاکستان تشریف لاتے تو مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ ابو البرکات سید احمد قادری قدس سرہ بانی دار العلوم حزب الاحناف، لاہور کے پاس قیام کرتے، آپ کے تشریف لانے سے علماء، طلباء اور عقیدتمندوں کی چہل پہل ہو جاتی، کوئی روحانی اور علمی فیوض و برکات حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوتا اور کوئی آپ کی زیارت سے مستفیض ہونے کے لئے حاضر ہوتا راقم کو آپ سے گفتگو کا تو موقع نہیں ملا، البتہ ایک دفعہ لاہور میں آپ کی زیارت کی اور ایک دفعہ راولپنڈی میں آپ کا خطاب سننے کا شرف حاصل ہوا۔

آپ کی ذات اقدس اسلام و مسلک اہل سنت و جماعت کی حقانیت کی چلتی پھرتی برہان تھی۔ آپ نے نہ صرف ہندوستان کے گوشے گوشے میں اسلام اور سنیت کا پیغام پہنچایا بلکہ اسلامی ممالک اور یورپ بھی تشریف لے گئے اور وہاں اسلام کی تبلیغ کی۔ آپ کے مریدین اور عقیدتمندوں کا حلقہ بھی بہت وسیع ہے

اللہ تعالیٰ حضرت والا کو جنت الفردوس میں بلند و بالا مقام عطا فرمائے آپ کے متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ملت اسلامیہ کو ان کے فیض و برکت سے مالا مال فرمائے اور آپ کے فرزند ارجمند حضرت علامہ سید محمد اظہار اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھہ شریف کو آپ کا بہترین جانشین بنائے اور انہیں اپنے عظیم والد کے مشن کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ـــــ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ ورضی اللہ تعالیٰ عنہ والسلام

شریک غم: محمد عبدالحکیم شرف قادری

حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کا مکتوب
حضرت پیر طریقت ڈاکٹر سید محمد طاہر اشرف اشرفی جیلانی کے نام

سرکارکلاں کے چہلم شریف پر

حضرت شیخ الاسلام مدنی میاں دامت برکاتہم العالیہ کی ایک جامع تقریر

الحمد لله الذی ابدع الأفلاک والأرضین والصلوة والسلام علی من کان نبیاً وآدم بین الماء والطین وعلی آله واصحابه برحمتک یا ارحم الراحمین. اما بعد

فأعوذ بالله من الشیطان الرجیم

بسم الله الرحمن الرحیم

ألا إن أولیاء الله لاخوف علیهم ولا هم یحزنون الذین آمنوا وکانوا یتقون لهم البشری فی الحیوة الدنیا وفی الآخرة٥

صدق الله العظیم وصدق رسوله النبی الکریم ونحن علی ذلک لمن الشاهدین والشاکرین والحمد لله رب العالمین بارک الله لنا فی القرآن العظیم ونفعنا وإیاکم بالآیات وذکر الحکیم إنه تعالی جواد کریم ملک رؤف رحیم.

إن الله وملئکته یصلون علی النبی یا أیها الذین آمنوا صلوا علیه وسلموا تسلیما. اللهم صل علی سیدنا مولانا محمد وعلی آل محمد کما تحب وترضیٰ بأن تصلی علیه ---- ایک بار ہدیہ درود پیش فرمائیں

صلی الله علی النبی وآله صلی الله تعالی علیه وسلم صلوة ----

اندازِ تخاطب

خبردار ہو جاؤ! ہوشیار ہو جاؤ، گوش برآواز ہو جاؤ۔ یہ جو اللہ کے اولیاء ہیں ان کو

Marfat.com

نہ تو کوئی خوف ہے نہ کوئی رنج وملال ہے---ان کے لیے بشارت ہے دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت کی زندگی میں بھی---بات صرف اتنی ہی ارشادفرمانی تھی کہ اولیاء کو نہ خوف ہے نہ غم--- سیدھی سی بات ہے--- سرسرے انداز سے بھی یہ بات کہی جاسکتی تھی کہ نہ ان کو خوف ہے نہ غم---اوراس طرح سے کہنے میں بھی اہمیت میں کچھ کمی نہیں تھی--- کلام ربانی ہے---اس کا ہرارشاد اپنی جگہ پر حق وصحیح--- مگر انداز بیان ''الا'' خبر ہو جاؤ' ہوشیاء ہو جاؤ' گوش برآواز ہو جاؤ--- توجہ کو اس طرف مبذول کرو آگاہ ہو جاؤ' سنو غور سے سنو یہ ایسی بات نہیں ہے کہ تمہاری توجہ ادھر نہ ہو میں سناؤں۔اچھی طرح سے سنو--- اس کو تم آسان مت سمجھو کہ معمولی بات--- بڑی اہم بات--- ولی کا تعارف ہو رہا ہے---ولی کی معرفت کرائی جارہی ہے--- بہت مشکل! بہت مشکل!

حضرت ابوالعباس کا قول

حضرت شیخ ابوالعباس کا قول پیش کروں--- غوث زمانہ کی بات کہوں--- انہوں نے یہ کہا ہے کہ خدا کو پہچاننا آسان ولی کو پہچاننا مشکل--- ظاہر ہے کہ ان کی مراد یہ ہو ہی نہیں سکتی کہ تو خدا کی ذات وصفات کا کما حقہ علم حاصل کرلے--- معرف حاصل کرلے--- یہ تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ کسی کا ادراک خدا کی ذات وصفات یا اس کی حقیقت تک پہنچ جائے۔

اس کا تو کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہوتا مگر وہ ایک بات کہہ گئے کیوں؟ وہ اس لیے کہ آپ حقیقت کو تو نہیں پہچان سکتے---نہ ذات کی نہ صفات کی حقیقت کو مگر اتنا تو پہچانا کہ خدا وہ ہے جو کسی کے ادراک میں نہ آسکے---اتنا تو پہچانا آپنے--- زمانہ زمانیات سے دور مکان مکانات سے دور مادہ مادیات سے دور' اتنا تو پہچانا' تو دور ہو کر اس کی کچھ معرفت ہوگئی یہ قریب ہوگئے مشکل بن گئے--- یہ قریب آگئے--- مشکل بن گئے--- چلنے والا ہماری طرح چل رہا ہے' ہماری طرح کھاپی رہا ہے' اگر کوئی ایسا معاملہ ہوتا کہ ولی وہ ہے جو پہلے آسمان پر رہتا ہو ولی وہ ہے جو دوسرے آسمان پہ رہتا ہو تو سمجھانا آسان مگر ہم یہ کیسے سمجھیں کہ ہمارے دسترخوان پر بیٹھنے والا' ہمارے ساتھ اٹھنے بیٹھنے والا' ہمارے ساتھ چلنے

Marfat.com

پھرنے والا۔ہم کیسے یقین کریں کہ اس کا کیا مقام ہے' کیا مرتبہ ہے یہ ہمارے بیچ میں آ کر ہمارے لیے یہ اتنا مشکل ہو گئے چلنے پھرنے کو دیکھا دھوکہ کھا گئے' اٹھنے بیٹھنے کو دیکھا دھوکہ کھا گئے' سونے جاگنے کو دیکھا دھوکہ کھا گئے۔

مرد مومن کا جنازہ عرش الٰہی ہے

آپ کیا سمجھ سکتے ہیں کہ ہم کس کو دیکھ رہے ہیں۔آپ کیا سمجھتے ہیں جنازہ تو سبھی اٹھا کے لے کے چلتے ہیں' بے شمار جنازہ آپ نے اٹھایا' مگر آپ کیا سمجھ سکتے ہیں کہ ایک ایسا جنازہ بھی ہے جو جنازہ نہیں ہے وہ عرش الٰہی ہے وہ عرش الٰہی ہے۔زمین و پہ فرش پہ آپ جسے دفن کر رہے ہیں۔

یہ ہمارے بیچ میں تھے ہم انہیں پہچان نہ سکے---- اور بات میں ایسے نہیں کہہ رہا ہوں اچھا! بات بتادوں کہ حضرت بایزید بسطامی کا زمانہ ہے---- ایک بزرگ نے خواب دیکھا کہ میں عرش کو اپنے سر پر لے کے جا رہا ہوں---- دل میں خیال آیا چلو بسطام شہر میں حضرت بایزید بسطامی ہیں ان سے اس خواب کی تعبیر پوچھیں----اب جب وہاں پہنچے' دیکھا وہاں ایک جنازہ جا رہا ہے۔زبردست ہجوم کہا کیا ہے کہا بایزید کا وصال ہو گیا---- دل میں یہ خیال ہوا کہ کیسے' کس سے خواب کی تعبیر پوچھوں---- بتانے والا جا رہا ہے---- خیر خوش نصیبی ہے کہ اچھے وقت پر آ گئے ---- کم سے کم کاندھا دینے کی سعادت حاصل ہو جائے گی اس کے بعد اس ہجوم کو چیرتے ہوئے بڑی مشکل سے اس جنازہ کے قریب پہنچے اتنا ہجوم تھا کہ ان کو کوئی موقعہ نہیں ملا---- کہا حضور ہم تو آئے تھے کہ ہم نے ایک خواب عجیب دیکھا ہے کہ میں عرش الٰہی کو لے کر سر پر جا رہا ہوں---- تو اندر سے آواز آتی ہے کہ یہی تو تیرے خواب کی تعبیر ہے---- یہی تو تیرے خواب کی تعبیر ہے "قلب المؤمن عرش اللہ" اس وقت بایزید کا قلب تیرے سر کے اوپر ہے---- ذرا سا سوچو! یہ کوئی آسان بات ہے----

حضرت محبوب الٰہی کے وہ ملفوظات افضل الفوائد کے نام سے جن کو حضرت امیر خسرو نے جمع کیا اس میں بھی ایک واقعہ ایسا ہے کہ حضرت بایزید عالم روحانیت کی سیر کرتے

Marfat.com

ہوئے' روحانی سفر کرتے ہوئے عرش کے قریب پہنچے---- یہ ان کا روحانی سفر تھا عرش کے قریب جب پہنچے دیکھا عرش حیران ہے' متحیر ہے' کسی کی تلاش میں سرگرداں ہے---- حضرت بایزید نے پوچھا اے عرش تجھے کس کی تلاش ہے---- ہم دنیا والوں سے یہ تو کہا گیا ہے تو خدا کی تجلیات کا مرکز ہے----"ثم استوی علی العرش" تو خدا کی تجلیات کا مرکز ہے---- تو کس کو تلاش کر رہا ہے' تو کیوں حیران ہے---- کہا بایزید سے تو یہ کہا گیا کہ میں عرش پر' اور مجھ سے یہ کہا گیا کہ میں قلب مومن میں---- تو بھی تلاش میں ہے میں بھی تلاش میں ہوں---- میں بھی تلاش میں ہوں تو بھی تلاش میں ہے۔ تو مومن کا قلب عرش الٰہی ہے----

یہ کوئی سمجھ سکتا تھا کہ ہم جس کو لے جا رہے ہیں---- عرش کو لے جا رہے ہیں---- عرش کو اٹھا کے لے جا رہے ہیں---- فرش کے نیچے دفن کر رہے ہیں---- ان کا معاملہ آسان مت سمجھو' انکا سمجھنا آسان نہیں ہے----

اولیاء ہمارے مثل نہیں

سنو! فرق سمجھو! یہ تمہارے جیسے نہیں ہو سکتے تم خوف والے ہو یہ بے خوف ہیں' تم فکر والے ہو یہ بے فکر ہیں---- تم رنج والے ہو یہ رنج والے نہیں---- تمہارے اندر رہ کے یہ تمہارے جیسے نہیں ہو سکتے----

آپ خیال کرتے چلیں' اندازہ کیجئے' آیت کریمہ میں دعویٰ بھی ہے دلیل بھی ہے' دعویٰ بھی ہے اسی آیت کریمہ میں دلیل بھی ہے---- (الا ان اولیاء اللہ) اللہ کے ولی' اللہ کے ولی' ولی کے معانی بہت ہیں---- اس کی وضاحت کا وقت بھی نہیں کہ ولی کے کتنے معانی' مگر ایک مشہور معنی ولی کا معنی' قریب' سب کا جانا پہنچانا---- معنی کیا قریب----

تو اللہ کے جو قریب ہیں انہیں نہ خوف ہے' نہ رنج و ملال ہے---- یہ ہے دعویٰ اور یہی دلیل ہے---- کہ جب خدا کے قریب ہیں تو کیا خوف ہوگا---- جب خدا کے قریب ہیں تو کیا رنج و ملال ہوگا---- یہی دعویٰ بھی ہے اور یہی دلیل بھی ہے----

خدا کی قربت

Marfat.com

مگر ایک بات سوچنے کی ہے ٹھیک ہے یہ خدا کے قریب ہیں تو ان کا فائدہ ان کو ہے یا ہمیں--- تم کو جاننے کی ضرورت ہی کیا کہ قریب ہیں ربّ تبارک وتعالیٰ انہیں نوازے بلند کرے--- اور بھی قریب کرے--- اس کا فضل ہے---

مگر ہم کو خاص طور سے مخاطب کر کے ان کی اس حالت کو بیان کیا گیا--- کہ یہ قریب' دوستو! اس میں زبردست تسکین کا سامان فراہم کیا گیا ہے--- اس لیے ہر بندۂ اس کی بندگی کا بھی تقاضہ یہ ہے --- اور اس کی دلی خواہش یہ ہے کہ ہم خدا کے قریب ہوں--- کون بندہ ہے جو نہ چاہتا ہو کہ ہم اپنے مولیٰ کے قریب ہوں--- کون عابد جو یہ نہ چاہتا ہوگا کہ ہم اپنے معبود کے قریب ہوں--- قربت کی تمنا' قریب ہونے کے خواہش مگر عقل ہے جو رکاوٹ ڈال رہی ہے--- اے بندے ایسی خواہش مت کر--- ایسی خواہش مت کر--- تو خدا کے قریب ہو ہی نہیں سکتا--- خدا کے قریب ہونا یہ تیرے بس کی بات نہیں ہے--- دل یہ کہتا ہے کہ ہم قریب ہوں اور عقل استحالہ پیش کر رہی ہے--- کیسے تو قریب ہوگا؟ تو ممکن ہے وہ واجب' تو مکان ومکانیات والا ہے--- وہ مکان ومکانیات سے پاک--- تو زمانہ والا ہے--- وہ زمانہ وزمانیات سے پاک--- تو بھی ممکن' تیری حقیقت ممکن' تیرا وجود ممکن' تیری ذات ممکن' عالم امکان کو چھوڑو گے نہیں--- وہاں پہنچو گے کیسے؟ اور عالم امکان کو جب چھوڑو گے تو تیرے پاس رہے گا کیا؟ کیا لے کر تم جاؤ گے--- نکال دو اس خیال خام کو--- مگر دل کی آواز

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے

دل کی طلب' دل کی سچائی پر جب خدا نے اپنا فضل فرمانا چاہا تو مطمئن کیا--- عقل کی بات سن لو مگر غمگین مت ہو--- تم مجھ سے قریب ہونا چاہتے ہو؟ تمہیں زمانے کو چھوڑنے کی ضرورت نہیں--- مکان سے پرے جانے کی ضرورت--- مادہ مادیات سے رشتہ کاٹنے کی ضرورت نہیں--- مجھ سے قریب ہونا چاہتے ہو--- یہ میرے قریب ہیں ان کے قریب ہو جاؤ--- یہ میرے قریب ہیں ان کے قریب ہو جاؤ--- اللھم صل علی محمد---------------

یہ میرے قریب ہیں جو ان کے قریب ہوگا وہ میرے قریب ہوگا---

Marfat.com

اصل عالم

یہ درسیات کے بس کی بات نہیں ہے--- ٹائیٹل تو آپ کسی کو دے سکتے ہیں--- مجھ جیسے جاہل کو آپ عالم کہنے لگیں یہ تو آپ کی غلطی ہے--- آپ کسی کو کہدیں کہ فلاں جگہ گیا تھا--- دس سال رہا--- ایسی ایسی کتابوں کی ورق گردانی کردی اور قد آدم سی ایک بڑی سند لے کر کے آیا--- اور اس کے بعد اس سند کی کبھی ضرورت ہی نہیں رہی--- رکھ دیا تو کبھی اس سند کو کوئی دیکھنے والا بھی نہیں--- بس کہدیا عالم--- یہ اصطلاحی عالم ہوئے اصل عالم یہ نہیں--- یہ اصطلاحی عالم ہوتے ہیں--- ایک اصطلاح ہم نے بنالی ہے کہ اتنا کورس جو پورا کرلے گا اسکے سر پر پگڑی باندھ دیں گے--- وہ عالم ہوگیا--- اصل عالم تو یہ ہے "انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء" جس کے دل میں خدا کی خشیت ہو جو خوف الٰہی والا ہو جو خشیت ربانی والا ہو۔ عالم وہ ہے---

تقوی

اسی لئے آپ دیکھیں آپ کو مدرسوں سے دستار فضیلت ملتی ہے دستار خشیت نہیں ملتی--- دیکھو یاد رکھو فضیلت ملتی ہے علم وعمل اور عظمت ملتی ہے نسبت سے--- یہ نہیں جو افضل ہو عظیم بھی ہو--- جو دستار فضیلت والا ہو عظیم بھی ہو--- نسبت ہونی چاہیے--- عظمت ملتی ہے نسبت سے--- فضیلت ملتی ہے علم وعمل سے--- شرافت ملتی ہے نسبت سے--- اور کرامت ملتی ہے حکم الٰہی سے--- ایسے موقع پر یہ آیت کریمہ بھی پیش کردی جاتی ہے--- "إن أكرمكم عند الله أتقاكم" تم میں سب سے زیادہ مکرم وہ ہے اللہ کے نزدیک جو متقی ہو--- یہ ایک مشہور ترجمہ ہے مجھے اس ترجمہ سے انکار نہیں ہے کہ تم میں سب سے زیادہ مکرم وہ ہے جو متقی ہو--- مگر جب ترجمہ یہ کریں تو یہ بھی وضاحت ضروری ہے کہ صاحب کرامت ہونے کے لیے متقی ہونا ضروری' تو متقی ہونے کے لیے کیا ضروری --- مختصر سے لفظ میں نبی کا پیرو ہونا ضروری' نبی کی اتباع واطاعت ضروری اور اتباع کے لیے ضروری نبی کی محبت اور نبی کی محبت کے لیے ضروری تمام آثار و منسوبات نبویہ سے محبت جو آثار و منسوبات ہیں ان سے محبت اہل بیت سے محبت' صحابہ سے محبت' جب ان سے

Marfat.com

محبت ہوئی تو نبی کی محبت ہوئی جب نبی کی محبت ہوئی تو پیروی ہوئی جب پیروی ہوئی تو تقویٰ---اور جو پہلے ہی بنیاد کاٹ چکا ہے وہ کس تقوی کی تلاش میں ہے----

اللهم صل علی محمد

اور دوسری بات یہ ہے کہ اس آیت کریمہ میں جو بات عرب کے قانون اور ضابطہ کے لحاظ سے ہے وہ میں عرض کروں گا---- ذمہ دار علماء کرام یہاں بیٹھے ہیں---- اور ہمارے استاذ محترم حضرت ماموں جان صاحب قبلہ بھی رونق افروز ہیں جنہوں نے ہمیں پڑھایا ہی نہیں بلکہ پلایا بھی ہے---- پہلے ترجمہ کا حاصل یہ تھا پہلے تقوی پھر کرامت ----اور یہ مشہور ترجمہ کی روشنی میں ہے----اب آ گئی گرامر کی بات----اس لیے میں علماء سے دستگیری چاہوں گا---- اور میں سمجھانے کی پوری کوشش کروں گا---- ان اکرمکم ---- ان حرف مشبہ بالفعل، اکرمکم اس کا اسم، اتقاکم اس کی خبر ----اور یہ جو مدرسہ کے طلبہ ہیں ان کو تو کچھ سمجھانے کی ضرورت نہیں ہے----اس طرح سے ----ان زیدا قائم بے شک زید کھڑا ہے---- تو زید اسم ہے---- قیام اس کا فعل ہے جو ان کی خبر ہے تو قیام منسوب ہے زید کی طرف، قیام کا حکم لگایا گیا---- زید کھڑا ہے---- کیا سمجھے! پہلے زید پھر قیام---- تو قیام زید سے ہے زید قیام سے نہیں ہے---- تو اب اس آیت کریمہ کا مطلب ہوا کہ خدا کے نزدیک تم میں جو مکرم ہے وہی متقی ہے---- تقوی سے کرامت نہیں ہے کرامت سے تقوی ہے---- خدا جسے مکرم بنائے وہ متقی عمل سے متقی نہیں---- علم سے متقی نہیں---- خدا جسے مکرم بنالے---- بے علم کو بنالے وہی متقی ---- بے عمل کو بنالے وہی متقی ---- جس کو بنالے---- پیدائشی ولی سیدنا غوث پاک پیدا ہوتے ہی متقی نہ کوئی عمل ہے نہ کوئی ریاضت ہے---- یہ خدا کے بنائے ہوئے متقی ہے---- تو خدا جسے مکرم بنائے گا وہ متقی ہوگا---- تو اپنی محنت سے متقی نہیں ہوسکتا---- کوئی اپنی محنت سے متقی نہیں ہوسکتا---- خدا جسے مکرم بنائے گا چاہے عمل کرا کے کے بنائے چاہے بغیر عمل کے مکرم کردے---- جیسے بھی کردے یہ اس کے کرم کی بات ہے---- یہ کرم کی شان ہے---- جیسے چاہے---- جو مکرم ہوگا وہی متقی ہوگا----

Marfat.com

فضل الٰہی

ایک بات اور بتائیں --- یہ جو کرامت کے بعد تقوی ملتا ہے یہ فضل الٰہی ہے--- پہلے کرامت پھر تقوی یہ فضل ہے اس میں کوئی محنت نہیں--- تو کچھ اوصاف ہیں جن میں کسب کا دخل ہے یہ ٹھیک آپ محنت کرو--- محنت کرنے کے بعد ریاضت کرو--- مجاہدہ کرو--- تو اس کے کرنے سے آپ کو استحقاق ملے گا کہ خدا آپ پر فضل نازل فرمائے--- اور آپ کو بھی متقین میں رکھ لے--- مگر وہ تقوی جو فضل سے ملتا ہے وہ اور ہے--- اور وہ تقوی جو کسب سے ملتا ہے او وہ اور ہے--- دونوں کا حال الگ الگ ہے--- محنت سے کوئی چیز حاصل کرو وہ اور ہے اور فضل سے جو چیز حاصل ہوئی وہ اور ہے کیوں؟ محنت سے جو چیز حاصل ہوتی ہے اس کے جانے کا خطرہ ہے اور فضل سے جو چیز حاصل ہوتی ہے، وہ نہیں جاتی---

مثال میں بتاؤں گا ایسی کہ اسے آپ کبھی نہ بھولیں--- حکم دیا گیا "اسجدوا لادم" آدم کو سجدہ کرو--- گروہ ملائکہ میں ابلیس محنت کر کے شامل ہو گیا تھا--- اکڑ گیا محنت والا اپنے کو بچا نہ سکا محنت سے متقی بننے والا اپنے کو بچا نہ سکا--- بات کیا ہے؟ ابلیس جس مقام پر پہنچا تھا وہ اپنی محنت سے پہنچا تھا اور ملائکہ جس مقام پر تھے وہ خدا کے فضل سے تھے--- وہ بچے رہے یہ بہک گیا اسی لیے میں محنت سے کوشش کرنے والوں کو کہا کرتا ہوں--- سنبھل کے چلنا--- جب تک خاتمہ بالخیر نہ ہو جائے کسی خوش گمانی میں نہ رہنا---

اللھم صل علی محمد

سادات بر کفر نمیر ند

یہ فضل کی بات ہے--- نسب کا بھی معاملہ کچھ ایسے ہوتا ہے--- محنت سے کوئی نسب نہیں حاصل کر لیتا--- ہاں یہ بھی فضل ہے--- ٹھیک ہے پہلے ضابطۂ الٰہی کچھ بھی رہا ہو--- مرضی مولی ہے " فعال لما یرید" وہ اپنے جس بندے کے ساتھ جو چاہے قانون نافذ کرے--- مگر اپنے محبوب کے ساتھ جو خصوصیت اور فضل خاص فرمایا--- اور ہر جگہ

Marfat.com

کسی نبی سے ایسی بات نہیں کہی کہ اس کا بیٹا کافر نہیں ہو سکتا---- کسی نبی سے ایسا کوئی وعدہ نہیں ہے کہ نبیوں کے بیٹے کافر نہیں ہو سکتے---- مسلمان بھی رہے کافر بھی ہوئے' دین والے بھی ہوئے دین سے نکل بھی گئے۔ مگر نبی کی خصوصیت برتی کہ اے محبوب! تیری نسل میں کسی ایسے کو نہیں رکھوں گا جس کے لیے جنت ضروری نہ ہو----

حُسن خاتمہ کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے اس لیے سب سے خراب رجس نجاست کفر ہے----اس کی توبہ کے بغیر صفائی نہیں ہو سکتی----اگر کوئی کفر میں مرگیا تو اس کا قصہ ختم---- تو سب سے خراب رجس کی نہ وہاں سفارش چلے گی' نہ کوئی شفیع شفاعت کرنے والا ہو گا---- تو سب سے خراب رجس کفر ہے بقیہ دوسری گندگیاں صاف ہو سکتی ہیں----

اب جب اس سلسلہ میں بحث ہوئی تو ہمارے علماء کا کچھ اختلاف ہو گیا کہ کیا سادات سے کفر ہو سکتا ہے؟ تو امام عبدالقادر صاحب بدایونی کا نقطہ نظر یہ تھا کہ کفر کا صدور تو ممکن ہے مگر رب تبارک وتعالیٰ انہیں توبہ کی توفیق عطا فرمائے گا---- حسن خاتمہ یقیناً سادات پر کفر نمیرند یہاں امکان عقلی کی بات نہیں ہے فضل ربانی کا ذکر ہو رہا ہے---- یہاں فضل ربانی کا ذکر ہے کہ سادات بر کفر نمیرند'----یہ تو مولانا عبدالقادر صاحب بدایونی کی بات تھی مگر امام احمد رضا خان کا عشق کچھ اور آگے بات کر رہا ہے ان کا عشق یہ کہتا ہے کہ سادات سے کفر صادر ہی نہیں ہو سکتا---- سید سے کفر کا صدور ہی نہیں ہو سکتا----ان کے قول کی دلیل بھی بہت مضبوط ہے----"انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس " خدا ارادہ کرے دور رکھنے کی اور پھر رجس آجائے---- ذرا الفاظ قرآن پر غور کریں---- لیذھب عنکم الرجس یہ نہیں ہے لیذھب عنکم ارجاسکم ---- ارجاسکم کا مطلب یہ ہے کہ رجس لگا پھر دھویا گیا پہلے رجس ثابت پھر صاف کیا کہ تمہارا رجس کو باقی رکھنا یہ خدا کو منظور نہیں---- رجس ثابت ہے باقی نہیں بلکہ یہاں کہا گیا ہم ثابت ہی نہیں ہونے دیں گے ہم دور ہی رکھیں گے---- یہ فضل ہے' یہ کسی عمل کی کوشش' محنت' ریاضت' علم کی وجہ سے حاصل نہیں ہوتیں یہ سب خدا کا فضل ہے---- مگر ہم اس فضل پر شکر ادا کریں ----اور سادات کے لیے یہ خیال ظاہر کریں کہ سادات بر کفر نمیرند----؛

Marfat.com

یہاں پر ایک اور بات کہی جاتی ہے کہ "**کل نسب و سبب منقطع یوم القیامۃ الا سببی و نسبی**" ہر سبب' ہر نسب قیامت کے دن منقطع ہو جائے گا مگر میرا نسب و میرا سبب قیامت کے دن منقطع نہیں ہوگا--- سبب رشتہ غلامی ہے--- نسب اول اولاد ہیں--- یعنی نہ میرا نسب جائے گا اور نہ میرا رشتۂ غلامی ختم ہو سکتا ہے--- اگر تم میرا رشتہ غلامی اختیار کرلو تو قیامت کے دن سارے رشتۂ غلامی کٹ جائیں گے میرا رشتہ غلامی نہیں کٹے گا--- ایسے سارے نسب قیامت میں بے فائدہ ہو جائیں گے میرا نسب بے سود نہیں ہو سکتا--- مگر فرق یہ ہے کہ رشتۂ غلامی کو دنیا میں بچاؤ اگر یہیں کٹ گیا تو وہاں کیا ہوگا---

اللھم صل علی محمد

رہ گیا نسب کا معاملہ وہ تو پہلے ہی سے بچائے ہوئے ہے اس میں ہمیں نہیں بچانا ہے جس نے لگایا ہے رشتہ وہی بچائے گا تو اسی لیے سادات کا خاتمہ بالخیر یقینی ہے--- دوسروں کا شک ہے' شک والوں کو ہمیشہ ڈرنا چاہیے یقین والوں سے نہیں ٹکرانا چاہیے۔

فضل کا معاملہ ہی کچھ اور ہے تو اگر کسی کو ولایت کا مقام محنت سے حاصل ہو تو خطرہ رہتا ہے--- کہیں محنت کم ہوئی تو معاملہ غائب نہ ہو جائے اور جس کو رب تبارک وتعالیٰ اپنے فضل سے دے دے اس کی ولایت پر آنچ تک نہیں آئی---

تو ہم جس کی یاد میں بیٹھے ہوئے ہیں اس نے ولایت کا درجہ اپنی محنت سے نہیں حاصل کیا ہے--- کیونکہ حضرت اشرفی میاں نے ان کے بچپن ہی میں کہا تھا کہ یہ میرا پوتا ولی ہے--- تو خدا نے ولی بنا کر ہی پیدا کیا اور ولی کی آغوش میں تربیت کے لیے دے دیا---

سرکارکلاں کی ولایت' وصیت کے آئینہ میں

تو یہ سمجھنا آسان نہیں ہے--- ولی کا پہچاننا آسان نہیں بہت مشکل--- ویسے تو لوگوں نے اپنے اپنے ذوق کے مطابق ولی کی معرفت کرائی ہے--- مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ جس کو جس صفت کا غلبہ ہوتا ہوگا وہ اپنی رو شین میں ویسے ہی بات کہتا ہوگا--- ورنہ ایک ولی کے اندر ساری باتیں ہوں گی--- جو الگ الگ میں بیان کرنا چاہتا ہوں--- ولی کی پہچان

Marfat.com

کیا ہے؟ جس کو دیکھنے سے خدا یاد آئے---اس کا چہرہ دیکھو تو اس سے خدا یاد آئے---یہ ولی کی پہچان بتائی گئی ہے---ایسا اس کا تعلق ہوتا ہے کہ آپ اس کو جانتے نہیں ہیں کہ کس کو دیکھنے سے کیا یاد آتا ہے کچھ علامتیں ذریعۂ معرفت ہیں---ان علامتوں پہ نظر ہو تو جس کی جو علامت ہو یاد آتا ہے---ولی کی شان ایسی ہوتی ہے کہ وہ خدا کے دین کی نشانی ہوتے ہیں---اور جب وہ خدا کے دین کی نشانی ہوتے ہیں تو ان کے دیکھنے سے خدا یاد آتا ہے---بحر الحقائق کے اندر یہ الفاظ استعمال کیے گئے ہیں کہ ولی وہ ہیں جو نفس کا دشمن ہو--- کہنا آسان ہے اور نفس کا دشمن اپنے کو ثابت کرنا دشوار ہے---ویسے سبھی بولتے ہیں کہ ہم نفس کے دشمن ہیں---سارے نفس والے اپنے کو نفس کا دشمن ہی سمجھتے ہیں---مگر نفس کا چکر ایسا ہے کہ اچھے اچھوں کو غوطہ کھلا رہا ہے---ارے اس کی دشمنی کے اتنے پہلو ہیں کہ حضرت بایزید بسطامی کا ایک قول پیش کروں انہوں نے فرمایا غایت معرفت الٰہی نہ دانستم---معرفت الٰہی کی انتہا میں نہیں جان سکا---اور غایت کید نفس نہ دانستم نفس کے کے مکر کی بھی انتہا میں نہیں جان سکا---اتنا بڑا مکار--- نفس پہلے کچھ کام کراتا ہے---پھر اپنی بڑائی کا سودا دماغ میں دیتا ہے--- نماز پڑھا کے آپ کو سمجھا دیا کہ تو پکا نمازی ہے--- کچھ اچھا کام کرا کے تجھے اونچا مقام دیکھا دیا---یہ بڑا زبردست دھوکہ---بے شمار لوگ اس میں پھنسے ہوئے ہیں اس سے بچ نہیں سکتے---اتنا بڑا دھوکہ---اتنا بڑا سودا--- جو نفس کا دشمن ہوتا ہے وہ کبھی نفس کے فریب میں نہیں آتا--- حضرت مخدوم المشائخ نے جو وصیت نامہ دیا اس وصیت نامہ کو سن کے پتہ چلا کہ سب سے بڑے نفس کے دشمن یہی تھے جس کی زندگی تقویٰ وطہارت میں گذری ہو--- میں آپ کو بتاؤں کہ غیر کو تو سبھی مانتے ہیں---اپنا شہر چھوڑ کر باہر ہم سب سے بڑے متقی بھی بن سکتے ہیں--- ہم عالم کا ڈھونگ بھی رچا سکتے ہیں--- نہ جانے کیا کیا القاب ہم خود ہی ایجاد کر کے پھیلا سکتے ہیں--- کچھ بھی کر سکتے ہیں--- گھر والوں کو نہیں منوا سکتے--- گھر والا ہمارا بچپنا بھی دیکھتا ہے---ہماری جوانی بھی دیکھ چکا ہے---ہمارے صبح وشام کو دیکھ چکا ہے--- گھر والے کا جھکانا یہ بس کی بات نہیں ہے---اسی لیے نبی کریم ﷺ کی سچائی کی سب سے بڑی

Marfat.com

دلیل یہ ہے کہ سب سے پہلے ایمان لانے والی ان کی بیوی--- سب سے پہلے ایمان لانے والا ان کا بھائی ہے--- سب سے پہلے ایمان لانے والا ان کا ساتھی ہے--- جو زیادہ قریب تھا لپک گیا--- تو حضرت مخدوم المشائخ کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ ان کے خاندان کا ہر بڑا بوڑھا مرید انہیں کا ہے--- کہیں نہیں گیا اپنے گھر میں ہیرا ہو تو دوسری جگہ جانے کی ضرورت ہی کیا؟ بچہ بھی جھک رہا ہے--- بیوی بھی جھک رہی ہے---

شیخ الاسلام کے مُرید ہونے کا واقعہ

اور میں کہوں کہ یہ میری ہی نظر نہیں ہے--- میں اپنا واقعہ بتاؤں گا والد بزرگوار کی بارگاہ میں میں مرید ہونے کے خیال سے طالب علمی کے دور میں گیا تھا--- حضرت نے پہلے اپنے انداز میں اس طرح کہا کہ میری سنت پر عمل کرنا چاہتے ہو تو میں اپنے ماموں سے مرید ہوا تم اپنے ماموں سے ہو جاؤ--- یہ بات میں نے سنی اور پھر آ گئی اور پھر اس کے بعد دوران تعلیم میں میرے دل میں والد بزرگوار ہی سے تھا کہ میں انہیں سے بیعت ہوں--- جو بات میرے دل کی ہے وہ میں عرض کر رہا ہوں--- مگر حضرت نے یہ کہا--- اس کے بعد پھر کیا ہوا کہ میں نے مبارکپور میں خواب دیکھا کہ میں حضرت کی پرانی قیام گاہ پر وہاں جہاں پر حضرت بیٹھتے تھے--- آ کر کے میں بیٹھا--- دو بزرگوار بیٹھے تھے میں نے پوچھا--- حضرت سے محبت عقیدت تو تھی ہی--- لیکن یہ بات تھی کہ میں چاہتا تھا کہ میں والد گرامی سے مرید ہو جاؤں تو معلوم ہوا کہ حضرت سرکار کلاں ابھی آنے والے ہیں تو آپ آئے اور آنے کے بعد بیٹھ گئے ہاتھ پکڑا اور رات ہی کو مرید کر لیا--- اس خواب کا بیان میں نے حضرت ماموں جان صاحب قبلہ سے بھی مبارکپور میں عرض کیا تھا--- پتہ نہیں آپ کو یاد ہے یا نہیں--- تو آپ نے بھی کہا تھا ایسا لگتا ہے کہ تمہارا حصہ وہیں ہے مگر پھر جب میں دوبارہ یہاں آیا اپنے والد بزرگوار سے میں نے کہا--- والدہ کے ذریعہ ہمت تو تھی نہیں--- بات کرنے کی--- تو اس وقت حضرت نے پر جلال انداز میں فرمایا--- تمہیں تو انہیں سے ہونا ہے--- اس کے بعد بات ختم ہی ہو گئی--- اس درمیان حضرت کا وصال ہی ہو گیا--- اور جو بات حضرت نے فرمائی تھی وہ عالم وجود

Marfat.com

میں آئی--- حضرت کو اس گھر میں بلایا گیا--- چھوٹے بڑے بچے اس وقت جو تھے--- چادر حضرت نے پھیلا دیا--- اور سبھوں نے پکڑلیا--- اور میں نے بھی چادر پکڑ لی--- تو حضرت نے کھینچ کر میرا ہاتھ پکڑلیا--- تو میں نے سمجھ لیا کہ یہ خواب کی تعبیر ہو رہی ہے--- تو پھر جب میں نے حضرت سے یہ خواب بیان کیا تو حضرت مسکرائے بہت--- تو آپ کیا سمجھے والد بزرگوار نے جو راستہ مجھے دکھایا وہ کچھ سمجھ کر دکھایا--- اس کے آگے بھیجا جس کا بچپن بھی دیکھا جس کی جوانی بھی دیکھی وہ اپنے بیٹے کو گمراہ نہیں کر سکتے تھے--- اپنے بیٹے کو غلط راستے پر نہیں لگا سکتے تھے--- انہوں نے ادھر کر دیا جوان کے نزدیک افضل تھا---

اللھم صل علی محمد

دوستو! زندگی بھر تقویٰ وطہارت کی زندگی گذارنے والا جب جاتا ہے تو کہتا ہے--- میں سب سے زیادہ گنہگار ہوں--- میں سب سے زیادہ سیاہ کار ہوں--- اپنے معتقدین سے وہ معرفت چاہتا ہے دعاء معرفت کروتم--- اپنے خاندان والوں سے وہ معافی مانگتا ہے--- آپ خیال کرو--- سوچو--- کتنے بڑے نفس کے یہ دشمن تھے کہ نفس کا مکر یہاں نہیں چلا--- بڑائی کا سودا نہیں پیدا ہوا--- مقام کی عظمتوں سے دھوکا نہیں کھایا--- ذرا سا آپ دیکھیں یہ کتنے بڑے عظمت کی بات ہے کہ اپنے نفس کا دھوکا نہیں ہوا--- تو ولی وہی ہے--- اتنی سی وصیت سن کر مجھے غوث اعظم یاد آ گئے سیدنا غوث اعظم' اللہ اکبر' امام زمانہ' حسن عسکری کے بعد امام مہدی کے زمانہ تک یہ سارا زمانہ غوث اعظم کا زمانہ ہے وہ غوث اعظم جو مقام تحدیث نعمت ہیں--- قصیدۂ خمریہ میں اپنے فضائل ومناقب بیان کرر ہے ہیں--- جب ہم اس غوث کی زبان سے یہ سنتے ہیں کہ حصار کعبہ پر چہرہ مقدس کو رکھ کر کے ''خداوندا! گرمستوجب عقوبتم مرادر روز قیامت نابینا برانگیز تا بروئے نیکاں شرم سار نباشم'' اے خدا اگر میں سزا کا مستحق ہوں تو مجھے قیامت میں اندھا اٹھانا تاکہ نیکوں کے سامنے شرمندگی نہ ہو--- اے غوث آپ کے پوتے نے آپ کی سنت ادا کردی---

اللھم صل علی محمد

Marfat.com

دیکھو مجھے بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ یاد آ گئے---جب ان سے کسی نے کہا تھا---- حضور یہ بتایئے کہ آپ کی داڑھی افضل ہے یا میرے بیل کی دم---- کیا خشیت الٰہی تھی---- انہوں نے کہا اگر مجھے نجات مل جائے تو میری داڑھی افضل نہ نجات ملے تیرے بیل کی دم افضل ہے----وہی بہتر ہے---- ان سے پوچھا گیا حضور بارش نہیں ہو رہی ہے---- خلق خدا پریشان ہے---- تو بایزید بسطامی کہتے کیا ہیں---- بایزید بسطامی کہتے ہیں کہ جب کوئی گنہگار بندہ کسی بستی میں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل نہیں ہوتی اور تم میں سب سے زیادہ گنہگار میں ہوں---- میں تمہاری بستی کو چھوڑ رہا ہوں---- شہر بسطام سے نکلے---- دھوم سے بارش ہوئی---- اللہ کو ان کی یہ ادا پسند آ گئی---- ان کا یہ خوف پسند آ گیا---- ان کی یہ خشیت پسند آ گئی---- یہ ہے ولی---- جو ہر وقت ڈرتے ہیں---- یہ بات صحیح ہے کہ وہ کسی سے نہیں صرف ایک سے ڈرتے ہیں---- کسی سے نہیں ڈرتے---- تو نفس کے فریب میں یہ آنے والے نہیں---- بحر الحقائق کے اندر یہ بات کہی گئی اور کشف الاسرار کے اندر ولی کی پہچان بتائی گئی---- ولی وہ ہے جو شریعت کا عنوان ہے ---- حقیقت کا برہان ہے---- اس کی ظاہری حالت آداب شریعت سے مزین---- ظاہری صورت آداب شریعت سے آراستہ اور باطنی حالت اسرار فقر سے آراستہ شریعت کا عنوان---- حقیقت کا برہان---- لفظ بہت مختصر ہے---- مگر دو لفظوں میں بہت کچھ کہا جا چکا---- آپ جانتے ہیں عنوان کی بڑی اہمیت ہوتی ہے---- عنوان تو بہت مختصر ہی لوگ رکھتے ہیں مگر اس عنوان ہی سے لوگ سمجھ لیتے ہیں کہ اندر کیا ہے اسی عنوان کی تفصیل---- اسی عنوان کے متعلقات---- اسی عنوان کی تشریح---- عنوان پھیلتا ہے تو کتاب بن جاتا ہے--- کتاب سمٹتی ہے تو عنوان بن جاتی ہے---- شریعت کا عنوان کہہ کے بتایا کہ ولی وہ ہے پھیلا دو تو پوری شریعت سامنے آ جائے---- سمیٹ دو تو ایک فرد واحد میں جمع ہو جائے---- وہ شریعت کا عنوان ہے اور حقیقت کا برہان ہے---- جو وہ کہے وہی حق ہے---- حق کو پہچاننا ہے تو ولی سے پہچانو---- ولی جو کرے وہ حق ہے یہ حقیقت کا برہان ہے----

Marfat.com

اور ایک پہچان بتائی گئی ہے--- ولی وہ ہے جو خدا کے واسطے آپس میں محبت کرے اور اس کی دلیل میں لوگ اس ارشاد کو پیش کرتے ہیں اور بجا ارشاد ہے "وجبت محبتی للمتحابین فی" یہ خدا نے اپنے ذمہ کرم میں رکھا کہ جو آپ میں ایک دوسرے سے خدا کے لیے' نفس کے لیے نہیں--- دنیا کے لیے نہیں--- خدا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہیں--- یہ ہر ولی کی شان ہے کہ ایک دوسرے سے محبت خدا کے لیے--- خدا کی رضا کے لیے--- اس حیثیت سے بھی آپ حضرت مخدوم المشائخ کی زندگی کا مطالعہ کریں--- ہمیشہ بے غرض محبت خدا کے لیے--- دیکھئے وصیت میں سارے مریدین کو وہ چاہتے تھے--- سب سے انہیں پیار تھا--- سب سے ہمدردی تھی--- وصیت میں کیا اپنے مریدین کو یہ ہدایت کی؟ کہ میرے بال بچوں کا خیال رکھنا میرے گھر کی نگہداشت کرنا--- میرے اعزو اقارب کی نگہداشت کرنا--- کچھ کہا؟ تو تم سے محبت اپنی غرض کے لیے نہیں تھی--- تمہاری نجات کے لیے تھی--- یہ خدا کے لیے چاہنے والے ہیں--- اپنے لیے نہیں---

ہاشمی میاں نے بڑی اچھا بات کہی کہ آپ نے جو ان سے محبت کی ہے اس میں انکا کوئی فائدہ نہیں--- صاف کہہ دوں کہ اے خدا کے پوجنے والو--- تمہاری عبادت کی خدا کو ضرورت نہیں--- اور تمہاری عبادت سے خدا کا کچھ مقام اونچا نہیں ہوتا--- اس کو کمال کے کچھ اور درجے نہیں ملتے یہ عبادت اس کے لیے نہیں تمہارے لیے--- تمہاری نجات کامیابی کے لیے--- تمہاری صلاح وفلاح کے لیے--- ایسے ہی میں عرض کردوں--- اے رسول پر دورد بھیجنے والو--- تمہارے درود سے رسول کا مقام اونچا نہیں ہوتا--- یہ درود کا فائدہ تمہیں کو ہے--- تم ہی پر رحمتوں کی بارش ہوتی ہے--- نبی تمہارے درود کے محتاج نہیں ہیں--- تو اے سادات سے محبت کرنے والو--- سادات تمہاری محبت کے محتاج نہیں ہیں--- اور تمہاری محبت سے سادات کا کچھ مقام اونچا نہیں ہوگا--- جو جہاں ہے وہ وہیں ہوگا--- مجھے بتاؤ امام احمد رضا نے ایک غریب سید کو کاندھا دیا--- وقت کے امام نے کاندھا دیا--- وقت کے مجدد نے دیا--- جامع علوم

Marfat.com

دفنون نے دیا--- ایک عظیم ہستی نے دیا تو کیا وہ مزدور آقا بن گیا؟ کیا تمہارے احترام سے کوئی غریب امیر ہو جائے گا؟ کوئی غلام آقا ہو جائے گا؟ کوئی مزدور سرمایہ دار ہو گیا؟ جس کو کاندھا دیا تھا وہ جیا مزدور تھا مزدور ہی رہا تو امام احمد رضا سے پوچھو کہ کاندھا دینے سے اسے ملا کیا؟ وہ مزدور کا مزدور ہی رہ گیا--- میں نے اس کے لیے نہیں کیا اپنے لیے کیا---

اللھم صل علی محمد

تو امام احمد رضا کا جواب یہی ہوگا ہم نے اس کے لیے کیا کیا؟ اس کو ہم کیا بلند کر سکیں گے؟ ان کو تو ان کے نانا جان بلند کریں گے ان کے اجداد بلند کریں گے؟ فضل الٰہی اس کو جتنا چاہے اٹھائے ہم سے پوچھو کہ اس اٹھانے سے ہمیں کیا ملا؟ یہ مت پوچھو ہم نے کیا دیا--- ہم تو لینے والے ہیں--- دینے کی بات کیوں پوچھتے ہو---

اللھم صل علی محمد

رسول کے گھرانے سے لینے والا رسول کے گھرانے کو دینے کی بات نہیں کرے گا --- ہمارے باپ دادا کی چیز لے کر ہمیں پہونچا دو پہونچانے کا ہم احسان مانیں گے--- مگر ہم اس کو تیرا دینا نہیں سمجھیں گے---

اللھم صل علی محمد

یا یہ کہہ دو کہ ہمارے باپ دادا سے آپ کو کچھ نہیں ملا--- اعلان کر دو--- پھر کہو جو دے رہے ہیں ہمارا ہے--- اگر یہ غوث اعظم کا ہے تو تمہارا کیسا؟ اگر یہ مدینے والے کا ہے تو تمہارا کیا؟ ہماری چیز ہم تک پہنچا کر ہمیں آنکھ دکھاتے ہو---

اللھم صل علی محمد

اچھی طرح سے بولو یہ عجیب بات ہے--- سوچنے کی بات ہے آپس میں محبت تھی سرکار کلاں کو اور واقعی وہ تھے ذرا سا آپ خیال کرتے چلے جاؤ--- اور اس کے بعد ولی کی ایک پہچان یہ بھی بتائی گئی ہے--- اور وہ بہت ہی عام سے بات ہے اور بات بھی صحیح ہے کہ ولی وہ ہے جس کی طرف رجحان خلق مومنین کا رجحان ہو--- جانتے ہو کہ خدا جب

Marfat.com

کسی کو ولی بناتا ہے--- ولی کوئی بنتا نہیں--- یاد رکھنا--- کوئی ایسی فیکٹری نہیں--- جہاں ولی ڈھالے جاتے ہوں--- اور نہ کوئی ایسی سند ولایت دیتا ہے--- یہ تو خدا کے فضل ہی سے ہے--- جس کو چاہے بنائے---

ولی کے معنیٰ قریب--- خدا جسے قریب کرے وہی تو ہوگا--- آ خود سے ہو جائیں گے؟ خود سے آپ دنیاوی آدمی سے قریب نہیں جاتے جس کو وہ قریب کرنا چاہے گا وہ قریب ہو جائے گا---

رجحان خلق رب تبارک وتعالیٰ جب کسی کو ولی بنانا چاہتا ہے تو جبریل سے ارشاد فرماتا ہے--- اعلان کر دو میں اس سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو--- اور اس کے بعد حضرت جبریل اعلان فرما دیتے ہیں--- فرشتوں میں یہ خدا کا حکم ہے--- خدا بھی محبت کرتا ہے--- جبریل تم بھی محبت کرو--- یہ سلسلہ نیچے تک آیا پوری مخلوقات میں شہرہ ہو جاتا ہے کہ یہ خدا کا محبوب ہے--- اس سے محبت کرو--- سب محبت کرتے ہیں--- رجحان خلق کسی پروپگنڈے سے نہیں ہوتا ہے--- کسی اشتہار بازی سے حاصل نہیں ہوتا--- رجحان خلق تو خدا جدھر کرانا چاہے گا ہوگا--- دوستو! سرکار کلاں کی یہی شان ہے--- جدھر گئے ایک سیلاب نظر آیا--- قوم ہے کہ ٹوٹتی جارہی ہے--- اور ایک بات بتائیں--- قوم کے ٹوٹنے کے بڑے اسباب ہوتے ہیں--- مجمع لگانے کے بڑے اسباب ہوتے ہیں--- ایک تو یہ ہے کہ کوئی اچھا مقرر ہو' خطیب ہو' جس کے خطبے کو لوگ پسند کرتے ہوں--- نام سنا بھیڑ لگ گئی--- بھیڑ لگانے کا طریقہ یہ بھی ہے--- یا ایک طریقہ اور بھی ہے کہ کوئی بہترین جھوچھا کرتا ہو--- خوب تعویذ نویسی کرتا ہو اور بہت مشہور ہو اس کی تعویذ سے بھی--- تو بھیڑ لگ جاتی ہے--- بھیڑ لگانے کے طریقہ یہ بھی ہے--- ایک زمانہ تو یہ تھا کہ اہل علم سے دینی مسائل پوچھنے کے لیے کوئی علم والا آجاتا --- اس کے در پہ دین سیکھنے کے لیے بھیڑ لگ جاتی--- مگر اب ایسا ذوق ختم ہو گیا--- اب تو کوئی دین سیکھنا ہی نہیں چاہتا--- اتنا سفر کرتا ہوں مسئلہ تو کوئی پوچھتا ہی نہیں--- اگر کوئی آیا تو یا تقریر کی بات کرتا ہے یا تو تعویذ کی بات--- دو یہ چیز ہے--- اب اگر کسی

Marfat.com

کے پاس تقریر بھی ہو تعویذ بھی ہو--- دونوں چیز لے کر چلے--- تو نہ دن کو اسے آرام نہ رات کو اسے آرام--- وہ دن کا پیر بن جاتا ہے--- اور رات کا مولوی بن جاتا ہے--- تو مائل کرنے والی چیزیں یہ تھیں--- مگر کسی میں یہ دونوں باتیں نہ ہوں--- پھر بھی دنیا آئے تو اب سمجھ لو کہ یہ دنیا کسی اور وجہ سے نہیں آ رہی ہے--- یہ اعلان جبریل ہے---

اللھم صل علی محمد

آپ اچھی طرح دیکھیں کہ کیا پیاری شان ہے "لھم البشری فی الحیوة الدنیا وفی الآخرة" ان کے لیے دنیا کی زندگی میں بھی بشارت ہے اور آخرت کے زندگی میں بھی بشارت ہے--- پہلی بشارت کثرت ثواب کا وعدہ زبان رسول پاک سے--- یہ دنیا کی بشارت ہے--- اور مبشرات صالح خواب "الرؤیا الصالحة التی یراھا المومن او تر له" وہ اچھے خواب جو مومن خود دیکھے یا اس کے لیے کوئی دیکھے--- یہ بھی مبشرات میں سے ہے--- یہ دنیا کی بشارت ہے--- اور موت سے پہلے ہی مرنے کے وقت فرشتوں کی خوش خبریاں جب یہ روتے ہیں تو وہ ہنستا ہے--- اس کی ہنسی ہمیں محسوس نہیں ہوتی--- فرشتوں کی خوش خبریاں ہوتی ہیں نگاہوں کے سامنے--- جلوۂ مصطفٰے ہوتا ہے--- سرکار کا دیدار ہوتا ہے--- کس شان سے اٹھتا ہے--- فرشتوں کی جلو میں یہ دنیا کی بشارت اور مومن کی یہ بھی پہچان کہ مرنے سے پہلے ہی جنت میں وہ اپنا مقام دیکھ لیتا ہے--- دوستو! ہم نے جب وصیت نامہ پر غور کیا--- وہ وصیت نامہ وہی لکھ سکتا ہے--- جو اپنا مقام پہلے ہی دیکھ چکا ہو--- کیوں کہ حضرت نے موت کے وقت کیا خوب فرمایا کہ اللہ کا کرم ہے یہ نبی کا احسان ہے کہ مجھے آج دائمی زندگی مل گئی تو تکلیف والی زندگی پر کوئی احسان نہیں مناتا--- مصیبت والی زندگی پر کوئی احسان نہیں مناتا--- جنت میں مقام دیکھ لیا ہے فضل کا کلمہ پڑھ رہے ہیں---

ولی وہ ہے جو مرنے سے پہلے اپنا مقام بھی دیکھ لے--- وصیت نامہ کا انداز، تیور بتا رہا ہے کہ وہ اپنا مقام دیکھ چکے تھے اس لیے مطمئن ہو کے گئے--- خوش ہو کر گئے--- دعا دیتے ہوئے گئے--- اور سب کو نصیحت کرتے ہوئے گئے--- دوسری بات یہ ہے کہ

Marfat.com

نصیحت کا طریقہ دوسرے ڈھنگ کا حضرت نے اختیار فرمایا---ایسا تو کسی نے نہیں کہا---
لوگ کہتے ہیں بھائی دیکھو میں جا رہا ہوں--- تم دین وسنیت پر قائم رہو--- صراط مستقیم پر چلو--- بروں سے بھاگو--- یہ سب نصیحت کے الفاظ ہوتے ہیں--- یہ سب بھی صحیح ہوتے ہیں---انہوں نے کچھ نہیں کہا---یہ کرؤ وہ کرو--- مگر جو کچھ کر دیا--- جو کچھ کہہ کر چلے گئے--- اسی میں سب کو وصیت مل گئی کہ اب نفس کا حساب لو--- جانے والا چلا گیا--- اب اپنے کو پہچانو--- ایسی وصیت کر دی جو اپنے کے لیے بھی ہے--- پرائے کے لیے بھی ہے--- گھر والوں کے لیے بھی ہے--- باہر والوں کے لیے بھی ہے--- اور تقویٰ وعلم کے نشے میں جو چور ہیں ان کے لیے بھی--- سبھی کے لیے وصیت کر دی--- وصیت کرتے وقت انہوں اپنے پرائے کی کوئی تخصیص نہیں کی---

سب کو ہدایت کی روشنی دیکھا کر چلے گئے--- تو دیکھا آپنے دنیا کی زندگی میں بھی بشارت ہے اور آخرت کی بشارت تو یہ کہ جائیں گے تو فرشتے سلام پیش کریں گے--- اور اس سلسلہ میں کچھ اور ارشاد ہے کہ وعدۂ دیدار الٰہی یہ دنیا کی بشارت--- اور اس وعدہ کی تکمیل یہ آخرت کی بشارت--- تو یہاں وعدہ وہاں دیدار--- آخرت میں دیدار ہوگا--- یہ آخرت کی بشارت--- ایسے ہی یہاں معرفت وہاں مغفرت--- معرفت دنیا کی بشارت ہے--- معرفت آخرت کی بشارت ہے--- یہاں مجاہدہ وہاں مشاہدہ--- یہاں مجاہدہ یہ دنیا کی بشارت ہے وہاں کا مشاہدہ یہ آخرت کی بشارت ہے--- یہاں وفا اور فنا وہاں رضا وبقا---

لهم البشری فی الحیوة الدنیا وفی الآخرة

وما علینا الا البلاغ المبین

Marfat.com

الحاج محمد منظور احمد اشرفی رحمۃ اللہ تعالیٰ

محترم المقام الحاج محمد منظور احمد اشرفی بن میاں نبی بخش ایم، ڈی، اچ، ایم، آئی، ایم، سی رجسٹرڈ ہومیو پیتھک ڈاکٹر اور طبیب درجہ اول۔ آپ یکم جون ۱۹۱۰ء موضع پنجگرائیں تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر (بھارت) میں پیدا ہوئے جبکہ آپ کے آباؤاجداد موضع رانا نزد نارووال رہتے تھے۔ ملازمت کے باعث اپ کے والد ماجد میاں نبی بخش مرحوم نے مستقل طور پر ضلع امرتسر میں اقامت اختیار کر لی۔ الحاج محمد منظور اشرفی ابھی چھ برس کے تھے کہ والد صاحب کا قصبہ ترنتارن ضلع امرتسر میں انتقال ہو گیا۔ تو آپ نے عزیزوں کے ہاں مختلف مقامات پر وقت پاس کیا چھٹی جماعت سے بڑی ہمشیرہ کے ہاں امرتسر میں علم حاصل کیا اور امرتسر میونسپل کمیٹی میں بطور ٹیچر ملازمت مل گئی۔ ملازمت کے دو ماہ بعد ہی آپ کی والدہ ماجدہ کا ۱۷ صفر المظفر کو وصال ہو گیا یہ آپ کیلئے انتہائی صبر آزما مرحلہ تھا مگر بڑی استقامت سے برداشت کیا اور اپنے والدین مرحومین کی روح کو ایصال ثواب کیلئے ۱۹۲۹ء سے ۱۹۹۴ء اپنے وصال تک باقاعدگی سے ۱۷ صفر المظفر کو سالانہ ختم شریف جاری رکھا۔ پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے کے ساتھ ہی اگست ۱۹۴۷ء میں لاہور کارپوریشن میں بطور ایس، وی ٹیچر بھرتی ہوئے۔ ملازمت کے ساتھ ساتھ خدمتِ دین کے جذبہ نے رنگ جمایا اور انجمن تبلیغِ احناف میں اعزازی فنانس سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔ اکابر علماء و مشائخ عظام کی سرپرستی میں مسلک حق اہلسنت و جماعت کی نشر و اشاعت میں بھرپور حصہ لیا خصوصاً حضرت صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی حضرت محدثِ اعظم کچھوچھوی، مفتی اعظم پاکستان حضرت سیّد ابوالبرکات قادری رحمہم اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب رہا شیخ المشائخ حضرت سید ابو احمد محمد علی حسین اشرفی کچھوچھوی رحمہ اللہ تعالیٰ سے آپ کو بیعت کا شرف پایا یہی وجہ ہے کہ آپ کے صاحبزادے اور خاندان کے اکثر افراد سلسلہ اشرفیہ سے منسلک ہیں۔ دورانِ ملازمت آپ کو کاروبار تجارت سے بھی گہری دلچسپی رہی اس لئے

Marfat.com

ریٹائرمنٹ سے پانچ ماہ قبل مرید کے ضلع شیخوپورہ میں آپ کو ایجنسیوں کا کام حاصل ہوا اور بفضلہٖ تعالیٰ و بجاحبیبہ الاعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کاروبار باعثِ برکت ثابت ہوا۔

دینی جزبہ کے ذوق نے رہنمائی کی تو اشرف المومنین اور ذکر الحبیب دو کتابیں اپنی گرہ سے چھپوا کر مفت تقسیم کیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اولاد کی نعمت سے بھی نوازا چنانچہ آپ کے چار صاحبزادے حسن منظور اشرفی، ناصر منظور اشرفی، امیر منظور اشرفی، غالب منظور اشرفی اور دو صاحبزادیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سب کو کاروبار اور اولاد نرینہ سے نوازا ہے تمام بہن بھائی نہایت محبت و مودت اتفاق و اتحاد سے زندگی بسر کر رہے ہیں یہ سب حاجی صاحب کی عمدہ تعلیم و تربیت کا ثمر ہے۔ آپ نے اپنی تمام جائیداد شریعت مصطفیٰ ﷺ کے مطابق اولاد میں تقسیم فرما دی اور خود ماہوار پینشن پر صبر و شکر کر رہے ہے

الحاج محمد منظور اشرفی علیہ الرحمۃ نے اپنی جیب خاص سے ایک قطعہ اراضی پر نہایت خوبصورت غوثیہ اشرفیہ کے نام سے مسجد تعمیر کرائی جہاں باقاعدگی سے پنجگانہ نمازیں اور جمعۃ المبارک پڑھا جاتا ہے امام و خطیب اور مسجد کے ضروری اخراجات از خود ادا فرماتے رہے۔ اہلِ محلہ یا دیگر لوگوں سے چندہ نہیں لیا جاتا اہلِ محلہ کے بچوں کی دینی تعلیم کا سلسلہ مسجد میں قائم ہے۔ ہر ماہ گیارہویں شریف کا اہتمام ہوتا ہے نیز تمام متبرک ایام منائے جاتے ہیں ذکر و اذکار اور درود و سلام کی محافل منعقد ہوتی ہیں گویا کہ یہ مسجد اپنے ایریا میں مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔ آپ پاک و ہند کے بیشتر اولیاء اکرام کے مزارات کی زیارت کر چکے ہیں اور ان کے عرسوں میں شمولیت کی سعادت رکھتے ہیں۔ آپ کی اور خصوصاً تمام صاحبزادے سرکار کلاں حضرت سید ابوالسعود سید شاہ محمد مختار اشرف الاشرفی الجیلانی علیہ الرحمۃ سے بیعت کی نعمتِ عظمیٰ سے سرفراز ہیں۔

حضرت حاجی مرحوم دو بار حج و زیارت کی نعمتِ عظمیٰ سے باریاب ہوئے پہلا حج ۱۹۵۳ء میں بحری جہاز سے کیا۔ جبکہ دوسرا حج اپنی اہلیہ محترمہ کے ساتھ ۱۹۸۴ء میں بذریعہ ہوائی

Marfat.com

جہاز کرنے کا موقع ملا۔

محترم جناب الحاج منظور احمد اشرفی رحمۃ اللہ نہایت پاکیزہ زندگی گزار کر ۲۶ ربیع الثانی ۱۳ اکتوبر ۱۹۹۴ بروز پیر وصال حق فرمایا اور اپنی تعمیر کردہ مسجد کے ایک کونے میں جو اپنی قبر کیلئے قبل از تعمیر مسجد جگہ وقف کر چکے تھے مدفون ہیں۔ یہاں ہر وقت ذکر و فکر تسبیح و تحلیل اور پنجگانہ اذان کی آواز اور نمازیوں کی دعاؤں سے بہرہ مند ہیں رحمۃ واسعۃ۔

آج ان کے فرزند انہیں کے نقش، قدم پر چلتے ہوئے اپنے پیر و مرشد سرکار کلاں کے احوال و آثار پر مشتمل پیش نظر رسالہ شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں

محمد منشاء تابش قصوری (خطیب جامع مسجد ظفریہ پیر ہاؤس مرید کے ضلع شیخوپورہ

۲۳ ماہ رمضان المبارک 29 نومبر 2002 بروز جمعۃ المبارک

Marfat.com

تاجدار اہلسنت' مرکز رُوحانیت واشرفیت مخدوم المشائخ

حضرت مولانا الحاج سید محمد مختار اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ

سرکار کلاں رحمہ اللہ تعالی

ازقلم: حضرت الحاج سید علی الاشرفی الجیلانی مدظلہ

اجمالی تعارف صاحب مضمون

حضرت الحاج سید علی الاشرفی الجیلانی مدظلہ مخدوم المشائخ حضرت سرکار کلاں کے چھوٹے فرزند عالی مرتبت ہیں۔آپ کی حیات کا ہر گوشہ عارفانہ ہے۔آپ کی شرافت' وضع داری' تہذیب' علم وعرفاں' اخلاق وعمل و جملہ اوصاف حمیدہ ورثے میں ملے ہیں۔

آپ نے خلوص وایثار' جذبہ خدمت خلق سے کچھوچھہ شریف اور اتر پردیش انڈیا کے وسیع علاقوں میں منفرد مقام اور ذی وقار منزلت حاصل فرمائی ہے آپ اپنے حلقہ انتخاب سے ایم ایل اے اور ایم ایل سی منتخب ہو چکے ہیں آپ کی تجاویز وتقاریر کو مقبولیت عامہ حاصل ہے۔آپ الاشرف فاؤنڈیشن کچھوچھہ شریف کے چیئر مین بھی ہیں۔(ادارہ: ماہنامہ آستانہ کراچی)

الاشرف فاؤنڈیشن کے بانی سرپرست اعلیٰ حضور مخدوم المشائخ سرکار کلاں رضی اللہ عنہ کو ہماری نگاہیں نہیں دیکھ رہی ہیں' لیکن ان کی روحانی سرپرستی اوران کی دعائیں ضرور ساتھ ہیں۔ہمیں یقین کامل ہے کہ حضور مخدوم المشائخ کی زبان اور تحریر سے نکلا ایک ایک لفظ کا مشاہدہ عالم اسلام اور مخلوق خدا ضرور کرے گی انشاء اللہ تعالی نیز فاؤنڈیشن مخدومی فیوض وبرکات وتصرف روحانی سے ترقی کرتے ہوئے اپنی روشنی اور خوشبو سے مخلوق خدا کو ہمیشہ سیراب کرتا رہے گا۔

۹ رجب المرجب ۱۴۱۷ ھجری مطابق ۲۱ نومبر ۱۹۹۶ء، بروز جمعرات ۸۴ اور ۸۵ سال کی عمر شریف کے درمیان آفتاب اشرفیت تاجدار اہلسنت مرکز روحانیت مخدوم المشائخ سرکار کلاں رضی اللہ عنہ نے وصال فرمایا۔عالم اسلام دنیائے اہلسنت چمنستان اشرفیت میں

Marfat.com

زلزلہ آ گیا۔ آنسوؤں کے سیلاب غموں سے ٹوٹے دل بے قابو ہوش وحواس، بکھرے ہوئے دل ودماغ کی کیفیات کا بوجھ ناتواں انسانی جسم برداشت نہ کر سکا۔ قوت مدافعت جواب دے گئی وہی منظر وہی صورت وہی تصور، وہی خیال ہر وقت اس طرح چھایا رہا کہ ساری دنیا، تمام مصروفیات اور زندگی کے دیگر تقاضوں سے دور ہوتے چلے گئے اور سامنے تھی ہماری تنہائی اور گوشہ نشینی ------

حضرت والد ماجد مخدوم المشائخ رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد مختلف احساسات کی شدت جو دل کے سرد خانہ میں بھی کہیں پوشیدہ تھے بے قرار ہو گئے۔

وہ رات جب گھر کا دروازہ زنجیروں کے کھٹکھٹانے کی آواز پر کھولا جاتا ہے۔ اور حضور مخدوم المشائخ والد ماجد رضی اللہ عنہ تشریف لاتے ہیں ۶ سال کی عمر کا ان کا یہ فرزند سید علی ان کی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا اپنی مخدومہ دادی صاحبہ رضی اللہ عنہا کی آغوش میں سو رہا ہے۔ رقت آمیز آوازوں اور پریشان ماحول میں آنکھ کھلتی ہے تو ہمارے سرکار کلاں، ہمارے پیرو مرشد مخدوم المشائخ روتے بلکتے اپنے اس بیٹے کو اپنی آغوش میں لیتے ہوئے فرماتے ہیں "کہ میں تمہارا والد ہی نہیں ہوں، بلکہ ماں بھی ہوں" یہ وہی رات تھی جب ہماری مخدومہ والدہ علیہا نے وصال فرمایا تھا اور اس وقت مخدومہ دادی صاحبہ رضی اللہ عنہا اور حضرت والد ماجد رضی اللہ عنہ کی بے پناہ شفقتوں نے سہارا دیا، سکون دیا۔

حضور مخدوم المشائخ نے جو الفاظ ادا فرمائے وہ صرف وقتی تسلی اور تشفی کے الفاظ ہی نہیں تھے، بلکہ ان کی حقیقت کو ہم نے ہمیشہ محسوس کیا، اور جس کا مشاہدہ تمام اہل خاندان اور اہل کچھوچھہ نے بھی کیا۔ اور اس طرح اس فقیرانہ اور درویشانہ ماحول میں سید علی کے بچپن کا شاہانہ انداز سمنان کے شاہی درویشانہ ماحول کے تعلق کو نمایاں کرنے لگے۔ اور اس طرح مخدوم المشائخ کی آغوش میں پرورش پانے والا بچپن سے آگے بڑھتا گیا۔

حالات کے اتار چڑھاؤ، آندھیوں، طوفان، خزاں اور بہار کے مختلف دور گزراتے ہوئے زندگی کے ایام آگے بڑھتے گئے۔ اور زندگی کے اس سفر میں حضور مخدوم المشائخ رضی اللہ عنہ کے بہت تاثرات جسم کی رگوں میں خون بن کر دوڑنے لگے۔ ان کے احساسات دل ودماغ کی گہرائیوں میں پیوست ہو گئے۔ ان کی بہت سی باتیں حافظ کے محافظ خانہ میں محفوظ

Marfat.com

ہوگئیں۔اوران کے بہت سارے انداز دل میں نقش بن گئے۔

ان کی مسکراہٹیں پر مسرت چہرہ' ان کا غم' رنج وملام اوراس پر ان کا صبر وضبط وتحمل' ان کا توکل' انداز فکر' انداز مشفقانہ' ان کی دل جوئی' اپنوں' بیگانوں' قریب' نزدیک' دور سبھی کے ساتھ ان کا انداز مروت' سب کا خیال' سب کی فکر' سبھی کے دکھ درد کا احساس' سبھی کی مسرتوں میں شریک' سبھی کے غموں' مشکلوں اور پریشانیوں میں اس سے نزدیک اور قریب تر' ان کا چلنا' بیٹھنا' گفتگو کا انداز' ان کا سونا ان کا جاگنا' ان کے شب وروز' سفر وقیام' ہر انداز' ہر طریقہ ایسے نقوش ہیں' جن کی ایک طویل تفصیل ہے۔اور پھر یہ اس عظیم المرتبت شخصیت کے صرف چند پہلو ہیں۔اوراس عظیم المرتبت شخصیت کے مختلف پہلوؤں کو ایک دائرہ میں سمیٹنا ایک مستقل تحقیقی کام ہے جسے پورا کرنے کے لیے الاشرف فاؤنڈیشن نے پورے عزم وحوصلہ کے ساتھ قدم بڑھایا ہے۔اللہ رب العزت مخدوم المشائخ کے وسیلہ سے اسے تکمیل تک پہنچائے۔آمین۔

مخدوم المشائخ رضی اللہ عنہ کی عظیم المرتبت شخصیت جہاں ایک طرف علمائے اہل سنت اور مشائخ کرام کے درمیان منفرد ہے تو اسی کے ساتھ اولیائے کرام وصوفیائے ذوالاحترام کے روحانی مشن اور خانقاہی روایات میں مسند سجادگی پہ بھی منفرد نظر آتی ہے۔

مخدوم المشائخ رضی اللہ عنہ جن کا قول دینی ودنیاوی معاملات امور خانہ داری ہو یا مقامی حالات ومعاملات ہوں یا بیرونی حالات اور معاملات کا سامنا ہو۔

اپنوں' عزیزوں' متعلقین' غیر متعلقین اور اغیار سب کے درمیان سبھی کے معاملات' سبھی کے ساتھ سلوک' سبھی کے دکھ درد کا احساس رکھنے کے منفرد انداز دل کی گہرائیوں کو چھوتے ہیں۔

علماء ومشائخ کے درمیان علمی گفتگو کے نکات کی حسین' دل نشین خانقاہی انداز فکر سے تشریح' مخدوم المشائخ کا ایک مخصوص عالمانہ عارفانہ انداز تھا۔جو یقیناً اس عہد کے علماء ومشائخ کے درمیان ایک منفرد پرکشش انداز تھا۔

زندگی کا ہر پہلو درخشاں' بچپن' جوانی' اور پھر عمر کے آخری دور تک ایک انداز' ایک طریقہ' ایک جیسا رہن سہن' لباس' عبادت ریاضت اور اوراد ووظائف ایک جیسا معمول'

Marfat.com

سچ تو یہ ہے کہ جس طرح خانوادہ اشرفیہ میں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت سیدی حضرت شاہ علی حسین اشرفی سجادہ نشین رضی اللہ عنہ مجدد سلسلہ اشرفیہ ہم شبیہ غوث الاعظم ایک منفرد شخصیت تھی۔ اس طرح حضور مخدوم المشائخ حضرت اشرفی علیہ الرحمۃ کے بعد بزرگ ترین اور منفرد شخصیت ہیں ہماری یہ التجا ہے' بارگاہ رب العزل میں کہ اس عظیم المرتبت شخصیت کی شفقتوں' سینہ پر پتھر رکھ کر دل جوئی کرتے رہنے کی عظیم مثالوں' ہر ایک کے منصب اور اپنے منصب اعلیٰ کے مطابق کرتے رہنے کے مسلسل سلوک کے سمندر کے چند قطروں کی ہی وراثت اور جانشین ہمیں حاصل ہو سکے۔ اور ہم اس اعلیٰ مرتبت کے طور طریقوں کے حسن اخلاق کے' گھر سے لیکر باہر تک کے طرز عمل کے روحانیت کے اس علمبردار کے بے لوث' بلا کسی معاوضہ کی امید' خاندان' مقام و بیرونی افراد کے ساتھ شفقت تعاون اور ہمدردی کا رہا ہے' وراثت کے عملی حقدار بن سکیں۔

مخدوم المشائخ نے وراثت میں دولت ثروت جائداد' مکان نہیں چھوڑا ہے' بلکہ جو کچھ بھی انہیں مکان' کھیت' باغ وغیرہ کی جائدادیں وراثت میں ملی تھیں۔ ان کی ملکیت سے مخدوم المشائخ اپنی زندگی میں ہی بہت پہلے دست بردار ہو گئے تھے۔ اور ملکیت کو منتقل فرما چکے تھے۔ اور اس طرح مخدوم المشائخ رضی اللہ عنہ نے وصال کے وقت وراثت میں جو چھوڑا ہے وہ ہے ان کا اخلاق حسنہ عملی کردار' دینی و دنیاوی زندگی کے مختلف پہلو۔ اور روحانی مخدومی مشن۔

اور اس طرح نازاں ہمیں اس بات پر ہیں ہونا ہے کہ ہمارے پیر و مرشد ہمارے رہنما ہمارے والد ماجد مخدوم المشائخ سے مکان' لباس' جائیداد و دولت کی شکل میں' بحیثیت وارث ہمیں کیا کچھ ملا۔ بلکہ ہم نازاں ہیں تو اپنی اس قسمت پر کہ ہمیں ولی کامل' روحانیت کا تاجدار ایک شفیق باپ ملا۔ جو ہمارا پیر و مرشد بھی ہے اور دینی و دنیاوی رہنما بھی۔

اور اب ہم تمام فرزندان' اولاد نیز خانوادہ مخدوم المشائخ' خلفاء مریدین' متوسلین و متعلقین کا یہ فرض ہے کہ مخدوم المشائخ حضور سرکار کلاں رضی اللہ عنہ کی وراثت کی اس امانت کا تحفظ کرتے ہوئے اسے فروغ دیں۔

Marfat.com

اور مکروفریب' حرص وہوس' اقتدار' جاہ وجلال کی بھوک' نیز سکہ رائج الوقت کی محبت میں گرفتار اس سماجی ماحول کو مخدوم المشائخ کے کردار عمل کے آئینہ میں سنوارنے' سجانے' بنانے میں پرخلوص انداز میں جدوجہد کا آغاز کریں۔

مخدوم المشائخ حضور سرکار کلاں رضی اللہ عنہ تقسیم ہند کے وقت مصائب پریشانیوں کی صبرآزما منزلوں سے صبروشکر کے ساتھ گزر کر جب کچھوچھہ شریف جہاں ایک کہرام مچا تھا' تشریف لائے تو گھر کے افراد اہل خاندان نیز مقامی اور قرب وجوار کے عوام نے محبت' عقیدت اور مسرت سے پلکیں بچھا کران کا استقبال کیا۔

اور پھر وہاں سے شروع ہوتا ہے عزم وحوصلہ کا ایک نیا باب ایک نیا دور حضور مخدوم المشائخ کے ذریعہ تعمیرات جدید تعمیرات نو کا آغاز' اور یہ آغاز اپنی رہائشی سہولیات سے نہیں بلکہ شروع ہوتا ہے خانہ خدا کی تعمیر جدید سے کچھوچھہ شریف میں عظیم الشان مختار المساجد صرف مخدوم المشائخ کے ذاتی سرمایہ سے بلکہ مخدوم المشائخ کی کوششوں کاوشوں اور عملی محنت کے پسینہ کے گارے سے اس مقدس تعمیر کی تکمیل ہوتی ہے۔

اور پھر آگے بڑھتا ہے۔ یہ تعمیری دور جس کا آغاز مختار المساجد سے ہوا تھا۔ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رضی اللہ عنہ کی روحانی وراثت خانقاہ حسینیہ سرکار کلاں جسے حالات نے بظاہر ایک شکستہ عمارت میں تبدیل کر دیا تھا۔ ایک عالی شان عمارت کی شکل میں آپ کے سامنے ہے۔ جامع اشرف کی تعمیر مسجد اعلیٰ حضرت نے اشرفی میاں علیہ الرحمۃ کی عظیم تعمیر۔ اور پھر تاجدار علماء اہل سنت شہنشاہ خطابت سیدی حضرت مولانا سید احمد اشرف رضی اللہ عنہ کے نام سے منسوب عظیم الشان ہال کی تعمیر' جن کا نظارہ آپ کر رہے ہیں۔ حضور مخدوم المشائخ کی ذاتی توجہ اور دلچسپی کے شاہکار ہیں۔ ایسے تمام تعمیری کاموں میں حضور مخدوم المشائخ برابر ایک بڑے حوصلہ سے عطا فرماتے تھے اور اس طرح حضور مخدوم المشائخ کا عہد سجادگی خانوادہ اشرفیہ سرکار کلاں کے ایک عظیم الشان تعمیری دور کی حیثیت سے ہمیشہ یاد کیا جاتا رہے گا۔

Marfat.com

ابوالمسعود سید محمد مختار اشرف الاشرفی الجیلانی
سجادہ نشین کچھوچھہ مقدسہ ضلع فیض آباد

مفتیٔ اعظم کی بارگاہ میں خراجِ عقیدت

محبی مخلصی مدیر استقامت سلام مسنون!

یہ جان کر حد درجہ مسرت ہوئی کہ آپ استقامت کا مفتیٔ اعظم نمبر جسے آپ ایک مثالی انداز سے نکالنے کا منصوبہ بنا چکے تھے اب آپ کی مساعی جمیلہ نے اسے آخری مرحلے تک پہنچا دیا ہے۔ میں نے تو آپ کے آغازِ سفر ہی کے وقت کہہ دیا تھا کہ ملی بیداری کا ایک روشن پہلو یہ بھی ہے کہ اکابرین کی یادوں کو تازہ رکھا جائے انکی فکر و نظر اور کردار و عمل کو محفوظ کر کے نور و حرارت کا وافر سامان فراہم کیا جائے جو زندگی کی تاریکیوں کو دور کرے اور ہر دور میں فلاح و صلاح اور امن و سکون کی راہ دکھائے۔ حضرت مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمۃ بلاشبہ ان ہی اکابرین میں سے تھے جو دین وسنت کو فروغ دینے کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔ حضرت کی پوری زندگی پر ایک طائرانہ نگاہ ہی ڈالیے تو یہ حقیقت نکھر کر سامنے آجاتی ہے کہ خلوصِ وللٰہیت ان کی شخصیت کا ٹریڈ مارک تھا ان کا کوئی قول یا عمل میری نگاہ میں ایسا نہیں ہے جو خلوص وللٰہیت سے عاری ہو۔ وہ اگر ایک طرف متبحر عالم مستند اور معتبر فقیہ مختلف علوم وفنون کے ماہر اور شعر و ادب کے مزاج آشنا تھے تو دوسری جانب عبادت مکاشفہ ومجاہدہ اور اسرار باطنی کے بھی محرم تھے اور ہر میدان میں ان کے خلوص وللٰہیت کی جلوہ گری نمایاں طور پر دکھائی دیتی تھی۔ وہ ایک ایسی شمع تھے جس کے گرد لاکھوں پروانے اکتساب نور کی خاطر زندگیوں کو داؤ پر چڑھائے رہتے تھے۔ میرے گھرانے کے بزرگوں سے انکے دیرینہ اور گہرے تعلقات تھے۔ اس پس منظر میں مجھے ان کا قرب خاص حاصل تھا۔ ایسے کئی مواقع آئے جب حضرت نے تنہائی کی فضا پا کر انشراح صدر کے ساتھ مجھ سے باتیں فرمائیں اور ایک موقع پر فتنوں کی نشان دہی کرتے ہوئے یہاں تک کہہ دیا کہا اگر دین وسنیت کے ماحول میں انتشار کا

Marfat.com

خوف واندیشہ نہ ہوتا تھا تو بعض لوگوں کے چہروں پر پڑی ہوئی نقابوں کو الٹ کر ان سے اپنی بیزاری کا اعلان کر دیتا۔ حضرت نے مدھم لے میں مگر کسی قدر جوش کے ساتھ کچھ اور باتیں بھی ارشاد فرمائیں

جنہیں میں سمجھ نہ سکا اس لئے میں پہلے ہی سے اس فکر میں ڈوب گیا تھا کہ دین وسنیت سے خلوص و للہیت رکھنے والے اس معیار کے کہاں ملیں گے جن میں صبر وتحمل بھی ہو فکر وتدبر بھی اور علم ومروت بھی۔ ادارہ استقامت لائق مبارکباد ہے کہ مفتی اعظم ہند نمبر کی اشاعت کے ذریعے ایک اہم ملی اور دینی خدمت کو انجام دے رہا ہے۔ فقیر کی دعائیں اور نیک خواہشات نمبر کی کامیابی کے لئے ہیں۔

فقط والسلام۔ سید محمد مختار اشرف سجادہ نشین۔

توجہ فرمائیے!

حضرت سرکار کلاں علیہ الرحمہ کا یہ مختصر تذکرۂ حیات ”علامہ محمد ایوب اشرفی شمسی سنبھلی مدظلہ“ کی اشاعت کا شرف ہمیں حاصل ہوا بعض مضامین رسائل وجرائد سے بلا اجازت مصنف ہم نے شامل کئے اگر کسی صاحب کو کوئی بات خلاف واقعہ محسوس ہو تو آگاہ فرمائے تا کہ تصحیح کر دی جائے۔ (ناشر)

Marfat.com

ابوالمسعود سید
محمد مختار اشرف الاشرفی الجیلانی
سجادہ نشین کچھوچھہ مقدسہ ضلع فیض آباد
(یوپی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ المختار

تمام اہلسنت جماعت کیلئے عموماً اور عزیزان سلسلۂ اشرفیہ کیلئے خصوصاً باعث مسرت ہے کہ لطائف اشرفی جس کے ترجمہ کا مدتوں سے اہل ذوق انتظار کر رہے تھے خدا کا شکر ہے کہ میں مخلص شیخ ہاشم رضا صاحب اشرفی جن کو آستانۂ اشرفیہ سے انتہائی عقیدت ہے زر کثیر سے پوری کتاب کا ترجمہ کرا لیا ہے اور اب آپ لوگوں کی آرزو کے مطابق منظر عام پر آ گئی ہے جو سب کیلئے نادر تحفہ ہے میری دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ آنحضرت کی خدمات کو قبول فرمائے اور ذریعۂ نجات بنائے اور مقبول عام فرمائے جو لوگ استفادہ کریں آنحضرت کے حق میں دعائے خیر کریں (آمین)

سید محمد مختار اشرف سجادہ نشین
کچھوچھہ شریف ضلع فیض آباد

Marfat.com

پاکستان کے تمام اشرفیوں کے لئے حضرت سرکار کلاں کا جاری کردہ فرمان اور جانشین سرکار کلاں حضرت شیخ ملت مفتی سید اظہار اشرف مدظلہ کی جانب سے توثیق ۔

ابوالمسعود سید محمد مختار اشرف الاشرفی الجیلانی

سجادہ نشین کچھوچھہ مقدسہ ضلع فیض آباد

Abul Masud Syed Mohd. Mukhtar Ashraf Ashrafi-ul-Jilani

SAJJADA NASHEEN KICHHAUCHHA SHARIF, DIST. FAIZABAD. (U.P.)

بنام عزیزی سید سلطان اشرف صاحب سلمہ   ۲۸۶ کراچی پاکستان
عزیزی سلمہم اللہ تعالیٰ   ادعیہ دعائیہ و سلام مسنون
آپ کے خط سے یہ معلوم ہو کر کہ آپ نے میری اجازت پا کر جماعت اشرفیہ پاکستان
رجسٹرڈ کرا رہے ہیں بڑی مسرت ہوئی ۔ اب میں تمام وابستگان سلسلۂ اشرفیہ کو ہدایت
کرتا ہوں کہ وہ آپ کا ساتھ دیں اور یکجہتی پیدا کرکے آستانۂ اشرفیہ کی یادگار بنائیں ۔
حضرت نے پہلے ہی سرپرستی کو منظور کر لیا ہے آپ بحیثیت صدر کے تمام خدمات مفوضہ کو انجام
دیں ۔ اگر کوئی اس جماعت اشرفیہ کی تنظیمی سلسلہ میں رکاوٹ پیدا کرے تو وہ
فعل غیر قانونی متصور ہوگا ۔ اور عند العدالت قابل مواخذہ ہوگا ۔ مجھے امید ہے کہ آپ نے رجسٹرڈ
کرا لیا ہوگا ۔ میں آپکی کامیابی اور اتفاق و اتحاد کے حق میں آستانۂ اشرفیہ پر دعاگو ہوں
یہ استعمال کیجئے لفافہ آستانۂ اشرفیہ حسنیہ سرکار کلاں کی شاخ رہے گی لہذا تمام امور
صدر صاحب کو ہدایت کیجاتی ہے کہ مرکزی دفتر سے رابطہ رکھیں اور ہر کارروائی سے مرکز کو
مطلع کرتے رہیں ۔ اور مرکز کی ہر ہدایت واجب العمل ہوگی جس کے خلاف ورزی کرنے
مجرم ہوگا ۔ تمام عزیزان سلسلہ رہنمایاں حال کو سلام و دعا کہہ دیں والسلام

سید محمد مختار اشرف سجادہ نشین
کچھوچھہ شریف ضلع فیض آباد

۹ مئی سنہ ۱۹۶۷ء

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جامع اشرف

خانقاہ اشرفیہ حسنیہ سرکار کلاں

درگاہ کچھوچھہ شریف، ضلع فیض آباد (یو۔پی)

JAM - E - ASHRAF

DARGAH KICHHAUCHHASHARIF-FAIZABAD (U.P.)

DATE : ۳ جنوری ۱۹۹۶ء

مکرمی و محترم جناب ڈاکٹر سید مظاہر اشرف صاحب کراچی پاکستان

سلام مسنون ۔ ۷ مئی ۱۹۷۲ء کو حضرت والد صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو حلقۂ اشرفیہ پاکستان قائم کرنے کی اجازت عطا فرمائی تھی اور یہ بھی فرمایا تھا کہ حلقۂ اشرفیہ پاکستان خانقاہ اشرفیہ حسنیہ سرکار کلاں کچھوچھہ شریف کی شاخ رہے گی ۔ یہ حقیقت ہے کہ آپ نے حضرت قبلہ عالم کے فرمان کے مطابق پوری طرح عمل کرتے رہے ہیں حضرت قبلہ عالم کے وصال فرمانے کے بعد مجھے بھی خواہش ہے کہ سلسلہ اشرفیہ کے فروغ میں اپنی تمام تر کوششوں کو جاری رکھیں چونکہ آپ کو پہلے ہی حضرت والد صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت مل چکی ہے اس لئے وہ اجازت نامہ آج تمام اشرفیوں کے لئے وصیت نامہ بن چکا ہے تمام اشرفیوں سے گذارش ہے کہ وہ حلقہ اشرفیہ کی تبلیغی سرگرمیوں میں کسی طرح کی کوئی رکاوٹ نہ پیدا کریں گے اور حضرت قبلہ عالم کے حکم کے مطابق ~~[illegible]~~ آپ بحیثیت صدر کے تمامی خدمات کو انجام دیتے رہیں گے میں نے اس حلقہ اشرفیہ کی سرپرستی بحیثیت سجادہ نشین آستانہ اشرفیہ سرکار کلاں قبول کر لی ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بطفیل مخدوم سمنان ہر منزل پر کامیابی عطا فرمائے آمین ۔ فقط والسلام

سید محمد اظہار اشرف سجادہ نشین آستانہ اشرفیہ سرکار کلاں

۱۱ شعبان المعظم ۱۴۱۶ھ مطابق ۳ جنوری ۱۹۹۶ء

Marfat.com

استقبالیہ

بخدمت اقدس شیخ الملت تاجدارِ معرفت

حضرت علامہ الحاج پیر سید محمد اظہار اشرف الاشرفی الجیلانی دامت برکاتہم

اھلاً و سھلاً مرحبا

خیر مقدم

حضرت شیخ الملت تاجدارِ معرفت حضرت علامہ مفتی الحاج پیر سید محمد اظہار اشرف الاشرفی الجیلانی برکاتہم سجادہ نشین آستانہ اشرفیہ کچھوچھا شریف کی لاہور میں تشریف آوری کے موقع پر استقبالیہ اجتماع میں درج ذیل سپاس نامہ حضرت ممدوح مدظلہ کی خدمت اقدس میں حلقہ اشرفیہ پاکستان کی جانب سے حضرت علامہ محمد منشا تابش قصوری اشرفی سمنانی مد ظلہ العالی پیش فرمایا۔ رجب المرجب ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء۔

گرامی قدر علمائے کرام، مشائخ عظام، اصفیائے اشرفی اور وسیع الظرف میزبان عالی ہم پیر طریقت رہبر شریعت حضرت الحاج الحافظ علامہ سید ڈاکٹر پیر سید محمد مظاہر اشرف الاشرفی الجیلانی امیر حلقہ اشرفیہ پاکستان دامت فیوضہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

معروض کہ یہ ہماری خوش نصیبی اور فیروز بختی ہے کہ آج ہم ملت اسلامیہ کے نامور اور شہرہ آفاق مرکز آستانہ عالیہ اشرفیہ کچھوچھہ شریف کی عظیم المرتبت روحانی شخصیت کی زیارت سے شادکام ہیں، جن کی جھلک دیکھنے کے لیے عشاق دعائیں مانگتے رہتے ہیں۔

o حضرات گرامی! میرے پاس ایسے الفاظ نہیں جنہیں وسیلہ بنا کر حضرت کی ذات ستودہ صفات کا تعارف کرا سکوں، تاہم سکون قلب کے لیے آپ ہی کے نام نامی اسم گرامی کا سہارا لینا چاہتا ہوں سنیے! آپ بین الاقوامی سطح پر کچھ اس طرح متعارف ہیں، شیخ الملت، تاجدار معرفت کاشف رموز حقیقت، ناشر اسرار طریقت، حضرت العلام، رفیع الشان محترم المقام علامہ الحاج پیر سید محمد اظہار اشرف صاحب الاشرفی الجیلانی دامت برکاتہم، شہزادہ مخدوم المشائخ سراج السالکین امام الصالحین، رئیس الاتقیاء والاصفیاء، نقیب العرفا، حضرت الشیخ مولانا علامہ الحاج سید محمد مختار اشرف الاشرفی الجیلانی المعروف سرکار کلاں علیہ الرحمۃ والرضوان، زینت سجادہ آستانہ عالیہ اشرفیہ سمنانیہ کچھوچھہ شریف ضلع فیض آباد (بھارت)

ہند سے حضرت اظہار اشرف دیکھیے پیر معظم آئے
کیوں نہ ہماری زباں پہ تابش نغمہ خیر مقدم آئے

Marfat.com

عاشقانِ اولیاءاشرفیہ

حضرت شیخ الملت عصر حاضر میں بھارت کی سب سے بڑی روحانی مسند کی زینت ہونے کے ساتھ جملہ علوم وفنون عقلیہ ونقلیہ جدیدیہ وقدیمہ کے حسین امتزاج ہیں' آپ بیک وقت شہرہ آفاق خطیب ومقرر بھی ہیں بلند پایہ مدرس اور نامور مصنف وادیب بھی ہیں۔ نیز برِّاعظم ایشیاء کے معروف نعت گو'صاحب دیوان'شاعر ہیں۔

ناچیز اس وقت شیخ الملت حضرت پیر سید اظہار اشرف الاشرفی الجیلانی دامت برکاتہم کے نثری شہ پاروں سے صرف نظر کرتے ہوئے سامعین کرام کی خدمت میں آپ کے الہامی کلام سے بطور نمونہ چند نعتیہ اشعار پیش کرتا ہے جوایک سچے عاشق رسالت مآب ﷺ کا منہ بولتا ثبوت ہیں'جن میں عشق رسات مآب ﷺ کا درس بھی ہے اور اصلاح وتعمیر ملّت کا جذبہ بھی کارفرما ہے۔

آپ فرماتے ہیں۔

عشقِ سرکارِ دو عالم میں جو جینا سیکھو
پھر تو حالاتِ زمانہ سے نپٹنا سیکھو
غیر کو غیر' اور اپنوں کا سمجھنا سیکھو
سب غلاموں پہ سدا ان کا کرم رہتا ہے
ہے یہ لازم کہ غلاموں میں ہی رہنا سیکھو

نیز فرماتے ہیں

عشقِ سرکارِ مدینہ سے سجا رکھا ہے
دل کو پھر کعبۂ دل اپنا بنا رکھا ہے
سارے اعمال کی جان رسولِ عربی
یادِ سرکار کو سینے سے لگا رکھا ہے

OOO

آتشِ عشق کا اظہار عقیدت کے خلاف
جو دبائے نہ دبے اس کو دبا رکھا ہے

جشن میلادالنبی ﷺ کی پر بہار آمد پر یوں رطب اللسان ہیں۔

جشن میلاد ہے' عاشقان نبی تیرے گھر اب سجانے کے دن آگئے
سارے عالم پہ انکا کرم چھا گیا' اب تو خوشیاں منانے کے دن آگئے
منتظر سارا عالم تھا جن کے لیے وہ امام الہدیٰ آگئے آگئے
نکہت ونور کی ایسی برسات میں نعت سننے سنانے کے دن آگئے

Marfat.com

اور پھر اپنی روحانی نسبتوں جس والہانہ انداز میں اظہار فرماتے ہیں یہ آپ ہی کا خاصہ ہے ہمیں بھی ان نسبتوں کا لحاظ و پاس ہی نہیں کرنا چاہیئے بلکہ اپنے قلب میں نقش کر لینا از بس ضروری ہے ملاحظہ فرمایئے آپ ایک نعت کے مقطع میں یوں گنگناتے نظر آتے ہیں۔

غوث اعظم زماں خواجہ خواجگاں اشرف جان جاں
بس کرم سے ہے اظہار کا بھی بھرم ان کے زیر قدم

مخدوم المعظم!

آستانہ عالیہ اشرفیہ کچھوچھہ شریف کی مسند کو اپنی سجادگی سے آراستہ کرنے کے بعد آپ کی مدینۃ الاولیاء مدینۃ العلوم قطب الارشاد عروس البلاد لاہور میں پہلی بار تشریف آوری ہے۔ اس پر ہم فرحت وانبساط کا جتنا بھی اظہار کریں کم ہے یہ تو آپ ہی کی چشم عنایت ہے کہ آج ہمیں آپ نے اپنے قرب کی دولت سرمدی سے نوازا ہے مگر یہ سعادت ہمیں از خود نصیب نہیں ہو رہی بلکہ پیر طریقت رہبر شریعت محسن اہل سنت عالمی مبلغ اسلام حضرت الحاج الحافظ ڈاکٹر پیر سید محمد مظاہر اشرف الاشرفی الجیلانی دامت برکاتہم العالیہ کا احسان وکرم ہے جنہوں نے سادات اشرفیہ اور اشرفی کاز کی ترویج وترقی کے لیے ۱۹۸۱ء میں لاہور کو مرکز بنایا اور سرکار کلاں علیہ الرحمۃ والرضوان کے ارشاد عالیہ پر حلقہ اشرفیہ قائم کر کے مشن کی اشاعت کا بیڑا اٹھایا۔ اس بناء پر کہ پاکستان میں اشرفی نسبت رکھنے والی شخصیات نے حضرت محدث اعظم ہند علیہ الرحمۃ کے نام نامی کے سوا خاندان اشرفیہ کی علمی عملی تاریخی مسلکی مذہبی اسلامی اور روحانی خدمات کے تعارف سے چشم پوشی فرمائی ہاں کبھی کبھار بنارس سنی کانفرنس کے حوالے سے صرف محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ کے الخطبۃ الاشرفیہ کا تذکرہ ضرور سنایا جاتا اور بس۔

حضور! حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحب مدظلہ نے نہ صرف محدث اعظم ہند علیہ الرحمۃ کی غیر معمولی مذہبی تحریکی خدمات کو اجاگر کرنے کی طرح ڈالی بلکہ اولیائے اشرفیہ کا اس نہج پر تعارف شروع کیا کہ آج پاکستان بھر میں حلقہ اشرفیہ کی ناقابل فراموش خدمات کا اعتراف اپنے پرائے یگانے بیگانے کرنے لگے ہیں۔

امیر حلقہ اشرفیہ حضرت ڈاکٹر صاحب قبلہ نے لاہور کراچی پشاور میں بڑے بڑے ہوٹلوں اور قابل ذکر مقامات پر محدث اعظم ہند کانفرنسوں کو انعقاد فرمایا اور یہ سلسلہ روز بروز ترقی پذیر ہے۔

ساتھ ہی ساتھ ماہنامہ آستانہ کراچی سے اجراء اشرفی مشن کی کامیابی کا ذریعہ ثابت ہو رہا ہے خصوصاً اس موقر جریدہ کے ضخیم وعظیم محدث اعظم ہند نمبروں نے تاریخی اہمیت کا کردار انجام دیا ہے بلاشبہ آج ماہنامہ آستانہ اشرفیہ کاز کا روحانی ونشریاتی ادارہ بن چکا ہے۔

Marfat.com

قبلہ من، حضرت ڈاکٹر صاحب نے قلم کے محاذ کو بڑی استقامت اور خوبصورتی سے سنبھال رکھا ہے، چنانچہ اس دور کی احسان وتصوف پر سب سے بڑی اور عمدہ کتاب "صراط الطالبین فی طریق الحق والدین" شاہد وعادل ہے، اس گرانقدر تصنیف کے علاوہ "لطائف اشرف" "حیات محدث اعظم ہند" "قطب ربانی اور حجۃ الذاکرین" جو حضرت سلطان التارکین سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ النورانی کی ذکر بالجہر پر نہایت محققانہ تصنیف ہے، شائع کر کے حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحب نے خانوادۂ اشرفیہ کو پاکستان میں طاق نسیاں کی زینت بننے سے بچا کر آفاقی حیثیت سے متعارف کرادیا ہے۔ کیونکہ آپ دنیا بھر کی سیاحی میں شب وروز بسر کر رہے ہیں جہاں جہاں اور جدھر جدھر آپ دورہ فرماتے ہیں، اشرفی مشن کو عروج بخشتے جاتے ہیں، حقیقت ہے بقول شاعر

ان کا سایہ اک تجلی ان کا نقش پا چراغ
یہ جدھر گزرے اُدھر ہی روشنی ہوتی گئی

آخر میں یہ ناچیز ایک بار پھر عرض کرتا ہے، حضور یہ غلام حاضر ہیں۔ ان پر نگاہ کرم فرمایئے۔

اک نظر کی آرزو میں ہے جہاں آرزو
o
شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا

طالب دعا
محمد منشا تابش قصوری چشتی سیالوی اشرفی
جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

Marfat.com

رحمت اللہ وبرکاتہ علیکم اهل البیت

جامع شریعت وطریقت، مرکز عقیدت ومحبت شیخ المشائخ
حضرت علامہ ومولانا سید محمد مختار اشرف اشرفی جیلانی

رحمہ اللہ تعالیٰ

سرکارِ کلاں کچھوچھہ مقدسہ

کا مختصر

تذکرۂ حیات

تحریر

مبلغ اسلام
حضرت الحاج علامہ ومولانا محمد ایوب اشرفی شمسی سنبھلی
خطیب، نور الاسلام۔ بولٹن۔ یو۔ کے

ناشر

اشرفی برادران، اشرفی جامع مسجد، اشرفی چوک مریدکے، شیخوپورہ پاکستان

Marfat.com

مفکرانِ اسلام دانشورانِ قوم وملت اور مدبرانِ عصر کا خراجِ تحسین

امام نحو
حضرت صدر العلماء

مولانا علامہ سید غلام جیلانی میرٹھی رحمۃ اللہ تعالیٰ

۱۳۱۷ھ ——— ۱۳۹۸ھ

حقائق و معارف کی روشنی میں

ترتیب

مولانا علامہ محمد منشا تابش قصوری
مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور، پاکستان

اہتمام

حضرت مولانا علامہ محمد ایوب اشرفی سنبھلی دامت برکاتہم
سابق نائب شیخ الحدیث دار العلوم اہلسنت جبل پور
خطیب نور الاسلام۔ بولٹن۔ یوکے

Marfat.com

مفکرانِ اسلام دانشورانِ قوم وملت اور مدبرانِ عصر کا خراجِ تحسین

امامِ نحو
حضرت صدرُ العلماء
مولانا علامہ سیّد غلام جیلانی میرٹھی رحمۃ اللہ تعالیٰ

١٣١٧ھ — ١٣٩٨ھ

حقائق ومعارف کی روشنی میں

ترتیب

مولانا علامہ محمد منشا تابش قصوری

مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور، پاکستان

اہتمام

حضرت مولانا علامہ محمد ایوب اشرفی سنبھلی دامت برکاتہم

سابق نائب شیخ الحدیث دارالعلوم اہلسنت جبل پور

خطیب نورالاسلام، بولٹن، یو کے

Marfat.com